سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2024

اتوار،11۔اگست 2024

(یوم الاحد،5صفر المظفر1446ھ)

اٹھارہویں اسمبلی: تیرھواں اجلاس

جلد13: شمارہ1

1209

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(46)/2024/84. Dated: August 03, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> "In exercise of the powers conferred under Article 109 (a) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Sardar Saleem Haider Khan,** Governor of the Punjab, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **11^{th} August, 2024 (Sunday) at 2:00 pm** in the Provincial Assembly Chambers Lahore.

Dated: Lahore, the **SARDAR SALEEM HAIDER KHAN,**

August 02, 2024 **GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

1211

فہرست کارروائی

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

اتوار،11۔اگست 2024

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

GOVERNMENT BUSINESS

(a) INTRODUCTION OF BILL

THE PUNJAB ENFORCEMENT AND REGULATION BILL 2024

A MINISTER to introduce the Punjab Enforcement and Regulation Bill 2024.

(b) GENERAL DISCUSSION

GENERAL DISCUSSION ON RIGHTS OF MINORITIES

A MINISTER to move for General Discussion on Rights of Minorities.

1213

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	ملک محمد احمد خان
جناب ڈپٹی سپیکر	:	ملک ظہیر اقبال چنڑ
وزیر اعلیٰ	:	محترمہ مریم نواز شریف

پینل آف چیئر پرسنز

1-	محترمہ سونیا عاشر، ایم پی اے	:	این ایم-321
2-	جناب فیلبس کرسٹوفر، ایم پی اے	:	این ایم-364
3-	جناب ایمانوئیل اطہر، ایم پی اے	:	این ایم-365
4-	جناب اعجاز مسیح، ایم پی اے	:	این ایم-367

کابینہ

1- محترمہ مریم اورنگزیب: سینئر وزیر

منصوبہ بندی وترقیات، تحفظ ماحول وموسمیاتی تبدیلی جنگلات،
جنگلی حیات وماہی پروری اور وزیر اعلیٰ کے خصوصی اقدامات

2- سید محمد عاشق حسین شاہ : وزیر زراعت

3- جناب محمد کاظم پیرزادہ: وزیر آبپاشی

- بذریعہ ایس اینڈ جی اے ڈی نوٹیفکیشن نمبر SO(CAB-.II)2-13/2024 مورخہ 6-مارچ 2024 وزراء کو ان کے محکمہ جات کا چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 15-اپریل 2024 کے تحت جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن (وزیر خزانہ) کو پارلیمانی امور کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 2-مئی 2024 کے تحت جناب صہیب احمد ملک (وزیر مواصلات وتعمیرات) کو (قانون) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 4-جولائی 2024 کے تحت جناب فیصل ایوب کھوکھر (وزیر کھیل) کو (محنت وانسانی وسائل) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔
- نوٹیفکیشن مورخہ 5-جولائی 2024 کے تحت محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری (وزیر اطلاعات) کو (ثقافت) کا اضافی چارج تفویض کیا گیا۔

1214

4۔	رانا سکندر حیات	:	وزیر سکولز ایجوکیشن
5۔	خواجہ عمران نذیر	:	وزیر پرائمری وسیکنڈری ہیلتھ کیئر
6۔	خواجہ سلمان رفیق	:	وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اینڈ پنجاب ایمرجنسی سروسز
7۔	جناب ذیشان رفیق	:	وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی
8۔	جناب بلال اکبر خان	:	وزیر ٹرانسپورٹ و ماس ٹرانزٹ
9۔	جناب صہیب احمد ملک	:	وزیر مواصلات، تعمیرات و قانون
10۔	محترمہ عظمٰی زاہد بخاری	:	وزیر اطلاعات و ثقافت
11۔	جناب بلال یٰسین	:	وزیر خوراک
12۔	جناب رمیش سنگھ اروڑا	:	وزیر اقلیتی امور
13۔	جناب فیصل ایوب کھوکھر	:	وزیر کھیل، محنت و انسانی وسائل
14۔	جناب شافع حسین	:	وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
15۔	سردار شیر علی گورچانی	:	وزیر کانکنی و معدنیات
16۔	جناب سہیل شوکت بٹ	:	وزیر سماجی بہبود و بیت المال
17۔	جناب مجتبٰی شجاع الرحمٰن	:	وزیر خزانہ و پارلیمانی امور

ایڈووکیٹ جنرل

جناب خالد اسحاق

ایوان کے افسران

سیکرٹری جنرل	:	چودھری عامر حبیب
ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور)	:	جناب خالد محمود
ایڈیشنل سیکرٹری (قانون سازی)	:	جناب علی حسنین بھلی

1215

صوبائی اسمبلی پنجاب

اٹھارہویں اسمبلی کا تیرہواں اجلاس

اتوار،11۔اگست 2024

(یوم الاحد،5صفر المظفر1446ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر ز لاہور میں شام 4بج کر40منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر ملک محمد احمد خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم o

بِسم اللہ الرحمٰن الرحیم o

رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ
خِطَابًا (37) يَوْمَ يَقُوْمُ الرُّوْحُ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ صَفًّا ۗۙ لَّا يَتَكَلَّمُوْنَ اِلَّا
مَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ وَ قَالَ صَوَابًا (38) ذٰلِكَ الْيَوْمُ الْحَقُّ ۚ
فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ مَاٰبًا (39)

سورۃ النباء (آیات نمبر 37 تا 39)

وہ پروردگار کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں اور جو ان دونوں کے درمیان ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان ہے کسی کو اُس سے بات کرنے کا یارا نہ ہو گا (37) جس دن جبریل امین اور دوسرے فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا۔ مگر جس کو رحمٰن اجازت بخشے اور وہ بات بھی درست ہی کہے (38) یہ دن برحق ہے۔ پس جو شخص چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانہ بنالے (39)

وَمَا علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ حافظ محمد وسیم عباس نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

کچھ نہیں مانگتا شاہوں سے یہ شیدا تیرا
اس کی دولت ہے فقط نقشِ کفِ پا تیرا
پورے قد سے میں کھڑا ہوں تو یہ ہے تیرا کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے سہارا تیرا
دستگیری میری تنہائی کی تو نے ہی تو کی
میں تو مر جاتا اگر ساتھ نہ ہوتا تیرا
لوگ کہتے ہیں کہ سایہ ترے پیکر کا نہ تھا
میں تو کہتا ہوں جہاں بھر پہ ہے سایہ تیرا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: ممتاز صاحب! پلیز۔ میں آپ کو ابھی ٹائم دیتا ہوں آپ ایک منٹ تشریف رکھیں۔ میں سیکرٹری اسمبلی سے کہتا ہوں کہ وہ panel of chairpersons کا اعلان کریں۔

پینل آف چیئرپرسنز

سیکرٹری جنرل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز اراکین پر مشتمل پینل آف چیئرپرسنز نامزد فرمایا ہے۔

1۔ محترمہ سونیا آشر، ایم پی اے : این ایم۔321

2۔ جناب فیلبس کرسٹوفر، ایم پی اے : این ایم۔364

3۔ جناب ایمانوئیل اطہر، ایم پی اے : این ایم۔365

4۔ جناب اعجاز مسیح، ایم پی اے : این ایم۔367

شکریہ

MR SPEAKER: Before we commence with the proceedings of the House today I want to inform this august House that we have very distinguish guests in the diplomats galleries, his excellencies ambassadors of Austria and Germany. They are witnessing this historic moment that on minorities day we are holding this session to give the message of solidarity. Now we have their excellences present in this House today in the galleries Kristin K. Hawkins Counsel General USA. I would request all the members to please welcome them wholeheartedly and Nikhil Lakhanpal political

Economic Officer USA, Muhammad Daim Fazil Political Speciallist USA, Mr Khuram Shahzad Head Programs on Special USA, her excellency Mrs Andrea Wicke Austrian ambassador, Mrs Dorota Magdalena Berezicki German ambassador, Mr Ammar Hussain, Mr Wajid, Mr Fabris Disdear from embassy of France, Christine Tremblay Management Counselor and Clara Strandhoj from British High Commission are with us. I welcome you all the distinguished guests. I hope I pronounced the names correctly I tried my best to do that.

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، ممتاز صاحب!

جناب ممتاز علی: جناب سپیکر! رحیم یار خان میں چار کانسٹیبل اور دو ایس ایچ اوز شہید ہوئے ہیں ان کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

جناب سپیکر: ممتاز صاحب! آپ صحیح بات کہہ رہے ہیں اور آپ کی بات important ہے، ابھی ان کے لئے فاتحہ خوانی کرواتے ہیں لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

جناب آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہمارے ایک ایم این اے ممتاز مصطفیٰ صاحب جو اسلام آباد میں وفات پا گئے ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کروائی جائے۔

دعائے مغفرت

سابق ایم این اے جناب ممتاز مصطفیٰ اور رحیم یار خان میں شہید ہونے والے پولیس آفیسرز اور اہلکاران کے لئے فاتحہ خوانی

جناب عبدالعزیز خان: جناب سپیکر! ہمارے راجن پور میں بھی جوان شہید ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: ہمارے پولیس کے جوان شہید ہوئے ہیں in maintaining law and order and combating this menace of terrorism we have اور اسی طرح پارہ چنار اور راجن پور میں بھی ہمارے جوان شہید ہوئے ہیں۔ ہمارے ایک رکن قومی اسمبلی جناب ممتاز مصطفیٰ بھی وفات پا گئے ہیں ان کے لئے بھی دعائے مغفرت کی جائے۔ جی، قاری صاحب! مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کروادیں۔

(اس مرحلے پر تمام مرحومین کی مغفرت کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): جناب سپیکر! میں نے ایک بات عرض کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ملک صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (جناب صہیب احمد ملک): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ Thank you very much honorable Speaker. First of all I would like to welcome all the honorable excellences and ambassadors who are present in the House and secondly جو ممتاز چانگ نے ابھی بات کی ہے کہ ہمارے چار کانسٹیبل شہید ہوگئے تھے تو ان شہداء کا پیکج میں نے اور Minister of Parliamentary Affairs نے approve کیا اور it has been given to their families as well. So I just want to inform the honorable House as well.

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! شکریہ۔ اب میں لیڈر آف دی اپوزیشن سے درخواست کروں گا کہ because the dignities are present in the galleries تو آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہاں پر جتنے بھی Minority day پر dignities ambassadors and delegaties آئے ہیں، ان کو welcome کرتا ہوں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان واحد ملک ہے جہاں جس دن سے پاکستان بنا ہے اس دن سے ہمارے جھنڈے میں باقاعدہ minorities کا ایک حصہ رکھا گیا ہے۔ میں یہ

سمجھتا ہوں کہ ہمارے دین اسلام میں جتنا احترام minorities کا ہے I think دنیا کے کسی اور آئین یا مذہب میں نہیں ہے۔ آج Minority day پر ہم ان شاءاللہ تعالیٰ کس کا کس پارٹی سے تعلق ہے اس چیز سے بالائے طاق ہو کر یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنی minorities کی حفاظت اور پاکستان میں minorities کی عزت کا اس طرح سے خیال رکھیں گے جس طرح ہماری اپنی عزت ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: میں آپ سب کے ساتھ یہ شیئر کردوں I really want to congratulate Mr Ramesh Arora and also those members of Opposition and government parties both, those who came in the committee meeting yesterday and those who decided that few things are beyond political reasoning and they are in the National interest and they are the cause of humanity and such like things are talking and safe guarding and providing all those necessary legal measures and giving this message across from this House of representatives throughout the province and country and across the globe that we stand fairly for the rights of minorities and we will...

(اذانِ عصر)

MR SPEAKER: So as I was just giving this detail to all the honourable members that today's session is basically on the 11th of August on the Minorities Day and we are going to take some very important parliamentary steps in this regard آج کا گورنمنٹ بزنس شروع کرنے سے پہلے کچھ قراردادیں out of turn پیش کی جائیں گی اور Minority Caucus کی motion بھی پیش ہو گی۔ ہم پہلے یہ لیتے ہیں۔ I would request the honourable member Ms Shakeela Javed to present it please.

MOTION

DEMAND FOR ESTABLISHMENT OF PARLIAMENTARIAN MINORITY CAUCUS

MS SHAKEELA JAVED: Thank you so much. Mr Speaker! Sir! I move that on this National Minorities Day, and I recognition of the services of the minorities rendered towards the national development, a Parliamentary Minority Caucus be established to:

Ensure the provision of the constitution and other legal guarantees to the minorities;

Streamline and the implementation of ongoing initiative on minority development and;

Amplify their role and participation in the provincial and national politics.

MR SPEAKER: The motion moved and the question is that:

"On this National Minorities Day, and in recognition of the services of the minorities rendered towards the national development, a Parliamentary Minority Caucus, be established to;

Ensure the provision of constitutional and other the legal guarantees to the minorities;

Streamline and the implementation of ongoing initiatives on minority development; and

Amplify their role and participation in the provincial and national politics. "

(The motion was carried and Parliamentary Minority Caucus stood established)

جناب سپیکر: میرے پاس ایک قرارداد ہے جو consensus کے ساتھ collective moved ہے جس میں گورنمنٹ کے منسٹرز، قائد حزب اختلاف اور پارلیمانی لیڈران شامل ہیں and I have been told کہ اسے قائد حزب اختلاف move کریں گے۔

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میرے خیال میں اب متعلقہ رولز معطل کرنے کی ضرورت تو نہیں ہے۔

MR SPEAKER: Those have been suspended, those have been dispensed with.

قرارداد

حماس کے راہنما اسماعیل ہنیہ کو شہید کرنے اور نہتے فلسطینی عوام پر اسرائیلی حملوں پر اظہار مذمت

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ میں جاری اسرائیلی جارحیت کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اسے علاقے میں گزشتہ کئی دہائیوں سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل قرار دیتا ہے۔ یہ معزز ایوان معصوم، بے گناہ اور نہتے فلسطینی عوام کے بہیمانہ قتل عام کی مذمت کرتا ہے اور اسے ایسا بدترین انسانی المیہ قرار دیتا ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ اس طرح اسرائیل سنگین جنگی جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے۔ یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ بے گناہ اور نہتے شہریوں پر اسرائیلی حملوں کو فی الفور روکا جائے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں۔ زخمی اور بیمار فلسطینی عوام تک عالمی امداد پہنچنے دی جائے۔ عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے، سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ یہ ایوان پاکستانی عوام کی جانب سے فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔

یہ ایوان اسلامی جمہوریہ ایران میں اسرائیل کی جانب سے حماس کے راہنما اسماعیل ہنیہ کو شہید کئے جانے کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اسے بین الاقوامی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی اور دہشت گردی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان شہید اسماعیل ہنیہ کے اہل خانہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان غزہ میں جاری اسرائیلی جارحیت کی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اسے علاقے میں گزشتہ کئی دہائیوں سے جاری اسرائیلی بربریت اور ظلم کا تسلسل قرار دیتا ہے۔ یہ معزز ایوان معصوم، بے گناہ اور نہتے فلسطینی عوام کے بہیمانہ قتل عام کی مذمت کرتا ہے اور اسے ایسا بدترین انسانی المیہ قرار دیتا ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ اس طرح اسرائیل سنگین جنگی جرائم کا مرتکب ہو رہا ہے۔ یہ ایوان مظلوم فلسطینی عوام سے مکمل اظہار یکجہتی کرتا ہے اور ان حملوں کی آڑ میں اسرائیل کے توسیعی منصوبے کو مسترد کرتا ہے۔ یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ بے گناہ اور نہتے شہریوں پر اسرائیلی حملوں کو فی الفور روکا جائے اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں بند کی جائیں۔ زخمی اور بیمار فلسطینی عوام تک عالمی امداد پہنچنے دی جائے۔ عالمی برادری اسرائیلی جارحیت رکوانے کے لئے اپنی ذمہ داریاں پوری کرے، سلامتی کونسل امن کے قیام کے لئے اپنا کردار ادا کرے۔ یہ ایوان پاکستانی عوام کی جانب سے فلسطین کی سیاسی اور اخلاقی حمایت کا اعادہ کرتا ہے۔

یہ ایوان اسلامی جمہوریہ ایران میں اسرائیل کی جانب سے حماس کے راہنما اسماعیل ہنیہ کو شہید کئے جانے کی بھی بھرپور مذمت کرتا ہے اور اسے بین الاقوامی قوانین کی صریحاً خلاف ورزی اور دہشت گردی قرار دیتا ہے۔ یہ ایوان شہید اسماعیل ہنیہ کے اہل خانہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

GOVERNMENT BUSINESS

INTRODUCTION OF BILL

THE PUNJAB ENFORCEMENT AND REGULATION BILL 2024

MR SPEAKER: Now, I would request Minister for Parliamentary Affairs to introduce the Punjab Enforcement and Regulation Bill 2024.

MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Mujtaba Shuja Ur Rahman): Mr Speaker! I introduce the Punjab Enforcement and Regulation Bill 2024.

MR SPEAKER: The Punjab Enforcement and Regulation Bill 2024 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Services & General Administration for report within two months.

آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم Rights of Minorities پر عام بحث ہے۔بحث کا آغاز متعلقہ وزیر کی تقریر سے ہو گا۔ دیگر اراکین جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام مجھے بھجوا دیں۔ رمیش سنگھ اروڑا! آپ اپنی تقریر سے پہلے قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں تو آپ قرارداد پیش کر لیں۔

قراردادیں(۔۔۔جاری)

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب سپیکر! میں پہلے قرارداد پیش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ پہلے قرارداد پیش کر لیں۔ You may read the resolution first.

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جی، بہت شکریہ

MR SPEAKER: The rules have been suspended and you may move the resolution.

اقلیتوں کے بارے میں 11۔اگست 1947 کی قائداعظم محمد علی جناحؒ کی تقریر کی مناسبت سے قرارداد

MINISTER FOR MINORITIES (Mr Ramesh Singh Arora): Mr Speaker! I move:

"That 77 years ago, on 11th August 1947, the founder of Pakistan, Quaid-e-Azam Mr. Muhammad Ali Jinnah, in his address to the first Constituent Assembly, espoused his vision of freedom, equality, and justice, in the following words:

"You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other places of worship in this State of Pakistan."

In the honor of his landmark address, 11th August is recognized every year as a National Minorities Day to pay tribute to the minorities and remember their role in the creation and development of Pakistan. The declaration to mark National Minorities Day was adopted as part of the Universal Declaration of Human Rights to help and secure those belonging to religious, linguistic, national or ethnic minority groups.

Several minority leaders contributed significantly to shaping the foundations of Pakistan. **Jogindera Nath Mandal**, a Dalit leader and member of the Constituent Assembly of

Pakistan served as Pakistan's first Law minister. While **Satya Prakash Singha** was the Speaker of the Punjab Legislative Assembly in 1947, when this house voted in favour of West Punjab. **A. R. Cornelius** was appointed as Chief Justice of Pakistan in 1960 and subsequently, the Minister for Law in 1969. The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan has enshrined profound fundamental and socio-economic guarantees for the minorities. **Article 25** of the Constitution holds all citizens, "equal before law and entitled to equal protection of law", while **Article 36** mandates the state to "safeguard the legitimate rights and interests of minorities". These provisions manifest an irrevocable share of all religious minorities in the legal benefits and rights, provided by the State.

This House assures to support the provision of constitutional and other legal guarantees to the minorities; streamlining the implementation of ongoing initiatives on minority development and amplifying their role and participation in provincial and national politics."

MR SPEAKER: The Resolution moved and the question is:

"That 77 years ago, on 11th August 1947, the founder of Pakistan, Quaid-e-Azam Mr. Muhammad Ali Jinnah, in his address to the first Constituent Assembly, espoused his vision of freedom, equality, and justice, in the following words:

"You are free; you are free to go to your temples, you are free to go to your mosques or to any other places of worship in this State of Pakistan."

In the honor of his landmark address, 11th August is recognized every year as a National Minorities Day to pay tribute to the minorities and remember their role in the creation and development of Pakistan. The declaration to mark National Minorities Day was adopted as part of the Universal Declaration of Human Rights to help and secure those belonging to religious, linguistic, national or ethnic minority groups.

Several minority leaders contributed significantly to shaping the foundations of Pakistan. **Jogindera Nath Mandal**, a Dalit leader and member of the Constituent Assembly of Pakistan served as Pakistan's first Law minister. While **Satya Prakash Singha** was the Speaker of the Punjab Legislative Assembly in 1947, when this house voted in favour of West Punjab. **A. R. Cornelius** was appointed as Chief Justice of Pakistan in 1960 and subsequently, the Minister for Law in 1969. The Constitution of the Islamic Republic of Pakistan has enshrined profound fundamental and socio-economic guarantees for the minorities. **Article 25** of the Constitution holds all citizens, "equal before law and entitled to equal protection of law", while **Article 36**

mandates the state to "safeguard the legitimate rights and interests of minorities". These provisions manifest an irrevocable share of all religious minorities in the legal benefits and rights, provided by the State.

This House assures to support the provision of constitutional and other legal guarantees to the minorities; streamlining the implementation of ongoing initiatives on minority development and amplifying their role and participation in provincial and national politics."

(The Resolution was adopted unanimously.)

MR SPEAKER: Now, I have another very important resolution today which is from Mr Sami Ullah Khan. The rules are suspended and we will go for debate after your resolution is carried. Now I am giving the floor to Mr Sami Ullah Khan.

جناب ارشد ندیم کو اولمپک مقابلوں میں گولڈ میڈل ملنے پر خراج تحسین پیش کرنے کی قرارداد

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اولمپک مقابلوں میں پاکستان کے لئے گولڈ میڈل جیتنے اور اولمپک ریکارڈ قائم کرنے پر ارشد ندیم کو مبارکباد اور زبردست خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ ارشد ندیم اولمپکس میں انفرادی طور پر گولڈ میڈل حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی کھلاڑی ہیں۔ انہوں نے اپنے اس کارنامے سے پوری پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اور عالمی برادری میں پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔ ارشد ندیم کا پنجاب کے ایک چھوٹے سے شہر میاں چنوں سے عالمی سٹیج تک کا

سفر لگن، محنت اور استقامت کی ایک انتہائی متاثر کُن کہانی ہے۔ ارشد ندیم نے ثابت کر دیا کہ وسائل یا سہولیات کی کمی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ عزم، محنت اور جذبہ ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اس طرح وہ اولمپکس مقابلوں کے بعد پاکستانی نوجوانوں کے لئے ایک رول ماڈل بن چکے ہیں۔ ارشد ندیم اس سے پہلے بھی ایشیئن گیمز ٹوکیو اولمپکس، کامن ویلتھ گیمز اور ورلڈ اتھلیٹیکس چیمپیئن شپ میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں اور مختلف میڈلز جیت چکے ہیں۔ یہ ایوان ارشد ندیم کو اس تاریخ ساز کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ارشد ندیم کو قومی ہیرو کا درجہ دیا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اولمپک مقابلوں میں پاکستان کے لئے گولڈ میڈل جیتنے اور اولمپک ریکارڈ قائم کرنے پر ارشد ندیم کو مبارکباد اور زبردست خراجِ تحسین پیش کرتا ہے۔ ارشد ندیم اولمپکس میں انفرادی طور پر گولڈ میڈل حاصل کرنے والے پہلے پاکستانی کھلاڑی ہیں۔ انہوں نے اپنے اس کارنامے سے پوری پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے اور عالمی برادری میں پاکستان کا نام روشن کیا ہے۔ ارشد ندیم کا پنجاب کے ایک چھوٹے سے شہر میاں چنوں سے عالمی سٹیج تک کا سفر لگن، محنت اور استقامت کی ایک انتہائی متاثر کُن کہانی ہے۔ ارشد ندیم نے ثابت کر دیا کہ وسائل یا سہولیات کی کمی کامیابی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بلکہ عزم، محنت اور جذبہ ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اس طرح وہ اولمپکس مقابلوں کے بعد پاکستانی نوجوانوں کے لئے ایک رول ماڈل بن چکے ہیں۔ ارشد ندیم اس سے پہلے بھی ایشیئن گیمز ٹوکیو اولمپکس، کامن ویلتھ گیمز اور ورلڈ اتھلیٹیکس چیمپیئن شپ میں پاکستان کی نمائندگی کر چکے ہیں اور مختلف میڈلز جیت چکے ہیں۔ یہ ایوان ارشد ندیم کو اس تاریخ ساز کامیابی پر مبارکباد پیش کرتا ہے اور حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ارشد ندیم کو قومی ہیرو کا درجہ دیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، امجد علی صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ آج پھر مسودہ قانون انگلش میں میرے ہاتھ میں ہے۔ مسودہ قانون کو اُردو میں دینے کے لئے جناب بھی Ruling دے چکے ہیں آئین پاکستان بھی یہ کہتا ہے کہ اپنی قومی زبان کی ترویج کے لئے ہمیں دس سال دیئے گئے تھے اس سے ہم آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے بھی مرتکب ہو رہے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہئے کہ مسودہ قانون صرف اُردو زبان میں آئے جس معزز ممبر کو ضرورت ہے وہ اس مسودہ قانون کو انگلش زبان میں حاصل کرے، نہ کہ ہمیں یہ مسودہ قانون اُردو زبان میں مانگنا پڑے۔

جناب سپیکر: امجد علی صاحب! آپ نے یہ بالکل درست بات کی ہے اور میں اسمبلی سیکرٹریٹ سے کہوں گا کہ آئندہ جب بھی کوئی مسودہ قانون ایوان میں آئے وہ دونوں زبانوں میں آنا چاہئے۔ آپ نے اس issue کو rightly point out کیا ہے لہٰذا اس کو دیکھیں گے۔ جی، سید علی حیدر گیلانی صاحب!

Syed Ali Haider Gillani is the parliamentary leader for the Pakistan Peoples Party.

SYED ALI HAIDER GILLANI: Mr Speaker, the minority day was first recognized on the 11th of August 2009 when Pakistan Peoples Party was in the government. I think that today we all should recognize the contribution of different minority communities. We stand for solidarity with all Christians, Hindus and Sikh brothers.

جناب سپیکر! آج اس ایوان میں جناب اسماعیل ہنیہ کی شہادت پر ایک قرارداد پیش کی گئی میں سمجھتا ہوں کہ عالمی برادری اور پاکستان کی حکومت کو اب اپنا سارا زور لگانا پڑے گا اور اب وقت آگیا ہے کہ معصوم فلسطینی بچیوں، بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر اسرائیل بربریت کی انتہا کر رہا ہے اُس کو روکا جائے۔

جناب سپیکر! آج اس ایوان میں ارشد ندیم کے حوالے سے بھی ایک قرارداد پیش کی گئی میں سمجھتا ہوں کہ ارشد ندیم ایک قومی ہیرو بن گیا ہے اور اُس نے پاکستان کی نوجوان نسل کو ایک تصویر دکھائی ہے کہ وہ پاکستان کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ یہ اولمپکس مقابلوں کی تاریخ میں پاکستان کے لئے پہلا گولڈ میڈل ہے اس گولڈ میڈل کو لانے پر میں ارشد ندیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، جناب وقاص محمود مان!

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! آپ نے Minorities Day پر rules relax کر کے سپورٹس کی قرارداد بھی لے لی ہے اور اسماعیل ہنیہ کی شہادت کے حوالے سے بھی قرارداد لے لی ہے۔ میں آئی پی پیز کی مہنگی بجلی پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: مان صاحب! آپ ایک سیکنڈ تشریف رکھیں اور ایسی بات نہیں ہے۔ جن معزز اراکین نے اپنی قراردادیں ایک procedure کے تحت مجھے میرے چیمبر میں دیں میں نے اُن قراردادوں کے لئے procedure suspend کیا۔ آپ اپنی قرارداد مجھے ہاؤس کے اندر دے کر گئے ہیں یہ آپ کا حکم ہے میں آپ کی قرارداد کو لوں گا لیکن ابھی ہم next business لے لیں پھر آخر میں آپ کی قرارداد لے لیتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

Is Ms Sonia Asher present in the House? Is Ms Sonia Asher is here? I would ask you to be on the Speaker's Chair to conduct the proceedings.

(اس مرحلے پر محترمہ سونیا آشر بحیثیت چیئرپرسن کرسئ صدارت پر متمکن ہوئیں)

بحث

اقلیتوں کے حقوق پر عام بحث

MS CHAIRPERSON: Thank you very much Ms Maryam Nawaz Sharif Sahiba, Chief Minister Punjab, Mr Speaker and Minister for Minorities Mr Ramesh Singh Arora Sahib for giving me this

opportunity to lead the House. Thank you very much. I am going to give the floor to Mr Ramesh Singh Arora.

MINISTER FOR MINORITIES (Mr Ramesh Singh Arora): Ms Sonia Asher, the Chairperson from the Panel, it's again a historic moment that because we always remember Mr Singha, who was the first Honorable Speaker of the Punjab Assembly at the time when he voted, his vote was a casting vote, at the time of West Punjab so, today you are representing the Christian community, so congratulations for you as well. Ms Chairperson our distinguished guest, diplomatic community, journalists, Academia and different professional from the civil society different peoples from the different minorities Hindus, Sikh, Christian, Buddhist , Parsis today are present in the gallery I welcome them and thank you very much for being here on this National Minority Day which is 11th of August میں سب سے پہلے تو محترمہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور آپ کو یاد ہو گا جب محترمہ مریم نواز شریف اس ایوان میں پہلی دفعہ وزیر اعلیٰ پنجاب منتخب ہوئیں اور انہوں نے اپنی پہلی تاریخی تقریر میں اگلے 5 سال کا roadmap دیا۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: Order in the House. وزیر صاحب تقریر کر رہے ہیں آپ باتیں مت کریں پلیز۔

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): محترمہ چیئرپرسن! Thank you

(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن! میں اس speech کو refer کروں گا کہ جب چیف منسٹر پنجاب نے کہا کہ اقلیت ہمارے سر کا تاج ہے۔ میرا یہ خواب ہے کہ جب اقلیت رات کو سوئے تو ان کے اندر ڈر اور خوف نہ ہو۔ یہ ہمارے لئے، میرے ڈیپارٹمنٹ کے لئے اور میری حکومت کے لئے ایک guiding principle ہے کیونکہ چیف منسٹر پنجاب نے وہی بات کہی اور اسی بات کو دھرایا تو یہ اسی پیرائے میں

بات ہے جو ہمارے قائد میاں نواز شریف بات کرتے ہیں کہ میرے نزدیک اقلیت اور اکثریت کی کوئی تقسیم نہیں ہے۔ میرے نزدیک سارے پاکستانی اس ملک میں برابر کے شہری ہیں۔ میں نے تھوڑی دیر پہلے قرارداد پیش کی تھی جسے ہاؤس نے متفقہ طور پر پاس کیا۔ میں ہاؤس کے تمام ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ قائداعظم محمد علی جناحؒ نے کہا تھا کہ آج سے آپ اپنے مندر جانے کے لئے، مسجد جانے کے لئے یا جو بھی آپ کی عبادت گاہیں ہیں وہاں جانے کے لئے آزاد ہیں۔ آج سے آپ پاکستان کے آزاد شہری ہیں۔ میری ریاست اور میری ریاست کا دستور بار بار یہ کہتا ہے کہ پاکستان کے تمام شہری برابر کے شہری ہیں اور ان کو برابری کے حقوق حاصل ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن! جس دن سے میری وزارت بنی اور ہماری حکومت آئی تو ہمیں اس بات کا بخوبی اندازہ ہے کہ ہماری اقلیت کے مسائل ہیں ہماری اقلیت اس وقت کچھ ایسے challenges کو face کر رہی ہے جن کو پچھلے لمبے عرصے سے address نہیں کیا گیا۔ اسی نسبت سے چیف منسٹر پنجاب نے جب ڈیپارٹمنٹ کا عہدہ مجھے سونپا تو مجھے ہدایت بھی کی کہ ہماری اقلیت کی جو احساس محرومی اور احساس کمتری ہے اس کو address کرنا ہے تاکہ ہماری اقلیت یہ محسوس نہ کرے کہ ان کو مساوی حقوق حاصل نہیں ہیں۔ میں آج اس ایوان کے اندر جناب سپیکر ملک محمد احمد خان، جناب ڈپٹی سپیکر، اپنی حکومت، وزیر اعلیٰ پنجاب، اپنے ڈیپارٹمنٹ، لاء ڈیپارٹمنٹ اور پارلیمانی امور کے ڈیپارٹمنٹ اور ساری کابینہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں آج سیکرٹری پنجاب اسمبلی کا بالخصوص شکریہ ادا کرتا ہوں اور پورے اسمبلی سیکرٹریٹ کا شکریہ کرتا ہوں کہ جس طریقے سے آج کا یہ خصوصی اجلاس منعقد کیا گیا۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں ہے، یہ ایک تاریخی قدم ہے۔ ہم بار بار ایک بات کرتے ہیں کہ اقلیت ہماری ترجیح ہے اور اقلیت ہمارے سر کا تاج ہے تو یہ اسی کا ایک step ہے کہ آج پنجاب اسمبلی کے اندر ایک special session بلایا گیا اور یہ special session اقلیتوں کو dedicate کیا گیا۔ میں اپنی حکومت کی پوری مشینری کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہت شارٹ نوٹس پر لاء سیکرٹری نے کام کیا۔ یہاں لاء منسٹر اور پارلیمانی امور کے وزیر موجود ہیں، ان سب نے اسے appreciate کیا۔ یہ سمری بڑی رفتار سے چلی۔ ہم نے اس کے بعد سپیکر صاحب اور اسمبلی سیکرٹریٹ کے ساتھ بیٹھ کر discuss کیا تو سپیکر صاحب نے کہا کہ ہمیں بالکل اس اجلاس کو کرنا چاہئے۔ یہاں پر معزز ممبران اور اقلیتی اراکین آئیں۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر اور معزز اپوزیشن ممبران آئیں۔ ہم مل بیٹھ کر

دیکھیں کیونکہ اقلیت ایک mainstream subject ہے۔ہماری ریاست جب یہ کہتی ہے کہ پاکستان کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں تو پھر یہ ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ میں لیڈر آف اپوزیشن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ میری رات کو ان سے بات ہوئی۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ اقلیت ہم سب کا issue ہے۔ ہم اقلیتوں کے حقوق کے لئے مل کر کام کرتے ہیں۔ میں اپوزیشن لیڈر اور اپوزیشن کے معزز اراکین کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج یہاں پر ہم نے متفقہ قرارداد پاس کی ہے۔ ہم نے سکھ میرج ایکٹ 2018 میں متفقہ طور پر پاس کیا تھا جو پہلی روایت تھی۔ اب ہم نے متفقہ طور پر یہ قرارداد پاس کی ہے اور یہ دوسری روایت ہے کہ ہم اقلیتوں کے حقوق کے لئے مل کر کام کر رہے ہیں۔

محترمہ چیئرپرسن! میں آج یہ بھی بات کروں گا کہ جس دن سے مجھے وزارت ملی ہے، میں چیف منسٹر کا بالخصوص شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ بھی اس معزز ایوان کے رکن ہیں۔ اقلیتوں کا جو ڈویلپمنٹ فنڈ ہوتا تھا تو اکثر اقلیت گلہ کرتی تھی کہ اس میں خاطر خواہ اضافہ نہیں کیا جاتا۔ اس دفعہ چیف منسٹر پنجاب نے اقلیتوں کا بجٹ 188 فیصد بڑھا کر دیا اور ہم سب نے مل کر اس بجٹ کو پاس کیا ہے۔ میں وزیر خزانہ، وزیر پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ اور سیکرٹری خزانہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں اور میرے معزز ممبران جب چیئرمین پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ سے ملے تو انہوں نے کہا "ہم آپ کے وکیل ہیں، ہم اقلیت کے وکیل ہیں۔ یہ فقرہ ہمیں ہر دوسری وزارت سے یہی ملا کہ ہم اقلیت کے وکیل ہیں۔" اسی وجہ سے اقلیتوں کے بجٹ میں 188 فیصد اضافہ ہوا ہے۔

محترمہ چیئرپرسن! اسی طرح سے سکھ میرج ایکٹ جو اسی ہاؤس نے 2018 میں پاس کیا، یہ بدقسمتی ہے پانچ سال اس کے rules نہیں بن سکے لیکن ہماری حکومت آئی تو ہم نے rules بنا کر کابینہ سے منظور کرائے۔ میں اس پر اپنی کابینہ کا ایک بار پھر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ ہندو میرج ایکٹ جس کا پنجاب اسمبلی، خیبر پختونخوا اسمبلی اور بلوچستان اسمبلی نے mandate قومی اسمبلی کو دیا کہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ قومی اسمبلی ہندو میرج ایکٹ پاس کرے اور ہم اس کے rules بنائیں گے۔ ہم عنقریب ہندو میرج بل پر بھی کام کر رہے ہیں likewise Christian Personal Laws ہم اس پر بھی کام کر رہے ہیں۔ ہم ان شاءاللہ دسمبر تک Christian Personal Laws فائنل کر کے کابینہ سے approve کرائیں گے۔ اس سلسلہ میں ہمارے Bishop صاحب یہاں مہمانوں کی

گیلری میں بیٹھے ہوئے۔ ہماری Bishop صاحبان اور سول سوسائٹی کے ساتھ discussion and deliberation ہوئی ہے۔ ہم عنقریب اپنی مسیحی قوم کو Christian Personal Laws اس کے اندر particularly law inheritance ہے اور جو باقی laws ہیں ہم اس کو دیکھ رہے ہیں۔ ہم اس پر بہت جلد کام کر لیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن! اس دفعہ جو ڈویلپمنٹ بجٹ ہے ہم نے اس کو 2500 سے بڑھا کے 4000 ملین کیا تاکہ ہماری اقلیت کی vulnerability کو کم کیا جاسکے۔ جہاں پر ہماری اقلیت بستی ہے ان علاقوں میں ترقی اور ڈویلپمنٹ لائی جاسکے، کیونکہ ایک لمبے عرصے سے وہ محروم ہیں۔ میں نے خود بھی مشاہدہ کیا ہے اور آپ میں سے بھی بہت سے اراکین نے بھی مشاہدہ کیا ہوگا کہ محرومی ہے۔ مجھے آپ کو اور یہاں پر بیٹھے ہر رکن کو اس کا بخوبی اندازہ اور احساس ہے کہ ہماری اقلیتوں کی جہاں پر آبادیاں ہیں ان کی جو civic amenities ہیں، ان کی جو بنیادی ضروریات ہیں، ان کا جو water and sanitation ہے، ان کا جو صاف پینے کا پانی ہے، ان کے جو سکول ہیں، ان کے جو Churches ہیں وہ up to the mark نہیں ہیں۔ وہاں پر جس طریقے سے ڈویلپمنٹ ہونی چاہئے تھی اُس طریقے سے نہیں ہوئی۔ یہ ایک بہت بڑا المیہ ہے اور ہماری حکومت کو اس کا احساس ہے۔ اسی وجہ سے وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کا بجٹ 2500 ملین سے بڑھا کر 4000 ملین کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ابھی بھی کم ہے۔ ہمیں ابھی اور بجٹ چاہئے۔ میں پچھلے ایک ماہ سے اپنی Christian Community کے گاؤں گاؤں، گلی گلی اور نگر نگر جارہا ہوں۔ میں پچھلا پورا مہینہ جنوبی پنجاب میں گیا ہوں۔ میں اس ماہ لاہور، قصور، شیخوپورہ، نارووال اور ننکانہ صاحب کے اندر اپنی Christian Community کے پاس جارہا ہوں۔ ہماری Christian Community کی تعداد 2.5 ملین ہے۔ ہمیں بخوبی اندازہ ہے کہ جس طرح سے ان کے لئے سہولیات ہونی چاہئیں تھیں وہ نہیں ہیں۔ ہم نے اس لئے بجٹ بڑھا کے 4000 ملین کیا ہے اور ان شاءاللہ اگلے سال اس بجٹ کو ہم مزید بڑھائیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن! ترقیاتی فنڈ 1300 ملین سے بڑھا کے 2500 ملین کیا گیا ہے۔ ہماری جو model localities ہیں، یہاں ممبران اور منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں۔ میری جناب سپیکر ملک احمد خان سے بات ہوئی اور ہم ایک نیا ماڈل لے کر آرہے ہیں۔ وہ یہ ماڈل ہے کہ جب وزیر اقلیتی امور یا ہمارا کوئی

بھی ایم پی اے کسی model locality میں چاہے وہ قصور کی ہے، چاہے لاہور کی ہے، چاہے وہ چونڈا کی ہے، چاہے وہ نارووال کی ہے، چاہے وہ جنوبی پنجاب کی ہے یا وہ ساہیوال کی ہے۔ مجھے خوشی ہوئی جب میں نے ایجوکیشن منسٹر کو فون کیا کہ آپ کے علاقے قصور سے اس دفعہ ہمارے پاس ڈیمانڈ آئی ہے کہ وہاں پر بہت vulnerability ہے ڈویلپمنٹ نہیں ہے تو میرے محکمے نے وہاں کے لئے 150 ملین کا فنڈ مختص کیا ہے۔ مجھے اسی وقت ایجوکیشن منسٹر نے کہا کہ میں اپنی اقلیت کے لئے 150 ملین فنڈز کو bridge finance کر رہا ہوں تاکہ جہاں پر آپ 150 ملین دیں گے تو میں اس کو 300 ملین کروں گا۔ اسی طرح میرے باقی ایم پی ایز نے بھی یہی کہا ہے کہ ہم اپنے ڈویلپمنٹ فنڈز اپنی اقلیتوں کے لئے مختص کر رہے ہیں تاکہ اقلیت کا جو احساس محرومی ہے اس کو address کیا جا سکے۔

محترمہ چیئرپرسن! ہم اپنی اقلیتوں کے لئے مختص کر رہے ہیں تاکہ ان کے احساس محرومی کو address کیا جا سکے۔ اسی طریقے سے ٹورازم پاکستان کی اور پنجاب کی ایک ریڑھ کی ہڈی ہے۔ پاکستان کی خوبصورتی یہ ہے کہ یہاں پر آپ کو سکھ مذہب کی بنیاد ملتی ہے، سکھ مذہب کی فاؤنڈیشن یہاں پر ہے۔ یہ پاکستان کی خوبصورتی ہے کہ یہاں پر ہندومت کی بہت ساری عبادت گاہیں موجود ہیں۔ میرے ضلع نارووال کے ایک گاؤں شہابی سے Christianity start ہوا تو اس کی بنیاد بھی یہاں پر ہے۔ مجھے چھ دن پہلے جین مت کے ایک ماننے والے کا USA سے ایک فون آیا کہ یہاں پر ہمارے followers کی بہت ساری عبادت گاہیں ہیں اور ہمارا ایک بہت بڑا ورثہ پاکستان کے اندر جین مت کا موجود ہے۔

محترمہ چیئرپرسن! میں آپ کی وساطت سے یہاں پر اپنے معزز ممبران کے knowledge میں یہ اضافہ کر دوں کہ ہم اکثر confuse کر دیتے ہیں کہ جین مت بھی شاید ہندومت کا ایک sub part ہے لیکن ایسا نہیں ہے۔ انڈیا کے اندر Indian Commission for Minorities جین مت کو minority کہتا ہے اور انہیں ایک separate مذہب سمجھتا ہے۔ جس طرح سکھ مذہب ایک علیٰحدہ مذہب ہے اسی طرح جین مت بھی ایک علیٰحدہ مذہب ہے۔ ان کی بھی پاکستان کے اندر بہت ساری مذہبی عبادت گاہیں موجود ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ ہمیں access دی جائیں تاکہ ہم اپنی مذہبی عبادت گاہوں کی conservation پر کام کریں۔ پنجاب حکومت اس حوالے سے سوچ رہی

ہے کہ انہیں کس طریقے سے access دینی ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کی preservation اور conservation پر کام کر سکیں جس کے لئے ایک اچھی خاصی amount مختص ہے تو ہم Churches کی، گردواروں کی اور مندروں کی conservation اور preservation پر اپنے فنڈز لگائیں گے۔

محترمہ چیئرپرسن! ہمارا سب سے بڑا issue جس پر میں چاہوں گا کہ باقی معزز ممبران جب ہاؤس open ہو اپنی اپنی speech کریں جس سے ہماری اقلیت کو مسائل درپیش ہیں، وہ اس وقت religious intolerance ہے جس کا شکار ہمارے بہت سارے minorities کے بھی اور majority کے بھی لوگ ہوئے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ religious intolerance کی وجہ سے صرف ہماری minority اس کا شکار ہوئی اور صرف minority کی mob lynching ہوئی۔ ہمارے سامنے سوات والا واقعہ ہے کہ ہمارا مسلمان بھائی تھا جسے mob lynching میں مار دیا گیا تو اسی طرح کے اور بھی بہت سے واقعات ہوئے ہیں۔ مجھے گوجرانوالہ کے بے چارے حافظ قرآن بھی یاد ہیں جو کسی سے پیسے لینے گئے اور پیسے نہیں دیئے بلکہ اس خاتون نے ان پر blasphemy لگا کر وہیں پر mob lynching کے ذریعے مار دیا تو اس کا شکار majority بھی ہے اور minority بھی ہے۔ چونکہ minority تعداد میں کم ہے اور ہماری 97majority فیصد ہے تو جب minority کے ساتھ یہ زیادتی ہوتی ہے تو ہماری ساری کاوشوں پر اس وقت پانی پھر جاتا ہے جو ایک لمبے عرصے سے ہم minority کو uplift کرنے کے لئے minority کی vulnerability کو address کرنے کے لئے minority کو at power لے کر آنے کے لئے، minority کے علاقوں میں ترقی لے کر آنے کے لئے، minority کو پانچ فیصد job کوٹا دینے کے لئے، minority کے لئے 2 فیصد کوٹا ایجوکیشن انسٹیٹیوشن کے لئے، minority کو فوج کے اندر، پولیس کے اندر اور ہر جگہ پر پلیٹ فارم دینے کے لئے جب ہم ساری کوششیں کرتے ہیں۔ ہم اپنے علمائے کرام کو اپنے ساتھ ملا کر religious tolerance کی بات کرتے ہیں، acceptance کی بات کرتے ہیں، respect کی بات کرتے ہیں، ہم Interfaith Harmony کمیٹیاں بناتے ہیں، ہم بیٹھ کر interfaith کے سیمینارز کرتے ہیں، ہم جا کر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر 12 ربیع الاول مناتے ہیں، مسلمان بھائی ہمارے ساتھ مل کر گورونانک جی کا جنم دن مناتے ہیں، کرسمس مناتے ہیں اور دیوالی مناتے ہیں

تو یہ سارے کے سارے جتنے بھی ہم یہ co existence کے social cohesion کے tolerance کے initiatives لیتے ہیں، ان پر پانی پھر جاتا ہے جب ایک mob lynching ہوتی ہے کیوں؟ کیونکہ وہ قوتیں جن کے اپنے western interest ہیں، جن کے اس پاکستان کو defame کرنے کا، پاکستان کو single out کرنے کا، پاکستان کو isolate کرنے کا، عالمی سطح پر پاکستان کو بدنام کرنے کا، پاکستان کو ایک انتہا پسند اور دہشت گرد ملک قرار دلوانے کے لئے ان کی گندی اور گھناؤنی سازش کا ہم شکار ہو جاتے ہیں تو بطور پاکستانی، بطور اس معزز ایوان کے معزز ممبر ہونے کے ناتے، بطور کابینہ کے وزیر ہونے کے ناتے، ایک پاکستانی ہونے کے ناتے، میرے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے اور بطور وزیر میرے لئے اور میری حکومت کے لئے ایک چیلنج ہے کہ ہم نے پاکستان کے اندر co-existence کو، religious tolerance کو، interfaith harmony کو، acceptance کو اور دوسرے مذاہب کو ہم نے کس طرح respect دینی ہے اور اس پر میں اکیلا نہیں ہم تین دن بعد جشن آزادی کی تقاریب منانے جارہے ہیں۔ یہ پاکستان ہم سب کا ہے، اس پاکستان کے لئے ہمارے مسلمان بھائی اکثر یہ بات کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے بڑی قربانیاں دے کر یہ وطن حاصل کیا۔ let me put it on the record اور میں چاہوں گا کہ یہ ریکارڈ کا حصہ بنے تاکہ آج سے 20 سال بعد، 30 سال بعد، 100 سال بعد اور 200 سال بعد جب بات ہو تو میری یہ بات واضح ہو کہ "ہاں"، ہمارے مسلمان بھائیوں نے قربانیاں دیں لیکن یہاں پر ہم اقلیتوں نے بھی قربانی دی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن! میرے آباؤاجداد اسی مٹی میں دفن ہیں، میرے آباؤاجداد چار نسلوں سے میانوالی سے شروع ہوئے، فیصل آباد آئے، فیصل آباد سے شروع ہو کر ننکانہ صاحب آئے اور ننکانہ صاحب سے شروع ہو کر نارووال گئے تو پچھلی چار نسلوں سے ہم اسی دھرتی کے سپوت ہیں۔ میری طرح کے یہاں پر باقی اور معزز اراکین اقلیتوں کے بیٹھے ہیں وہ بھی یہاں کی indigenous community ہے۔ ان کا اس مٹی کے ساتھ اس دھرتی کے ساتھ گہرا تعلق اور رشتہ ہے۔ اس لئے یہ پاکستان جب بنا تو جہاں پر ہمارے مسلمان بھائیوں اور بہنوں کی قربانیاں ہیں وہیں پر آپ اس minority کی قربانی کو فراموش نہیں کرسکتے۔ ہمیں ان کو accept کرنا ہوگا۔ Yes ہم نے یہ وطن عزیز حاصل کیا بڑی قربانیاں دے کر کسی کی جان کی قربانی ہے، کسی کی مال کی

قربانی ہے اور کسی کی عزت کی قربانی ہے ہاں قربانی کی شکل مختلف ہو سکتی ہے لیکن یہ پیارا وطن ہم سب کا وطن ہے اور ہم تین دن بعد جب یوم آزادی منا رہے ہوں گے تو کیا ہم پیغام دے رہے ہوں گے؟ ہم دنیا کو کیا پیغام بتائیں گے کہ ہمارے اندر religious intolerance اتنی زیادہ ہے کہ ہم کسی اور کو برداشت نہیں کرتے، ہم ان کو گھر سے باہر نکالتے ہیں اور گھر سے باہر نکال کر زندہ دبا دیتے ہیں، اس کو ہم "بلی" پر چڑھا دیتے ہیں، اس کو کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ یہ being a state میرے لئے بھی اس وقت بہت بڑا چیلنج ہے جس پر ہم سب نے مل کر کام کرنا ہے۔ کچھ دن پہلے میری بہن راحیلہ خادم صاحبہ نے یہاں پر ایک قرارداد پیش کی۔ جب سرگودھا کا واقعہ ہوا تو اس قرارداد میں ہم سب اپوزیشن نے بھی اور حکومتی بنچز نے بھی اس پر Yes کہا، ہم سب نے اس کو unanimously approve کیا۔ میں آج ایک دفعہ پھر اپوزیشن کا شکریہ ادا کر دوں کہ آج ان کی یہاں پر موجودگی اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ جب minorities کی بات ہوتی ہے تو ہم سب اکٹھے ہیں اور ہم سب کو مل کر اس پر کام کرنا ہو گا۔ میں زیادہ وقت اس لئے نہیں لینا چاہتا اور میں چاہوں گا کہ میرے باقی جو معزز اراکین ہیں وہ اپنی بات کریں۔ میں اس ہاؤس کو open کرتا ہوں اور میں چاہوں گا کہ زیادہ سے زیادہ ہمارے معزز ممبران اس پر بات کریں تاکہ جو آج کا دن ہے جس کا ایک مقصد تھا کہ آج یہاں پر diplomatic community بیٹھی ہے، میں نے خصوصی طور پر اپنی diplomatic community کو مدعو کیا کہ وہ آئیں اور دیکھیں کہ کس طریقے سے حکومت پنجاب، my department is committed to serve the monitories to address their issues and to addressed the challenges we are facing right now تاکہ جب پاکستان کی بات ہو تو پاکستان کا نام ان ملکوں میں آئے جہاں امن کی، محبت کی، بھائی چارے کی اور رواداری کی بات کرتے ہیں اور جو ہمارا نعرہ خوددار، خوشحال اور خودمختار پاکستان کا ہے اسے ہم سب جب contribute کریں گے تو یہ تب ہی ممکن ہو گا۔

محترمہ چیئرپرسن! میں آخر میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اپنے سیکرٹری صاحب کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اپنی ایڈیشنل سیکرٹری کا خصوصی شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اپنی ڈپٹی سیکرٹری کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اپنے SO صاحبان کا شکریہ ادا کرتا ہوں، میں اپنے ڈرائیورز کا، اپنے office boys کا، اپنے peons اور supporting staff کا شکریہ ادا کرتا

ہوںlet me tell you جس طریقے کی روایت محترمہ چیف منسٹر نے ڈالی کہ ہم سب ایک پاکستانی ہیں، پنجابی ہیں اور ہم سبprofessionalہیں، we should work like a teamمیں جس دن سے وزیر بنا ہوں، جس طریقے سے میری ٹیم نے مجھےsupport extendکی، جس طریقے سے مجھےwelcomeکیا اس کی مثال میں نے کہیں نہیں دیکھی۔ میںdevelopment sectorکا بندہ ہوں I have been serving in many project of World Bank. So this is first timeمیں حکومت کی سیٹ پر بیٹھا ہوںbut جس طریقے سے مجھےsupportنا صرف میرے departmentکے سیکرٹری سے لے کر نیچے تک نے کیا، میں جسdepartmentمیں گیا ہوں ہر departmentکے سیکرٹری نے مجھےwelcomeکیا اور مجھےsupportکیا تو میں ان سب کا، ہماری جتنی مشینری ہے چیف سیکرٹری سے لے کر ہمارے نیچےpeon and office boysتک سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آج کے سیشن میں fruit full, meaning full discussionہو گی اور ہم minorities کے لئے کچھ کر سکیں گے۔ Thank you very much Chair personمیں نے اس ہاؤس کو open کر دیا ہے تو ہمارے معزز ممبران اس پر اپنی بات کریں۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن: منسٹر صاحب آپ کا بہت شکریہ۔ اب میں اپوزیشن لیڈر ملک احمد خان بھچر کو دعوت دیتی ہوں۔ جی، بھچر صاحب!

قائد حزب اختلاف(جناب احمد خان): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محترمہ چیئرپرسن! شکریہ۔ آج کے دن کے حوالے سے چونکہ یہ ایکspecialدن ہے اور 11۔اگست کو قائداعظم کا فرمان اور 14۔اگست 1947 کو جب پاکستان بنا تو یہ دونوں دن میں سمجھتا ہوں کہ یہ relate کرتے ہیں minoritiesکی اہمیت کو 14۔اگست کا دن کسی بھی پاکستانی کے لئے اس کی اہمیت، عزت اور عظمت کا دن ہے۔ پاکستان کا بچہ بچہ بلکہ دنیا کا ہر ذی شعور شخص جانتا ہے کہ 14۔اگست کا یادگار دن برصغیر کے پاک وہند کے عظیم لیڈر حضرت قائداعظم محمد علی جناح کی رہنمائی میں اسلام ہند نے لاکھوں جانوں اور عصمتوں کو قربان کر کے حاصل کیا۔ پاکستان میں اکثریت مسلمانوں کی ہے اور اقلیت میں مسیح، ہندو، سکھ اور دیگر مذاہب کے ماننے والے لوگ ہیں۔ پاکستان میں مسیحوں اور

مسلمانوں کا چند چیزوں کے علاوہ مرنا، جینا سب کچھ ایک ہے۔ ہمارے دکھ سکھ ایک ہیں۔ پاکستان کو بنانے کے لئے minorities کا بہت اہم کردار ہے۔

محترمہ چیئرپرسن! پلیز ہاؤس کو in order کر دیں۔

محترمہ چیئرپرسن: پلیز خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House۔ آج minority day ہے جو بہت اہمیت کا حامل ہے اور میں چاہتی ہوں کہ ہر رکن کو توجہ سے سنا جائے، آج کے دن ہر رکن کی speech بہت اہم ہے۔ جی، لیڈر آف دی اپوزیشن!

قائد حزب اختلاف (جناب احمد خان): محترمہ چیئرپرسن! پاکستان کو بنانے کے لئے اقلیتوں کا اہم کردار ہے جسے تاریخ نہیں بھلا سکتی۔ شروع میں ہی اقلیتوں نے بخوشی پاکستان کے ساتھ رہنا قبول کیا تھا کیونکہ قائداعظم نے اپنی تقاریر میں اقلیتوں کو یقین دلاتے ہوئے یہ فرمایا تھا کہ ہمیں اقلیتوں کو اپنے قول و فعل سے ثابت کرنا ہے کہ جب تک وہ پاکستان کی شہری کی حیثیت سے وفاداری سے فرائض اور ذمہ داری ادا کرتے رہیں گے انہیں کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ حکومت اقلیتوں میں اعتماد کا احساس پیدا کئے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کسی حکومت کی پالیسیوں اور پروگرام میں اقلیتوں سے غیر منصفانہ رویہ ہو گا تو حکومت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ کسی نمائندہ حکومت کی بہترین کسوٹی یہ ہے کہ اقلیتیں محسوس نہ کریں کہ ان کو انسانی حقوق صحیح طریقے سے نہیں ملے۔ قائداعظم کی تقریر سن کر مسیحوں کی آواز اور اقلیتوں کی آواز نے لبیک کہا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن! اس وقت میں ایک چیز آپ کو عرض کر دوں کہ اُس وقت کی جو پنجاب اسمبلی تھی، یہ ریکارڈ کا حصہ ہے کہ میرے بزرگ بھی اُس پنجاب اسمبلی کے رکن تھے جس میں پنجاب اسمبلی کی اقلیتوں کی کُل تعداد 4 تھی۔ اُن میں پنجاب اسمبلی کے سپیکر جناب ایس پی سنگھا نے قائداعظم کو اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا تھا اور جب جون 1948 کو پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہوا تو 3 اقلیتی ممبران نے 28 مسلم لیگی اراکین کے ساتھ مل کر پاکستان کے حق میں ووٹ کاسٹ کیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن! میں آپ کو تاریخ بتا رہا ہوں کہ اس طرح جب 88 ووٹ برابر ہوئے تو اُس وقت اُن 3 ووٹوں کے ساتھ پاکستان کے حق میں 19 ووٹ زیادہ پڑے۔ اس سے نا صرف پاکستان معرض وجود میں آیا بلکہ بنگلہ دیش بھی معرض وجود میں آیا جو اُس وقت مشرقی پاکستان تھا۔ مسیحوں نے 1948 میں نہ صرف اپنا کردار ادا کیا بلکہ 1965 میں بھی، جس میں تمام اقلیتیں شامل ہیں، اپنا کردار ادا کیا اور اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ جس کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ اُس میں بہت سارے ہمارے اقلیتی اراکین اور اقلیتی شہریوں کو ستارہ جرأت عطا کیا جس میں Chaudhry Cecil سرفہرست تھے۔ اس کے بعد پاکستان کے مسیحی اور اقلیتوں کے سکولوں نے بہت بڑا کردار ادا کیا جس میں خود قائداعظم محمد علی جناحؒ پڑھے، علامہ محمد اقبال پڑھے اور مسیح سکولوں میں ہمارے اپنے چیئرمین جناب عمران خان بھی پڑھے۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن! کثیر تعداد میں اقلیتوں نے ہسپتال اور ڈسپنسریاں مقرر کیں اور بھرپور کردار ادا کیا۔ میں یہاں پر ایک چیز ضرور عرض کروں گا کہ آج جس طرح آپ کے ٹریژری بنچوں سے اقلیتی رکن کے منسٹر صاحب نے debate open کی، کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہماری طرف سے بھی سپیشل سیٹوں کا اگر رولا نہ ڈالا جاتا تو ہماری سیٹوں سے بھی آپ کے اقلیتی اراکین بول رہے ہوتے اور اپنے دل کی آواز بیان کر رہے ہوتے۔ میرے خیال میں یہ ایک بیلنس ہوتا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن! میں ایک اور چیز عرض کروں گا کہ پارلیمانی امور کے منسٹر تشریف فرما ہیں۔ اس دفعہ جو اقلیتوں کا بجٹ رکھا گیا ہے اس میں، میں یہی عرض کروں گا کہ اُس بجٹ کو بڑھایا جائے۔ ہماری جو social activities ہیں اس میں اِن کو ہمیں اپنے ساتھ شامل کرنا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن! یہ چیزیں ہمارے عقائد اور ہمارے مذہب میں تو implement ہوتی ہیں لیکن جو ہماری اپنی ذاتی social activities ہیں اس میں بھی ہمیں اِن کو برابر ساتھ رکھنا چاہئے اور ان کا بجٹ specific ہونا چاہئے۔ یہ بجٹ ان کی ضروریات کے مطابق کم ہے اگر آج ان کو موقع دیں، دیکھیں Convent School بنیں آج بھی ہماری کوشش ہوتی ہے کہ ہماری بچیاں Convent School میں جائیں۔ اِن کو مزید موقع دینا چاہئے کہ یہ اور اس طرح کے سکول بنائیں

اور اس طرح کی تعلیم و تدریس میں ہماری مدد کریں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پاکستان بنانے میں ہمارا حصہ ہے، مسلمانوں کا حصہ ہے۔ پاکستان دو قومی نظریہ پر بنا ہے لیکن پاکستان کے جھنڈے میں اقلیتوں کے کردار کو تسلیم کرتے ہوئے سفید رنگ رکھا گیا ہے اور یہ سفید رنگ اس بات کی عکاسی ہے کہ ہمارا مذہب، ہمارا دستور، ہماری کتاب جو ایک مکمل دستورِ حیات ہے، قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ پر اتارا اُس میں اقلیتوں کے پورے حقوق کا خیال رکھا گیا ہے۔ آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہمیں کسی بھی جماعت سے، کسی بھی اپنی party affiliation سے بالاتر ہو کر اپنی اقلیتوں کو ساتھ لے کر چلنا چاہئے۔ میں آخر میں آپ کی چیئر کے توسط سے یہ ضرور اپیل کروں گا کہ آپ کو یہ ضرور سوچنا چاہئے کہ آج اگر اپوزیشن بنچوں پر بھی آپ کے اقلیتی اراکین ہوتے تو وہ اپنا مدعا پیش کرتے اور یہ بیلنس ہوتا۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ چیئرپرسن: ملک احمد خان بھچر صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ محترمہ ذکیہ شاہنواز!

MS ZAKIA KHAN: Thanks. First of all I just wanted to say a few words and those I would first like to welcome all the dignitaries from Islamabad and Lahore to be present on this very special day on minorities in the Punjab Assembly and I am really grateful for attendants here. It gives encouragement to the minorities and to all of us with their presence. Thank you so much and we welcome you all. I would like to say that it's a great day today we had great men and women in minorities to be a part of Pakistan and you left examples we had people men and women in the Judiciary and we had in education, we had in social welfare and we have had that great lady who lived in Karachi and who served in leprosy when nobody would dare to go near to lepers because they afraid of that it was such a disease that if they caught it than its not curable. I remember all the hill stations whether they were in Pakistan or

even in India, there were lot of lepers who were sitting on the roadsides and with her work and with her extensive labor and commitment, today I see no lepers in Pakistan. I thank that as lepers have been cured, I hope and pray that one day we will have no polio cases in Pakistan either. We should work hard, strive together and we will Inshallah achieve very good results. I also want to say this that I studied in a missionary school and I have grown up with the minorities. My childhood and my making up of those tender years where you learn and sort of experience and taught with the missionaries. We had lovely teachers who taught us all the principles, way of life and with education they taught us how to live our lives. I am grateful to all my teachers, all my missionary schools in Pakistan. There has been a great contribution in education. Education is the key issue to all the problems that we are facing whether it is health, whether it is population or whatever. It is the education which is going to resolve these problems. I would also like to say that Minorities need full protection as you can see that our flag is incomplete until it has the white color which is very special for the minorities. In our religion also as it has been said earlier that protect the minorities, they are your equals and give the message that you go to your religious places, they go to their religious places and you should not upset anybody's rights. Over the years there have been incidents in Pakistan and I am sorry to say that those incidents

should not have taken place, if they were protected I don't think so it could have happened. They have happened here. They happened in our neighboring countries where minority's rights have been taken away and they have been harassed and faced very severe problems which I feel could have been protected. In future I feel that we should rectify our mistakes and secure their rights and places and should be given equal treatment because we are one nation and stand together under one flag. I really want to congratulate the Javelin throw player who has achieved a Gold medal and has earned a name but it is not just a Gold medal, it is a message to all youth of Pakistan that if you are determined, if you work hard you can achieve anything in the world. If we set our goals Pakistan is a beautiful country, it's a great nation and this has really boosted the morale of the younger generation because he came from a very humble background, from the underprivileged class and look what he has done.

Secondly, I would appeal to the world that what is happening in Gaza, I would say that peace should be brought there. The world needs peace, we have had enough turmoil and all the dignitaries sitting here in the hall today who are among us, I would request them that appeal should be put which is sort of an international appeal, not only for Gaza but for all the world which is in such a turmoil and we are heading towards more disasters. A stop should be put and peace should be brought and we all should live under

harmony. It is idealistic thinking but sometimes when you have these thinking and thoughts they can turn into reality. I hope and pray that all this can turn into reality and the world will see peace at last. So much bloodshed is happened which is really sad and we want a change for the betterment of the youth and the younger generation not only of Pakistan but there is a younger generation all over. We are growing and we want our children to be happy and have a peaceful life, not this turmoil and not this problem which we are facing today. Madam Chairman, I thank you for the time that you have given me and I would like to congratulate Arora Sahib, our Minister who has organized and the Pakistan government and madam Chief Minister for having organized this day specially for the minorities and we all here together and I congratulate you and everybody sitting in this hall specially the Minister. I think he is a young man, very energetic and he has done a lot and we hope that we have more fruitful results. Thank you ever so much.

محترمہ چیئرپرسن: Thank you very much، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

جناب آفتاب احمد خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Thank you, Chairperson. First of all I welcome the honorable dignitaries sitting in the Visitor Gallery. Although Punjabi is my mother tongue but for the sake that they can understand what I say I will try to express my views in English with your permission.

There is a saying "Hearts that beat to the tune of kindness can change the rhythm of the world." Today is the Minorities Day but I don't say it is the Minorities Day. It is a day of solidarity; it is a day of tolerance; it is a day of patience and Dalai Lama the spiritual leader has very rightly said, "what is the religion." He said, "kindness is the religion." So you don't have to go for that because I was born in a Muslim family so I am a Muslim. Somebody born in Christianity, he is a Christian and if somebody is born in the Sikh Community all the people who are sitting around here and in Pakistan, the maximum contribution has been from the minorities because they have had very hard time. The Churches were burnt. These were attacked. There were lot of problems but for the sake of Pakistan they stood with us. Now, it would have been very nice as the Leader of the Opposition has said, "Depriving somebody of his right is the biggest offence." You can't finish the poverty by giving gratifications, you have to have justice. When you will not implement the orders of the Supreme Court there has been chaos in the country because I wish we all sitting around here in the Opposition although I have been all the time sitting in this House since 1988, I have seen everything but where lies the tolerance is a main thing. If there is intolerance then what is happening-there are attacks; there is no religious harmony; and, we don't respect each other. We have to have respect for each other. Pakistan was not created just to have a

separate homeland. It was created although to have a separate homeland for the Muslims. I think the developing countries should also try to see us. We have the vision; we have the capability; we have the enthusiasm; and, we have the most expert people. One of the Pakistani Christian has risen Major General now. I have seen a Brigadier who was serving under my cousin, He is now a Brigadier. They have served in the Army, in the Air Force, in the Navy and everywhere. They have risen to the highest posts in the Army. As far as I am concerned, I started my education in a Convent School i.e. Sacred Hard Convent School in Lyallpur. They have the biggest role to play. In Lahore, you see, the Don Bosco, you see Cathedral, Saint Anthony's, Convent of Jesus and Mary. And, if you come to the other side of the Hospital – in Faisalabad (in Lyallpur) the first Maternity Hospital was built by the Christians. We have all respects for them. We must respect their religion and they have to respect our religion. And, within the certain laid down parameters, we have to accept each other's role in this country.

(اس مرحلے پر جناب اعظم نذیر تارڑ وفاقی وزیر قانون وانصاف / انسانی حقوق / پارلیمانی امور ایوان کی آفیسر گیلری میں تشریف لائے)

محترمہ چیئرپرسن: جی، رانا آفتاب احمد خان! آپ کو ایک منٹ کے لئے interrupt کروں گی۔ جناب اعظم نذیر تارڑ وفاقی وزیر قانون و انصاف / انسانی حقوق / پارلیمانی امور ایوان کی گیلری میں تشریف لائے ہیں ہم اُنہیں خوش آمدید کرتے ہیں اور آپ کا پنجاب اسمبلی میں تشریف لانے کا بہت شکریہ۔ جی، رانا آفتاب خان!

MR AFTAB AHMAD KHAN: I wish the honorable minister would abide by the rules of the Supreme Court also because any law which is contrary to the basic spirit of the Constitution which is laid down under the Preamble is void an ab initio. Just like, if you see this Constitution if I take you back to the Article "**2A**.The Objectives Resolution to form part of substantive provisions."-This Constitution provides a positive and a constructive role for the Christians, for all these people and for all of us. We respect all of you but the government should also try to respect the Opposition also. They should also try to tolerate the Opposition. You can't ask us to leave this country. We have served this country. When the Pakistan was created, half of my family was assassinated there. We came to Pakistan. My parents came and we again started from the beginning. We have love for the soil. My elder brother Rana Muhammad Iqbal Khan Sahib must have seen India and he is just 3-4 years old. We have served this nation in all spheres of life. We have the best doctors in the world, we have the best engineers. Where we lie? صرف ہم میں کمی ہے تو نیت کی کمی ہے legislation کرتے ہیں۔ If somebody prior to this government has made some wrong decisions, we should not be penalized for that. Why do you people put us on the corner and say this is not going to happen? You must have the tolerance to listen to it as this Mr Arora has said. I know when we there. When we used because this is "واہے گروجی کا خالصہ"، "واہی گروجی کی فتح" say to go to school, Sister Imelda, Sister James, Brother Canslam, Brother Congrat, they were all our teachers. They taught us everything and

because of the education they were giving us, I am standing here. I was not going to any this Aitchison an all that. These missionaries have played a very important role. Even today as the Leader of the Opposition this is a desire of every educated person who has some respect for humanity wants that their girls should study in Convent of Jesus and Mary. It would have been very fine. Let's say you have given seats to them, if our 108 seats would have been given, we would have got minority seats and it would have been much better. Heavens are not going to fall because we are 110 and another 35 would made 145. So what? One two wrongs does not make one right. So you have to go for a tolerance which is the most important thing. 'Tolerance', 'tolerance', 'tolerance' and 'patience'. Then giving somebody right. I don't believe that they should have a quota. Why? They are all good enough. They must be given priority. As you are sitting in the Assembly, I don't know whether on a Reserved seat or on a General seat but we have all respects for you. You are equally good member as others are. Why not, our members? So, it should not be good for you and bad for us. "Good Cop" "Bad Cop" is not going to run now. We would say that as I have very rightly pointed out we have 96% majority in Pakistan and 4% is the minority but I think majority minority is immaterial. It would have been very fine as the dignitaries who are sitting here we should have shown grace and most of the ministers have left this place, most of the members have left this place. We are sitting. They should have been sitting here. What are we telling to the

dignitaries now? Is this the way to run the House? We should sit here and they should know what we are talking. We are talking about legislation we are talking about the ethics. Which ethics? We are just coming here to show our faces to the Hon'ble Minister. When the Hon'ble Minister for Minorities was sitting here, there was hardly any member sitting around here. Is this is the respect you are giving to the minister. I have all regards for you Mr Arora, I have all regards for the minorities. We want that we should work together; we work for the harmony; we should work for the solidarity of Pakistan. We are true Pakistanis. We are not going to run away we are not going to London or any other place. We will stay here and work here. And, for any system, any society there is another proof, taking advantage of the Law Minister, don't put our names in the PNIL and the Blacklisted list. We are loyal to the soil. We are not going to beg for anything. We can't even now go for performing Umrah, our religious obligation, why? Because they are the masters of the ceremonies. If you see Article 9, and 10 (A) Both related to Right of fair trial. When 295-C is charged with, they don't even listen to and the person who has done nothing without evidence is thrown out. So the same case is running with our Party. We have been victimized, harassed and punished. Our houses have been robbed. And, what message we are giving to them? Is this the message that we are building Pakistan? No? You are just planting the seed of hatred جس کو پنجابی میں ہم کہتے ہیں نفرت کا بیج بو رہے ہیں We should accept each other. We have reached this place through a river of fire.

What message برداشت کریں۔We are we are facing such kinds of troubles. we are giving? We are true Pakistanis. We love Pakistan and we will die for Pakistan. We have lost our lives. My family has lost lives in the bomb blasts also. We are very true patriotic Pakistanis and in the end, I would say as we are sitting here for the minorities, this leader the nation-wide who has made us proud Pakistan, Imran Khan, he should be given a free trial. All bogus cases against him should be dropped. How can a person be shown at four places at the same time? One of the lady has been victimized. They have been harassed. One case has been registered at Mianwali and the other case has been registered at Quetta. She comes out and again arrested. Please for God sake, stop this. Enough is enough. We had enough of it and I would say now the sanity should prevail and the dignitaries should also take notice, the international forms should take notice what is going on in Pakistan. If they will take notice, they should tell to the governments that we are crying and begging for anything. We are seeking justice. If we get justice we will be thankful to it and if we don't get justice we will keep on fighting. We will fight in the House, we will fight outside the House and we will continue to it. Thank you very much.

محترمہ چیئرپرسن: جی، رانا آفتاب صاحب آپ کا بہت شکریہ۔ اب جناب احمد اقبال بات کریں گے۔

MR AHMAD IQBAL CHAUDHARY: Ms Chairperson! Thank you for giving me the floor. First of all I would like to congratulate the Minister for Minority Affairs and Human Rights my brother Mr Ramesh Singh Arora sab for organizing this historic and special

session of the Punjab assembly on 11th August 2024. Honorable chair 11th August is a very important day in the history of Pakistan. This is a day when the great Quaid made the historic speech that would define the controverts of the independent state of Pakistan and the founding vision of the Quaid was that Pakistan would be a state where every citizen would be treated equally. This was a country that was formed on the idea of protection of minorities. The Muslims of the sub-continent felt unsafe, felt discriminated. So protection of minorities is the fundamental idea behind which Pakistan movement was created and the country was found. Today, I represent the district of Narowal in this August House and district of Narowal in Pakistan is one of the leading examples of interfaith harmony. The Minister spoke before me, our district is the district where the first mass conversions of Christianity took place in 1880 when the press betarian mission, the church of Sialkot sent its missionaries and shahabdike is an iconic village. The first conversion took place in shahabdike in my district when dead embraced Christianity and broke the shackles of slavery. My own constituency Zafarwal is also an important city in the history of Christianity in this subcontinent and in this region where the holy books and hymns of Christianity were first translated into the Punjabi language by a resident of Zafarwal imamud din Shehbaz. Ladies and gentlemen, honorable chair today is a day where we show cohesion, today is a day where we show unity, today is a day

where we leave behind all our differences, political, religious, class based. It was very sad to hear the remarks of Rana Aftab from the opposition benches where he played politics on this issue of minorities where we were supposed to stand in solidarity with every citizen of Pakistan. It is said in our local language that when you point your finger towards someone, you must always be cognizant with that there are four fingers that are pointed towards you. So I would like to urge the opposition members to look towards their own attendance and may be bring their members back to the benches before they make any remarks towards the government side. Honorable Chairperson I would like to make two or three more comments. First of all I would like to thank the Leader of the House Madam Mariam Nawaz for visiting Gurdawara Baba Guru Nanank in Kartarpur sahib on the birth anniversary of Baba Guru Nanak. Narowal is also a place which is very important for the Sikh religion and that gave a very strong message of interfaith harmony. I would also like to show support to what members before me said that we should stop using this term of minorities because the term itself implies that certain citizens are more equal than others and may be the Minister could also ponder over it if we could change the name of the department from the minorities to may be inter religious harmony or interfaith harmony because it is time that we stop seeing certain citizens of Pakistan as majority and certain citizens of Pakistan as minority. If imam

masjid has one vote, if the faith leaders of Christianity have one vote, if every citizen regardless of their religion has one vote than why should we differentiate between minority and majority in this country? We are all equal citizens and lastly I would also acknowledge all the members of different faith communities, faith leaders, honorable dignitaries of foreign missions who are present here in this House, it is an honor for us to host you on this special session of the Punjab assembly. My friend and a former member of this House Miss Mary Gill is also in attendance in the galleries and my first speech on the floor of the House was an Adjournment Motion for the rights of sanitary workers in Punjab. Madam Chairperson Pakistani minorities and specially minorities in Punjab have a very difficult life. They are stuck in the cycle of poverty and I again disagree with Rana Aftab sab from the opposition members. There should be affirmative action for those citizens who have not gotten equal opportunities. I would urge the Minister to conduct an audit of all neighborhoods where our minority faith groups are in majority. When I was heading the local government in Narowal, we saw that where the Christian neighborhood would start you could see a mark difference of development between the other neighborhoods and those neighborhoods and I think it is time that we conduct an audit. We go down to these neighborhoods and at least bring them at par with their adjoining neighborhoods. In terms of the basic necessities and services of life, in terms of sanitation and over

whelming majority of Christians is employed as sanitary workers in Punjab. They are the ones who clean our streets; they are ones who put their life at risk without any safety gear, without any protection, without any medical insurance and our bureaucracy and our government officers are adamant on not giving them the same perks and privileges and same rights as other government officers who get pensions for spending their lifetime in the service of this country, same medical benefits as every public functionary gets. We somehow still have this mindset that we are going to deny them and we are going to induct them as contract employees. These anomalies should be fixed. People who keep our streets clean the state also has a responsibility towards giving them clean streets. You don't have to look far; you don't have to look far towards the rural areas of the province. There are neighborhoods in our very city of Lahore, the capital of this province that is without clean drinking water. They have been protesting not in this government under the previous government. They went to the Chief Minister, they went to the Deputy Commissioner and I would urge the Minister to kindly that we should make a special provision from the development funding that minorities are getting this year to lift those neighborhoods to provide them the basic services. We should also, as the members from the opposition said and I disagree with him and I think there should be affirmative action. We should give equal opportunities to the members. They went to the Chief Minister, and they went to the

Deputy Commissioner. I would urge the minister to kindly make a special provision from the development funding that minorities are getting this year to uplift those neighborhoods by providing them basic services. As the member from the opposition said, I disagree with him. I think there should be affirmative actions, and we should provide equal opportunities to members of other religious groups, whether in government employment or admissions in public sector universities. So, that we are able to lift them out of this cycle of poverty. Thank You.

MS CHAIRPERSON: Thank you very much Mr Ahmad Iqbal Sahib. Now, I would like to invite Ch Muhammad Ijaz Shafi Sahib.

چودھری محمد اعجاز شفیع: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ محترمہ چیئرپرسن! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔ آج 11۔اگست کا دن ہے یہ ایک تاریخی دن ہے جسے ہم اپنی اقلیتی برادری کے لئے مناتے ہیں۔ کیا ہی بہتر ہوتا کہ آج ہماری وزیر اعلیٰ صاحبہ یہاں تشریف لاتیں اور ان کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتیں لیکن میرے خیال میں اس موقع پر کوئی اچھی ٹک ٹاک نہیں بنی تھی thats why وہ آج ہاؤس میں نہیں آئیں، انہیں آنا چاہئے تھا کیونکہ مینارٹیز کا دن تھا۔ جیسے آج 11 اگست ہے، آگے 14 اگست آنے والا ہے وہ بھی ایک تاریخی دن ہے اس دن ہمارا پاکستان بنا۔ پوری مسلم امت کے لیڈر عمران خان کو 5۔اگست 2023 کو ناحق پکڑ کر جیلوں میں ڈالا گیا، اس پر ناجائز مقدمے ڈال کر ایک سال سے جیل میں رکھا ہوا ہے۔ میں پوری ذمہ داری سے کہتا ہوں کہ ان شاء اللہ پوری مسلم امت میں 5۔اگست کو ایک تاریخی دن گنا جائے گا کہ اس دن ایک لیڈر کو ناحق قید کیا گیا۔

محترمہ چیئرپرسن! آج کے اس دن پر ہم اپنی پارٹی اور اپنے قائد تحریک انصاف قیدی نمبر 804 کی طرف سے تمام مینارٹیز کو best wishes کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ مینارٹیز کا ملک کی ترقی اور خوشحالی میں اور خاص طور پر جب پاکستان بنا اس وقت ان کا بہت اہم role تھا، ان کے اس role اور

کیا کہ آج بھی acknowledgeکو ہمارے قائد حضرت قائد اعظم نے اس طرح contribution ہمارے قومی پرچم میں white color دے کر ان کو ایک پورا role دیا گیا ہے کہ پاکستان بننے کے وقت انہوں نے کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ اس کو مد نظر رکھتے ہوئے forever ان کا ایک role پاکستان میں رکھا گیا، جب تک یہ پاکستان رہے گا ان کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔ کیونکہ ان کے حقوق کے تحفظ کو نا صرف ہم اور ہمارا آئین ان کو acknowledge کرتا ہے بلکہ ہمارا اسلام ان کے حقوق کے تحفظ کا ضامن ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں کہا تھا کہ نہ عربی کو عجمی پر، نہ عجمی کو عربی پر، نہ کالے کو گورے پر، نہ گورے کو کالے پر برتری حاصل ہے کیونکہ سب equal ہیں۔ آج اگر کسی کو برتری حاصل ہے تو اس کے اچھے اقدام کی وجہ سے ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ رب العالمین ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رحمت العالمین ہیں مقصد یہ ہے کہ یہ سارے ہمارے equal ہیں، ان کے rights equal ہیں لیکن مینارٹی ہے۔ میں تو آج یہ سمجھتا ہوں کہ ہم جس دن کو منا رہے ہیں، جس دن کے لئے یہ سارا ہاؤس بیٹھا ہے لیکن آج اس پاکستان میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے آج مینارٹی کے لوگ ادھر بیٹھے ہیں اور میجارٹی جسے پوری پاکستانی عوام نے 8 ۔فروری کو acknowledge کیا ان کو دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا اور آج مجھے شرم آتی ہے کہ یہ مینارٹیز کے دوست بھی سوچتے ہوں گے کہ ہم فارم 47 کی پیداوار کے لوگوں کے سامنے آکر۔۔۔

محترمہ چیئرپرسن: چودھری صاحب! آپ اپنے پوائنٹ سے ہٹ نہیں سکتے چونکہ آج مینارٹی ڈے ہے لہٰذا اسی پر بات کریں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: محترمہ چیئرپرسن! میں مینارٹیز کی بات کر رہا ہوں۔

(معزز اراکین حزب اقتدار کی طرف سے آوازیں آپ point scoring کر رہے ہیں)

میں point scoring نہیں کر رہا ایہہ سارے فارم 47 بیٹھے جے ایہہ دیکھو تے سہی، ایہہ محترمہ وی فارم 47۔۔۔

(اس مرحلے پر جناب سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: Order in the House please, order in the House! اعجاز شفیع صاحب پلیز continue

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں کہہ رہا تھا کہ ہم آج مینارٹیز کا دن منا رہے ہیں لیکن آج پاکستان میں الٹی گنگا بہہ رہی ہے کہ جن کا حق ہے جن کی اکثریت ہے جن کے حقوق ہیں جن کو پاکستان کی 24 کروڑ عوام نے مینڈیٹ دیا ہے انہیں دیوار کے ساتھ لگا دیا گیا ہے اور [***] کو ادھر بٹھا دیا گیا ہے۔ ہمیں یہ سوچنا ہو گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: I expunge the word: جو غیر پارلیمانی الفاظ استعمال ہوئے ہیں انہیں expunge کیا جاتا ہے۔ احمد صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ اعجاز شفیع صاحب!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جی، جناب سپیکر!۔۔۔

MR SPEAKER: I would try to bring back the purpose of today's session and if you have any suggestions, serious content or any reasons to bring in to account, where we can improve the situation of minorities, where we can introduce good legislations, where we see that there are concerns which you can raise. There are serious issues, including issues of lynching, issues of burning the worship places, sectarian violence, and other issues which are actually bothering to every thinking mind. I would request this representative House to please contribute good suggestions through which a message could be delivered from this House unanimously. We must stand united on certain points. Today's agenda is before you, and that agenda is situations of minorities affairs and what good we can do to it. If there are bad things on it, yes, members from the Opposition have to point out those things and Minister for Minorities will respond accordingly.

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

This is a very significant issue, and as far as political positions are concerned, we have ampled time to discuss them. Whatever means of protest you want, I normally allow that in suppression of the government position. I allow the opposition to speak their heart out. But today, this is my call, and this agenda is very close to my heart. So please, bring forward those suggestions that can help the situation.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! Very right آپ ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن میں نے عرض کیا تھا کہ جو کم لوگ ہوں انہیں مینارٹی کہتے ہیں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میری صرف اتنی درخواست ہے کہ آج ذرا تھوڑی سی تفاوت کم کر دیں۔ذرا بات کو اس پیرائے میں لے آئیں۔

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

MR SPEAKER: Mr Ahmad! You are an advocate for minority rights to the best of your ability. So I would say that if somebody has said something lets tolerate it. Tolerance is the first subject today please.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! میں suggestions بھی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! Please carry on.

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پنجاب میں جتنے سینٹری ورکرز ہیں ان میں زیادہ تر کرسچینز ہیں انہیں ڈیلی ویجز پر رکھا جاتا ہے۔ میری تجویز ہے کہ انہیں permanent کیا جائے، انہیں پنشن بھی دی جائے۔

جناب سپیکر: میں آپ کو پھر interrupt کر رہا ہوں As Speaker I have courage to say that بد قسمتی سے آپ کے سینٹری ورکر کا کام آج بھی نسل در نسل چند لوگ کر رہے ہیں۔ کیا آپ کا ضمیر نہیں جاگتا کہ یہ بھی اس ہاؤس میں بیٹھیں؟ پلیز! اس پر بات کریں give me something to say that collectively the consensus of the House speaks for that problem. وہ کسی مذہب کی بنیاد پر نہیں ہیں it is not just somebody being Muslim, Christian , Hindu and Sikh. It is the worst type of cast order prevailing in this country. Can you help it speak for it?

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! obviously آپ کی بات ٹھیک ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ minorities کا یہ بھی ایک issue ہے کہ ان کے ملازمین کو regularize کیا جائے، ان کی کچی آبادیوں کو مالکانہ حقوق دیئے جائیں اور دوسرے issues جن کو unattended چھوڑا گیا ہے ان کو solve کیا جائے۔ آج میں minorities کے ساتھ اظہار یکجہتی کے حوالے سے ہی بات کروں گا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے particularly اقلیتوں کے حقوق کے لئے اور ان کو مذہبی آزادی دینے کا کہا تھا تو ہم نے بھی اقلیتوں کے حقوق کی اسی طرح پاسداری کرنی ہے کہ جس طرح ہمارے قائد نے کہا تھا اور جس طرح ہمارا آئین انھیں تحفظ دیتا ہے۔ ہمارا مذہب اسلام بھی ہمیں اسی بات کا درس دیتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اقلیتوں کو اپنے شانہ بشانہ چلائیں گے تو پھر ملک پاکستان کو بہتری کی طرف گامزن کر سکیں گے۔ ہم اقلیتی برادری کے تمام اراکین کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے آج کے دن کے حوالے سے مبارکباد دیتے ہیں اور ان کے ساتھ اظہار یکجہتی بھی کرتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: اعجاز شفیع صاحب! آپ نے اقلیتوں کے تحفظ کے لئے جو الفاظ کہے ہیں اس کے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔ I am grateful that you have brought the debate back to the right context. Sami Ullah Khan Sahib! کیا آپ نے بات کر لی ہے؟ Your chit is here with me. Please don't cross those lines. Let's be on the minority's issues.

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں کبھی بھی line cross نہیں کروں گا۔ میں بڑی مختصر بات کروں گا اور minority and majority کے concept کو واضح کرنے کی کوشش کروں گا۔ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی اس زمین کے اُوپر یعنی اس دنیا میں تقریباً ایک بلین لوگ رہتے ہیں۔ ان میں سے 2۔ارب اور 16 کروڑ یعنی 2.5 بلین لوگ مختلف ملکوں میں minorities میں ہیں۔ دنیا کے تقریباً 200 ممالک میں 27 فیصد لوگ اقلیت میں ہیں اور 73 فیصد لوگ majority کو enjoy کرتے ہیں۔ ہر ملک میں minorities کے لئے مختلف حالات ہو سکتے ہیں، کسی ملک میں اچھے حالات ہو سکتے ہیں اور کہیں ان کے لئے بُرے حالات بھی ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی اس زمین پر 2۔ارب سے زیادہ لوگ مختلف ممالک میں اقلیت میں رہتے ہیں۔ میں پاکستان میں رہتا ہوں اور میرے ملک پاکستان کے علاوہ دنیا کے اس گلوب میں تقریباً دو سو سے زیادہ ممالک ہیں۔ ان میں پچاس کے قریب مسلم ممالک ہیں اور ڈیڑھ سو ممالک ایسے ہیں کہ جہاں مسلمان majority میں نہیں ہیں بلکہ وہاں ہم minority میں ہیں۔ میں پھر دُہرا رہا ہوں کہ دنیا کے ڈیڑھ سو ملک ایسے ہیں کہ جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ ان ممالک میں انڈیا، یورپ، امریکہ اور دوسرے بہت سے ممالک شامل ہیں کہ جہاں پر مسلمان اقلیت میں ہیں۔ میں پاکستان میں majority enjoy کرتا ہوں لیکن جب میں روزگار کے لئے دنیا کے کسی ملک یا USA میں جا کر وہاں کی شہریت لیتا ہوں تو میں minority میں convert ہو جاتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں ہاتھ باندھ کر پورے پاکستان کے لوگوں سے گزارش کرتا ہوں کہ انگلینڈ میں بطور مسلمان minority میں ہوتے ہوئے میں اپنے لئے جو تحفظ، مذہبی آزادی اور دوسرے حقوق چاہتا ہوں وہی اس ملک پاکستان میں بسنے والے minorities کے لوگوں کو دے دیجئے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بہت اہم چیز ہے کہ ہمارا آئین minorities کے بارے میں کیا کہتا ہے؟ آج ہم 11۔اگست کو minorities کے حوالے سے National Minorities Day منا رہے ہیں۔ یہ 11۔اگست ہی کیوں ہے، یہ کوئی اور تاریخ کیوں نہیں ہے؟ دراصل قائداعظم محمد علی جناح نے 11۔اگست 1947 کو ایک تقریر کی تھی۔ اس تقریر کی مناسبت سے ہم 11۔اگست کو اقلیتوں کا National Minorities Day منا رہے ہیں۔ آپ نے اجلاس کے

شروع میں اس تقریر کا reference دیا ہے۔ دنیا کے کسی بھی ملک میں اقلیت بن کر ہم اپنے لئے جو حقوق مانگتے ہیں بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے 11۔اگست 1947 کو اپنی تقریر میں وہ حقوق بیان کر دیئے تھے۔ بدقسمتی سے پاکستانی ریاست کو قائداعظم محمد علی جناح کی اس تقریر تک پہنچتے ہوئے تقریباً 55 سال لگ گئے اور 2009 میں پاکستان پیپلز پارٹی کے دور حکومت میں جب سید یوسف رضا گیلانی وزیراعظم تھے تو انہوں نے پاکستان کے اندر 11۔اگست کے اس دن کو minorities کے حوالے سے ایک National Minorities Day میں تبدیل کیا۔ ہم چیزوں کو دو طرح سے دیکھتے ہیں۔ ہم کسی چیز کے بارے میں کہتے ہیں کہ یہ بہت اچھی ہے، اس میں کوئی خرابی نہیں جبکہ اس کا دوسرا رُخ یہ ہوتا ہے کہ اس میں خرابیاں ہی خرابیاں ہیں اور اس میں کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ ہماری ریاست پاکستان میں اقلیتوں کے حوالے سے دونوں چیزیں ہیں۔ ہم نے اقلیتوں کے حوالے سے بہت اچھی اچھی باتیں کی ہیں۔ ہم نے اقلیتوں کے حوالے سے بہت اچھی قانون سازی کی ہے۔ ہم اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی بحالی اور ان کی تزئین و آرائش کو اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اگر ریاست کو پتا چلتا ہے کہ اقلیتوں کی کوئی عبادت گاہ کسی بھی وجہ سے، کسی سانحہ کے نتیجے میں یا ایک لمبے عرصے کے بعد شکستہ ہو چکی ہوتی ہے تو ہماری ریاست اس کو ٹھیک کرنے کا بیڑا اُٹھاتی ہے۔

جناب سپیکر! اقلیتوں کے لئے ملازمتوں میں پانچ فیصد کوٹا مختص ہے۔ میں وہ چیزیں بتا رہا ہوں جو پاکستان میں اقلیتوں کے لئے بہت اچھی ہیں۔ ہمارے جمہوری اداروں یعنی اسمبلیوں کے اندر minorities کی نمائندگی موجود ہے۔ حکومت کوئی بھی بنے اس میں minorities کو وزارتوں میں حصہ دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سی چیزیں بیان کی جا سکتی ہیں جو تصویر کا اچھا رُخ ہے لیکن مجھے یہاں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ پاکستان کے اندر آج بھی اقلیتوں کے لئے کچھ سنجیدہ مسائل ہیں اور یہاں کچھ نامناسب واقعات ہو جاتے ہیں۔ ہماری اچھی تصویر کے ساتھ یہ جو عدم برداشت کی تصویر ہے یہ ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر! مجھے یہاں یہ بھی کہنا ہے کہ سچ اور جھوٹ میں تفریق کرنا ایک بڑا ظلم ہو گیا ہے کیونکہ میں بول رہا ہوں، میں سچ کہہ رہا ہوں، حقائق کے مطابق بات کر رہا ہوں یا جھوٹ بول رہا ہوں آج کے دور میں اس کو سمجھنا بہت مشکل ہو گیا ہے اس کی مختلف وجوہات ہیں لیکن ظلم

یہ ہے کہ پاکستان کے اندر جو لوگ متشدد رویہ رکھتے ہیں وہ بظاہر امن کی بات کرتے ہیں۔ پاکستان میں جو شخص ہمارے ذہنوں میں نفرت پھیلاتا ہے وہ محبت کی بات کرتا ہے۔ پاکستان میں جو فتنہ پھیلاتا ہے وہ ہمیں برداشت اور صبر کا درس دیتا ہے۔ یہ پہچاننا بڑا مشکل ہوتا جارہا ہے کہ حقیقت میں اس ملک کے اندر برداشت کا جو کلچر ہے، ایک دوسرے کے دلائل سُننے کا جو کلچر ہے وہ مذہبی حوالے سے بھی ہو سکتا ہے اور وہ سیاسی حوالے سے بھی ہو سکتا ہے۔ ہم عام لوگوں کو سمجھنے میں بڑی دقت ہے کہ سچ کون کہہ رہا ہے، کون اس ملک کے اندر برداشت کے dialogue کا space کم سے کم کرتا جارہا ہے اور کون سی آوازیں ہیں جو practically ثابت کرتی ہیں کہ برداشت کے کلچر کو آگے بڑھنا چاہئے، دلیل کے کلچر کو آگے بڑھنا چاہئے وہ مذہبی حوالے سے ہو یا سیاسی حوالے سے ہو اور میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ پوری ریاست نے مل کر جس میں ہمارے سکیورٹی ادارے، ہماری تمام سیاسی جماعتیں، ہمارے تمام مذہبی عقائد کے لوگ، ہمارے تمام فرقے، ہمارے پاکستان میں بسنے والے تمام مذاہب نے مل کر 2016 میں پیغامِ پاکستان کے نام سے ایک document تیار کیا لیکن یہ پاکستان کی بدقسمتی ہے 2016 میں یہ document تیار ہوا جس کے اوپر 100 سے زیادہ سکالرز کے دستخط ہیں اُس کو state of Pakistan نے own کیا لیکن اُس پیغامِ پاکستان کے document کو آج 8 سال ہو گئے ہیں وہ document ایک کتاب کی شکل میں شائع ہوا، اُس کی booklet بنی لیکن وہ document صرف کاغذوں میں رہا۔ آج اس دن کی وساطت سے میری ایک ہی گزارش ہے۔۔۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری آخری بات یہی تھی کہ اُس document کے اوپر اگر کوئی مٹی جم گئی ہے اُس مٹی کو جھاڑ کے اُس document کو نکالیں کیونکہ ہمارے ملک کے اندر جو فرقہ وارانہ تلخی موجود ہے اُس کا حل بھی اسی document میں ہے، اسی document کے اندر بین المذاہب ہم آہنگی کا حل بھی ہے اور میرا تو یہ مطالبہ ہے کہ اُس document کو ہمارے تعلیمی نصاب کا حصہ ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے میں پنجاب اسمبلی میں 11۔اگست کا اجلاس پہلی بار دیکھ رہا ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ کسی اور دَور میں بھی پنجاب اسمبلی میں 11۔اگست کا اجلاس ہوا ہو لیکن جہاں تک تاریخ کے حوالے سے جو میرا knowledge ہے پنجاب اسمبلی کا 11۔اگست کا یہ پہلا اجلاس ہے اُس کے لئے میں آپ کو اور خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب، محترمہ مریم نواز شریف کو مبارکباد دیتا ہوں لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں قائد حزب اختلاف ملک احمد خان بھچر، وزیر اقلیتی امور جناب رمیش سنگھ اروڑا اور اس تمام ہاؤس کو مبارکباد دیتا ہوں۔ ٹھیک ہے یہاں پر کچھ لوگوں نے کئی اور طریقوں سے باتیں کی ہیں جس پر آپ نے مجھے کہا کہ سمیع اللہ خان صاحب آپ نے اس موضوع سے باہر نہیں نکلنا لیکن یہاں پر اگر اُس سے تلخ باتیں بھی ہو جاتیں خدا کی قسم میں نے اُس لائن سے باہر نہیں نکلنا تھا چونکہ اس حوالے سے میری commitment ہے اُس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے پاس بہت سارا وقت ہے اس کے بعد جتنے بھی اجلاس ہونے ہیں ہم نے اُن میں یہی باتیں کرنی ہیں جو باتیں روایتی طور پر کرتے ہیں لیکن آج کے دن مجھے کوئی بات اگر بُری لگی بلکہ مجھے بہت سی باتیں بُری لگیں لیکن میں نے کیا کیا؟ میں آپ کے پاس گیا، میں نے یہاں پر آج کوئی اُس طرح کی بات نہیں کرنی کیونکہ یہ ایک national issue ہے اس پر دونوں اطراف کی آواز ایک ہونی چاہئے۔ ہمیں اپنا اپنا سیاسی نقطہ بیان کرنے کے لئے ہمارے پاس 365 دن میں کم از کم 100 دن ہوتے ہیں جس میں اسمبلی کا یہ اجلاس چلتا ہے۔ میں نے سوچا تھا اگر آپ اس وقت Chair پر نہ ہوتے تو میں نے یہ بات کرنی تھی کہ جس طرح سے آپ نے lead لیتے ہوئے پچھلے اجلاس کی تلخیوں کو کم کیا اور مجھے آج یہ لگتا ہے کہ یہ مزاج بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے ان گیارہ ممبران کی membership restore کی اور ان کو دوبارہ اس ہاؤس میں آنے کا موقع دیا۔ یہ آپ کے مزاج کے مطابق ہے لیکن مجھے یہ بھی لگتا ہے کہ آج شاید آپ کے ذہن میں کہیں یہ بھی تھا کہ 11۔اگست کا جو دن ہے اس دن اس ہاؤس کا کوئی ممبر معطل نہیں ہونا چاہئے۔ ہمیں یکجہتی کا پیغام دینا چاہئے۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں، حکومت پاکستان اور وزیر اعظم کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آج وزیر اعظم پاکستان نے ایک تقریب میں بلا امتیاز سیاسی وابستگی ایک تقریب میں اقلیتوں کے لئے اپنے اس عزم کا بھرپور اظہار کیا ہے جو پاکستان کے کسی بھی وزیر اعظم کو کرنا چاہئے۔ میں نے یہاں باقی وزراء اعظم کا بھی نام لیا ہے ہر وزیر اعظم اقلیتوں کے لئے وہی سوچ رکھتا ہے جس سوچ کا جناب شہباز شریف نے

آج اظہار کیا ہے اور جس کا اظہار مریم نواز شریف صاحبہ نے کیا ہے۔ یہ پاکستان کے سیاسی راہنماؤں کے لئے بلکہ سب کے لئے یہ clapping کا دن ہے کہ وہ اپنے دل سے اس ملک کی اقلیتوں کے لئے ایک برابری کا احساس رکھتے ہیں۔ یہ کوئی احسان نہیں ہے چونکہ میرے قائد بانی پاکستان محمد علی جناحؒ کا وژن ہے جس کے مطابق آج ہم یہاں کھڑے ہو کر ایک نئے جذبے اور عزم کا اظہار کر رہے ہیں۔ اس پاکستان کے جھنڈے میں سفید رنگ ہے، یہ سفید رنگ اقلیتوں کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا سفید رنگ ہے۔ ہم جس طرح سبز رنگ کی عزت کرتے ہیں اسی طرح سفید رنگ کی بھی عزت کرتے ہیں اور دونوں رنگ مل کر پاکستان بنتا ہے۔ آپ کا بہت شکریہ۔ آپ کی بہت مہربانی۔

جناب سپیکر: سمیع اللہ صاحب! بہت شکریہ۔ میری اب درخواست ہوگی کیونکہ میری گھڑی پر بھی نظر ہے۔ ممبران کوشش کریں کہ اپنی بات پانچ منٹ کر لیں۔ میں پہلے وقاص مان صاحب کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اپنی بات کریں۔ اس کے بعد قاضی صاحب بات کریں گے۔ جی، وقاص مان صاحب!

جناب وقاص محمود مان: بسم اللہ الرحمٰن الرحم۔ ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہاں پر بہت ساری تقاریر ہوئیں ہیں آج اقلیتوں کا دن منایا جا رہا ہے اکثریت اور اقلیت کی باتیں ہوئیں مجھے تو honestly سمجھ نہیں آتا کہ اکثریت اور اقلیت میں کیا فرق ہے۔ ہمارا بحیثیت مسلمان ایمان ہے قرآن میں لکھا ہے کہ انسان اشرف المخلوقات ہے وہاں یہ نہیں لکھا کہ مسلمان اشرف المخلوقات ہے۔ اگر ریاست سب کے لئے ایک جیسی ہے جیسا کہ ہمارے آئین میں بھی لکھا ہے تو پھر ریاست ایک عیسائی کے لئے بھی ویسی ہی ہے جیسے ایک مسلمان کے لئے ہے وہ ایک سکھ کے لئے بھی ویسی ہی ہے۔ ہم سب principally یہ باتیں کرتے ہیں۔ ہم تقاریر کرتے ہیں ہمارے سیاسی لیڈر بھی تقاریر کرتے ہیں اور ہمارے علماء بھی ہر جمعہ کے دن وعظ کرتے ہیں ہر چوک چوراہے پر اچھی اچھی باتیں کرتے ہیں۔ ہماری پوری قوم جہاں چار بندے بیٹھ جائیں وہاں پر میرٹ کی اور ایمانداری کی باتیں کرتے ہیں۔ ہم نے بے شمار قانون بنائے ہیں لیکن problem یہ ہے کہ ان قوانین پر عمل نہیں ہوتا actions speak louder than words ہمیں اس چیز کا اعادہ کرنا چاہئے کہ ہم جو بولتے ہیں اس پر عمل بھی کریں۔ یہ بڑا عجیب لگتا ہے چاہے ادھر کی گورنمنٹ ہو یا

اُدھر کی گورنمنٹ ہو جب گورنمنٹ کے لوگ یا گورنمنٹ یہ کہتی ہے کہ ایسا ہونا چاہئے تو پھر اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ تو باقی لوگوں نے کہنا ہے کہ ایسا ہونا چاہئے گورنمنٹ نے تو کرنا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ہماری جو اقلیتیں ہیں اس میں پنجاب میں mainly Christians ہیں میں گواہ ہوں کہ میرے حلقہ میں بھی اور ہر شہر میں بھی بہت سارے لوگ slums میں رہتے ہیں۔ ان کی زندگی بڑی اجیرن ہے اور بہت سا بھید بھاؤ کیا جاتا ہے لیکن ضرورت اس چیز کی ہے کہ Rule of Law prevail کرے۔ میرے خیال میں ہمارے معاشرے میں اخلاقیات کا جنازہ بہت حد تک نکل چکا اور اگر ہم نے اب کسی چیز کو fix کرنا ہے جیسے آپ کہہ رہے تھے کہ یہاں پر تجاویز آنی چاہئیں صرف باتیں نہیں اگر fix کرنا ہے تو پھر صرف Rule of Law چاہئے۔ اس کے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ میں زیادہ لمبی بات نہیں کروں گا کیونکہ باقی سب دوست بات کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آپ اجازت دیں کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے تو میں اسی پانچ منٹ میں اپنی قرارداد بھی پڑھ لوں۔

جناب سپیکر: جی، یہ صرف پڑھ لیں۔ اس وقت اسے قرارداد کے طور پر نہیں لیں گے۔ آپ بعد میں اس کو formally بھی پیش کر دیں۔

عوام کو مہنگی بجلی کی فراہمی کی بابت وفاقی حکومت سے آئی پی پیز سے معاہدوں پر آڈٹ کروانے کا مطالبہ

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان صوبہ بھر سمیت پاکستان بھر کی 25 کروڑ عوام جو اس پورے ملک کی آبادی ہے مہنگی بجلی فراہم کرنے کی بابت وفاقی حکومت سے ڈیمانڈ کرتا ہے کہ آئی پی پیز کے ساتھ جو معاہدہ جات بجلی فراہمی کی بابت کئے گئے ہیں ان کو پبلک کیا جائے اور ان آئی پی پیز کے معاہدوں کی نیز جو ادائیگیاں کی گئی ہیں ان کی payment کا کسی اچھی اور با اعتماد آڈٹ فرم سے آڈٹ کروایا جائے تاکہ تحقیقات ہو سکیں کہ جن شرائط پر ان کو ادائیگیاں کی گئی ہیں ان معاہدوں کی رُو کے مطابق پورا بھی اترتی ہیں یا نہیں اور جو معاہدہ جات ان آئی پی پیز کمپنیز کے ساتھ کئے گئے ہیں وہ عالمی معیار کے مطابق ہیں یا نہیں ہیں نیز جن آئی پی پیز

کمپنیوں کے مالکان پاکستان کے citizen ہیں یا وہ پاکستانی کمپنیاں ہیں ان کو ڈالرز میں payment کی جارہی ہے۔ اس کی وجہ بھی بتائی جائے۔

جناب سپیکر: آپ یہ قرارداد مجھے بھجوادیں۔ ہم اس کو formally دیکھ لیں گے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں پہلے ہی آپ کو یہ قرارداد دے چکا ہوں۔ آپ کی میز پر ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ لوں گا میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ میری دانست میں اس وقت پاکستان میں مہنگی بجلی سے بڑا کوئی پرابلم نہیں ہے۔ 25 کروڑ عوام مہنگائی کی اس آگ میں سلگ رہی ہیں ہم دو ہزار ارب روپیہ capacity payment کی مد میں دے رہے ہیں جو پنجاب کے کل بجٹ کا 36 فیصد ہے۔ یہ ان آئی پی پیز کو دے رہے ہیں جو ہم سنتے ہیں جو کبھی لگے ہی نہیں یا جو صرف scrap کی صورت میں پڑے ہوئے ہیں اور انہوں نے کبھی ایک یونٹ بھی نہیں بنایا اور ان کو یہ غریب عوام کی خون پسینے کی کمائی سے پیسے دے رہی ہے۔ ہم جب سنتے ہیں کہ وزیراعظم کا بیٹا ایک مہینے میں 30 کروڑ روپیہ آئی پی پیز کی مد میں capacity payment لیتا ہے تو ہمیں بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ میں یہ کوئی point scoring نہیں کر رہا۔۔۔

وزیر خزانہ و پارلیمانی امور (جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ غلط بات کر رہے ہیں۔ وہ capacity payment نہیں لیتے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! اگر وہ نہیں لیتے تو ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: یہ factually incorrect ہے۔ میں ایک بات کرتا ہوں کیونکہ آپ کی یہ بات کرنے کی بڑی شدید خواہش تھی۔ میں نے آپ کے بار بار اصرار پر آپ کو موقع دیا۔ آپ خود تشریف لے کر میرے پاس آئے میں نے کہا بات کر لیں آپ نے وہ پڑھ دی تو کافی تھا۔ یہ میرا subject ہے۔ I am actually an advocate at every stage کہ IPPs کے یہ contracts in any case ان کے اوپر they have to be rethought تو آپ جو بات کر رہے ہیں میں آپ کے ساتھ اس بات پر متفق ہوں اور میرا خیال ہے کہ آپ اقلیتوں پر واپس آجائیں۔ ہم اس پر کسی دن

debate رکھ لیں گے۔ آپ نے جو factually وزیراعظم کے بیٹے کے حوالے سے بات کی ہے تو وہ incorrect ہے۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا کہ ہم یہ سن رہے ہیں ٹی وی پر مختلف لوگ مختلف باتیں کر رہے ہیں اسی لئے actual public documents ہیں جو contracts ہیں وہ منظر عام پر آجائیں اور گورنمنٹ بتادے کہ یہ معاہدے اس طرح سے ہیں۔ ہم کیوں اپنی پاکستانی کمپنیوں کو ڈالرز میں payment کرتے ہیں۔ ہماری جو تشویش ہے وہ اس طرح ختم ہو جائے گی۔ ہم تو صرف یہ کہہ رہے ہیں۔۔۔

بحث (۔۔۔جاری)

اقلیتوں کے حقوق پر عام بحث (۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: مان صاحب! آپ اپنے topic پر واپس آجائیں۔

جناب وقاص محمود مان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، قاضی احمد سعید!

قاضی احمد سعید: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ اصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے Minorities کے خصوصی سیشن پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں خصوصاً آج کے اس سیشن پر آپ کو اور چیف منسٹر پنجاب محترمہ مریم نواز کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے minorities کے حوالے سے ایک خصوصی سیشن منعقد کرایا۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ 11۔اگست کا جو دن ہے minorities کا، جیسے سمیع اللہ خان صاحب کہہ رہے تھے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے اس وقت سید یوسف رضا گیلانی وزیراعظم تھے، تو اُس خصوصی دن کا انعقاد کیا گیا۔

جناب سپیکر! جہاں تک پاکستان میں minorities کا تعلق ہے تو یہ حقیقت ہے کہ قیام پاکستان 14۔اگست 1947 کے دن سے لے کر آج تک minorities کا مکمل خیال رکھا گیا ہے۔ جب 14۔اگست 1947 کو پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا تو اس دن سے آپ دیکھیں کہ جتنی بھی اقلیتیں یہاں سے گئی ہیں کسی کو کوئی تکلیف نہیں ہوئی، احترام کے ساتھ یہاں سے لوگ انڈیا کی طرف shift ہوئے لیکن وہاں انڈیا میں اس دن جو مسلمانوں کے ساتھ ہوا اور مسلمانوں کی قتل و غارت کی گئی، اس دن سے لے کر آج دیکھ لیں کہ انڈیا میں کروڑوں کی تعداد میں مسلمان ہیں جو اقلیت میں ہیں لیکن انہیں کوئی آزادی نہیں ہے، نہ وہ آزادی سے نماز پڑھ سکتے ہیں، نہ اپنے جانور ذبح کر سکتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انہیں کوئی ایسی سہولت نہیں ہے لیکن پاکستان اسلامی دنیا کا واحد ملک ہے کہ جہاں ایک یونین کونسل کے الیکشن سے لے کر قومی اسمبلی تک اقلیتوں کو مکمل حصہ دیا گیا ہے۔ ان کی خواتین ہوں یا مرد ہوں تو آپ دیکھ لیں کہ رمیش سنگھ اروڑا صاحب کو پنجاب اسمبلی میں وزیر بنایا گیا ہے تو انہیں مکمل حقوق دیئے گئے ہیں۔ ہمارا دین بھی، ہمارا آئین بھی، ہمارے محسن انسانیت دنیا کے قائد اور میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد ﷺ نے ہمیں جو درس دیا ہے وہ یہی ہے کہ اقلیتوں کے ساتھ اخوت، پیار، محبت کے ساتھ پیش آئیں اور ان کی درسگاہوں کا ہم خیال کریں۔ اس زمانے میں جب بھی جنگ میں کوئی خاتون وغیرہ قید ہو کر آتی تھیں تو میرے آقا ﷺ ان کے سروں پر چادریں ڈالا کرتے تھے۔

جناب سپیکر! جہاں تک اقلیتوں کا تعلق ہے تو یہ سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں، ان کی عبادت گاہیں، چرچ، مندر اور گردواروں کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے لیکن اسلام کے خلاف کسی سازش کی ہم میں نہ برداشت ہے اور نہ ہم کسی ایسی سازش کو قبول کریں گے۔ میں دو چار باتیں اقلیتوں کے حوالے سے کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ تمام اقلیتیں سوائے قادیانیوں کے school of thought ہیں، ان کے چرچ، ان کے مندر، ان کے گردواروں کی حفاظت پاکستان کی عوام اور حکومت کی ذمہ داری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ بھٹو دور میں شہید ذوالفقار علی بھٹو نے قادیانیوں کی مہم پر بڑی کاری ضرب لگائی لیکن اس مہم کو آج دوبارہ زندہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ میری یہ کوئی ذاتی رائے نہیں ہے بلکہ پوری مسلمان قوم اپنے آقا ﷺ کی عزت و احترام پر مر مٹنے والی ہے اور یہ ان سب کا معاملہ ہے۔ کچھ دن پہلے فیصلہ آیا، میرے لئے تمام جسٹس صاحبان قابل احترام

ہیں کہ قادیانیوں کو چار دیواری میں اپنی اشاعت کرنے کی اجازت دی تو میں سمجھتا ہوں کہ کیا یہی اجازت دی گئی کہ وہ "اپنے نبی کی نبوت کے چرچے کریں"۔

جناب سپیکر! اس فیصلے پر پوری اسلامی دنیا دُکھی ہے۔ دیکھیں، میرے آقا ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں 30 جھوٹے دجال کھڑے ہوں گے ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں آخری نبی ہوں اور میرے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے۔ ہمارا دل دُکھی ہے اور پوری اسلامی دنیا کے دل دُکھی ہیں۔ اس فیصلے کو واپس لیں، سپریم کورٹ میں اکثر فیصلے واپس ہوتے رہے ہیں کیونکہ اس فیصلے کو پوری اسلامی دنیا مسترد کر چکی ہے اور پاکستان کی پوری قوم مسترد کر چکی ہے۔ آپ نے دیکھا کہ ذوالفقار علی بھٹو شہید کو سپریم کورٹ نے 42 سال پہلے سزائے موت سنادی اور چار مہینے پہلے اسی سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا کہ یہ تو عدالتی قتل تھا اور فیصلے کو reverse کر دیا تو میں سمجھتا ہوں کہ سپریم کورٹ اس فیصلے کو واپس لے کیونکہ قادیانی اسلام کے لبادے میں مسلمانوں کے عقائد اور نظریات کی تحریف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو کسی صورت ہمیں قابل قبول نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اقلیتوں کے حوالے سے آخر میں اتنی گزارش کروں گا کہ یہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے سر کا تاج ہیں۔ آپ نے سینٹری ورکرز کے حوالے سے بڑی اچھی بات کی کہ یہ ذمہ داری تو ہماری ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں minorities کا کوئی issue نہیں ہے کہ کون کام کرتا ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بھی ان کا احسان سمجھ لیں اور ان کی مہربانی سمجھ لیں کہ وہ ہماری کتنی خدمت کر رہے ہیں۔ یہ بات اپوزیشن کی طرف سے آئی تو ان کے مکمل حقوق ہیں۔ آپ ملازمتوں کا کوٹا دیکھ لیں، چاہے کوئی بھی ہو تو ہمارے ملک میں انہیں بڑی عزت واحترام سے دیکھا جاتا ہے لیکن جب دنیا میں برما، کشمیر، فلسطین یا انڈیا میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوتی ہے اور مسلمانوں کے حقوق پامال کئے جاتے ہیں چونکہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہیں تو ہمارا دل دکھتا ہے اور ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: قاضی صاحب بہت شکریہ۔ سردار شہاب الدین خان ---تشریف نہیں رکھتے۔ جناب احمد مجتبیٰ!

جناب احمد مجتبیٰ چودھری: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ایاک نعبد وایاک نستعین۔ اے اللہ تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

جناب سپیکر! آج سے 77 سال پہلے قائداعظم محمد علی جناحؒ نے جب اپنی speech کی جس کے اندر انہوں نے ریاست پاکستان کا ایک وژن دیا اور ایک آئیڈیا دیا تو اس کے اندر ان کی اہم باتوں میں سے جو اقلیتوں کا کردار جو اس سوسائٹی میں اس nation state میں وہ بیان کیا۔ آپ نے اپنی شروع کی تقریر کے اندر بھی ان کے الفاظ انگریزی میں پڑھ کر سنائے تو میں چاہوں گا کہ میں ان الفاظ کا اردو میں ترجمہ کرکے بیان کرسکوں۔

"محمد علی جناحؒ صاحب نے اسی دن آج سے 77 سال پہلے یہ فرمایا کہ تم آزاد ہو، تم آزاد ہو اپنے مندروں میں جانے کے لئے، تم آزاد ہو اپنی مساجد میں جانے کے لئے، تم آزاد ہو اپنی مقدس عبادت گاہوں میں جانے کے لئے عبادت کے لئے اس ریاست پاکستان میں۔ تو چاہے کسی بھی مذہب، دھرم یا برادری سے تعلق رکھتے ہو تو ریاست پاکستان میں تمہارے لئے اجازت ہو گی اور ریاست پاکستان کے بزنس سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہو گا"۔

جناب سپیکر! یہ جو tenants ہیں basic fundamental tenants ہیں ہماری ریاست کے اور ہماری nation state کے اور ان tenants کے اندر جو سب سے اہم چیز ہے جس پر محمد علی جناحؒ صاحب نے آل انڈیا مسلم لیگ نے جس پر focus کیا وہ تھے rule of law and equality مجھے دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ قائداعظم کا جو خواب تھا، ہماری جو پچھلی نسلیں تھیں وہ شاید اس طرح سے پورا نہیں کرپائیں۔ آج بھی میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے معاشرے کے اندر بہت زیادہ ناانصافی ہے۔ وہ اقلیتوں کے ساتھ بھی ہے وہ جو پسماندہ طبقات ہیں ان کے ساتھ بھی ہے، وہ مزدوروں کے ساتھ بھی ہے اور وہ چھوٹے کسانوں کے ساتھ بھی ہے۔ آج minorities کا دن ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہم سب کے لئے ضروری ہے ہم unanimously ایک عہد کریں کہ ہم لوگوں نے اس ملک میں جتنی بھی اقلیتیں ہیں اُن کے ساتھ unity کے ساتھ اس ملک کو آگے لے کر چلنا ہے اور اس ملک کی ترقی کے اندر شانہ بشانہ حصہ ڈال کر آگے لے کر جانا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی کہنا چاہوں گا کہ جو میرے محبوب قائد عمران خان صاحب نے جب ریاست مدینہ کی بات کی تو یہ ایک نیا عزم نہیں تھا، یہ عزم ہر مسلمان کا عزم ہے، ہر پاکستانی کا

عزم ہے کہ ہم لوگ بھی ایک ایسی ریاست کی بنیاد رکھیں اور اس کو اس طرح سے چلائیں جس کے اندر equality ہو، جس کے اندر برابری اور انصاف ہو۔ بد قسمتی سے مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج Minority Day ہے جس کے لئے آج ہم نے یہ اجلاس بلایا ہے اور اکٹھے ہیں ہماری پارٹی کا کوئی ایک بھی minority کا ممبر یہاں موجود نہیں ہے جو پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے اقلیتوں کی ترجمانی کر سکے۔ سپریم کورٹ نے اس پر واضح آرڈر بھی پاس کیا لیکن مجھے دکھ سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ابھی تک اُس پر الیکشن کمیشن کی طرف سے کوئی implementation نہیں ہوئی اور حکومت پاکستان کی طرف سے جو اٹارنی جنرل ہیں انہوں نے بھی اس کے اندر delaying tactics use کی ہیں۔ جب تک ہم لوگ democracy کو restore نہیں کریں گے، جب تک اپوزیشن کو اس کا حق نہیں دیں گے، جب تک members of society کو اپنے ساتھ لے کر نہیں چلیں گے اُس وقت تک ہم اس کو legitimate democracy کہہ ہی نہیں سکتے۔ میں یہی کہوں گا کہ جتنی جلدی ہم لوگ جمہوریت کی طرف جو حقیقی جمہوریت ہے اس کی طرف نہیں بڑھیں گے اس وقت تک یہ ملک ترقی نہیں کر پائے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ بات کہنا چاہوں گا کہ یہاں پر آپ نے جس طرح بات کی کہ نسل در نسل intergenerational and intra generational جو ہمارے اقلیتوں کے مسئلے ہیں وہ اسی طرح چلتے آرہے ہیں۔ وہ جس profession میں ہیں وہ اُس سے upward social میں ability کے through باہر نہیں نکل پا رہے۔ اُن کو basic opportunities provide نہیں ہو رہی ہیں۔ میں چاہوں گا کہ ہم سارے مل جل کر اور اس کے اندر جس طرح آپ نے بات کی کہ اُن کے problems جو 77 سالوں سے چلتے آرہے ہیں، میں یہ واضح کرنا چاہوں گا کہ جو اِس وقت حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں اس میں نواز شریف فیملی کے 6 بار وزیر اعلیٰ اور 5 بار وزیر اعظم کا منصب اُن کے پاس آیا مگر آج تک وہ اس ملک کے اندر آپ جس vision کی بات کر رہے ہیں کہ برابری ہوگی، انصاف ہوگا وہ تو ابھی ہمیں دے نہیں سکے۔ میں یہ امید کرتا ہوں کہ مستقبل کے اندر اس ملک کو ایک ایسی اچھی قیادت ملے چاہے وہ جس بھی جماعت سے ہو کہ وہ قائداعظم کے vision کو پورا کر سکے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: احمد صاحب! آپ کا بہت شکریہ۔ جی، فیلبس کرسٹوفر صاحب!

جناب فیلبس کرسٹوفر: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں شکر گزار ہوں اپنی قائد، اپنی لیڈر محترمہ مریم نواز، آپ حضور، محترمہ راحیلہ خادم حسین اور وزیر اقلیتی امور رمیش سنگھ اروڑا صاحب کا کہ آج پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار یوم اقلیت کے دن پر یہ اجلاس بلایا گیا۔ میں شکر گزار ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک وعدہ کیا تھا جب انہوں نے وزیر اعلیٰ کا حلف اٹھایا تھا کہ اقلیتیں میرے سر کا تاج ہیں تو انہوں نے یہ وعدہ پورا کر کے دکھایا۔ چاہے بیساکھی ہو، ہولی ہو یا کرسمس ہو وہ سب کے پاس گئیں اور ان کو جا کر مبارکباد دی۔ آج کا اجلاس بھی اُسی پیار محبت کی نشانی ہے لیکن یہاں میں کوئی ایسی بات کسی کی دل آزاری کی نہیں کروں گا کیونکہ ہم مسیح پیار کرنے والے لوگ ہیں، امن والے لوگ ہیں لیکن کاش جتنے معزز ممبران نے آج یوم اقلیت پر بات کی وہ تحریک پاکستان کو پڑھ کر آتے تو اُس سے ہماری خوشی میں اضافہ ہوتا۔ بانیِ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ جب تحریک پاکستان کے لئے کام کر رہے تھے تو وہ انڈیا میں بسنے والی تمام اقلیتوں کے پاس گئے لیکن صرف اور صرف ایک اقلیت مسیح قوم نے اُن کا بھرپور ساتھ دینے کا وعدہ کیا۔ میں کسی کے الفاظ یہاں نہیں دہراؤں گا، بانیِ پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح نے یہ فرمایا تھا کہ جب انڈیا میں بسنے والے لوگ یہ بات کر رہے تھے کہ پاکستان میں اقلیتوں کو تحفظ نہیں ملے گا اُس وقت مسیح افراد نے اپنا مستقبل ہمارے حوالے کر دیا۔ قائد اعظم نے فرمایا تھا کہ مسیح قوم پاکستان میں ہمارے پاس ایک مقدس امانت ہوگی۔ قائد اعظم نے فرمایا تھا کہ قیام پاکستان کے بعد مسلمان مسیح افراد کے احسان کو کبھی فراموش نہیں کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! مسلمانوں کے دل میں نسل در نسل یہ احسان یاد رہے گا بلکہ انہوں نے ایک بہت بڑی بات فرمائی تھی کہ میری یہ پیشین گوئی ہے کہ مسیح اِس گھڑی کو مبارک کہیں گے جب انہوں نے پاکستانی بننے کا فیصلہ کیا۔ قائد کے ساتھ ملاقاتیں کر کے، قائد کا خطاب سن کر ہمارے مسیح مذہبی، سیاسی، سماجی راہنماؤں نے قائد کا ساتھ نبھانے کا وعدہ کیا اور قائد اعظم کو اپنے حقوق کا محافظ تسلیم کیا۔ جہاں کہیں بھی کوئی مسئلہ آیا تو وہ قائد کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ قائد کا پیغام گھر گھر، گلی گلی پہنچایا۔ سیاسی راہنماؤں نے بار بار قائد اعظم صاحب کو بلا کر اُن کی حمایت کا اعلان کیا، مسیحی وُکلاء

نے اُن کی حمایت کا اعلان کیا۔ مسیحیوں نے اپنے ہم مذہب برطانوی حکومت کو پاکستان کے طاقتور دشمن بھارتی ہندو اور سکھوں کی پروانہ کرتے ہوئے قائد اعظم مسلم لیگ کا ساتھ دے کر تحریک پاکستان کی فتح کو کامیاب بنایا۔ جب انگریزوں کو اس بات کا پتا چلا تو انہوں نے ہمارے مذہبی، سیاسی، سماجی راہنماؤں کو بلایا اور انہیں کہا کہ ہم انڈیا میں آپ کو ایک ریاست دیتے ہیں آپ اس بات سے باز آجائیں لیکن غیور مسیحیوں نے اس بات پر کہ قائد نے فرمایا تھا کہ آپ اہل کتاب ہیں آپ کا ہمارے ساتھ ہونا ہی آپ کے لئے بہتر ہے تو انہوں نے اس offer کو ٹھکرا دیا اور پاکستان کا ساتھ دیا۔ جب اسی مقدس ایوان پنجاب اسمبلی میں پنجاب کے ووٹ کی بات ہو رہی تھی، پنجاب کو پاکستان کے ساتھ ملانے کی بات ہو رہی تھی تو اُس وقت کُل ووٹ 91 کاسٹ ہوئے تھے۔ اُن میں 88 ممبران مسلمان تھے اور 3 ممبران مسیح تھے۔ کسی اور قوم نے پاکستان یا پنجاب کی حمایت میں ہمیں ووٹ نہیں دیا۔ یہ تاریخ گواہ ہے بلکہ سب نے پاکستان کے خلاف ووٹ دیا۔ آج منسٹر صاحب نے بہت خوبصورت تقریر کی لیکن کاش وہ آج کا دن جو منایا جا رہا ہے اُس میں ہمارے بھائی شہباز شہید بھٹی کا بھی نام لیتے۔ میں آپ کو یہ بات بتانا چاہتا ہوں اور بڑے فخر سے یہ بات بتانا چاہتا ہوں کیونکہ میں اپنی قوم کا نمائندہ ہوں مجھے اپنی قوم کی بات کرنی ہے اور میں آپ کو بتاتا چلوں کہ جس طرح وزیر اعلیٰ پنجاب نے یہ ٹھانا ہے کہ انہوں نے اقلیتوں کے دل جیتنے ہیں تو اُس کی چند تجاویز میرے پاس ہیں وہ آپ کے حضور پیش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے، بے شک میں اس سلیکشن سسٹم کے تحت آیا ہوں لیکن میری قوم کی آواز ہے، میری قوم کا یہ دیرینہ مطالبہ ہے آج یوم اقلیت پر میں اس معزز ایوان کے سامنے یہ تجویز رکھنا چاہوں گا کہ ہمارے جو نمائندے ہیں وہ سلیکشن سے نہیں بلکہ الیکشن کے ذریعے منتخب ہونے چاہئیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہماری حلقہ بندیاں ہونی چاہئیں اور پارٹیاں ہمارے لوگوں کو ٹکٹ دیں اور وہ ووٹ کی طاقت سے آکر یہاں قوم کی نمائندگی کریں۔ دوسرا میں یہ کہنا چاہوں گا کہ بے شمار میری قائد، میری لیڈر نے App بنائی ہیں تو جب کہیں کوئی مسئلہ بنتا ہے تو جلاؤ گھراؤ کو کنٹرول کرنے کے لئے تین، چار، پانچ گھنٹے لگتے ہیں تو اس کے لئے میں چاہوں گا کہ اقلیتوں کے تحفظ کے لئے بھی ایک App کا اجراء کیا جائے۔ اقلیتی کم عمر بچیوں کی شادیوں اور جبری مذہب تبدیلی کی روک تھام کے

لئے مؤثر قانونی سازی کی جائے۔ ذات،سیاسی اور سماجی معاملات پر مذہب کی آڑ میں تشدد کی کاروائیوں کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں۔ مسلم بچوں کی طرح مسیحی بچوں کو بھی اپنی مذہبی تعلیم سکولوں،کالجوں اور یونیورسٹیوں میں پڑھائی جائیں۔ قائداعظم کی تحریک پاکستان کے دوران اقلیتوں سے کی گئی تمام تقریر آئین پاکستان میں اور قومی نصاب میں شامل کی جائیں۔

جناب سپیکر!یہاں میں ایک بات اور بھی کرنا چاہوں گا کیونکہ یہ میرا حق ہے اور میں ایک قوم کی نمائندگی کر رہا ہوں۔ آج 11۔اگست ہے اور ہم نے پچھلے سال بھی اسی طرح خوشی کے ساتھ 11۔اگست منایا اور 14۔اگست کے جھنڈے اپنے گھروں پر لگائے۔ خدا کے فضل سے ہم پاکستانی ہیں اور ہم نے پاکستان کے لئے قربانیاں دی ہیں،ہم نے ہر میدان میں پاکستان کی خدمت کی ہے،پاکستان کو بنانے اور سنوارنے میں مسیحی قوم کا اہم کردار ہے اور یہ خوشیاں بھی ہماری جاری تھیں تو 16۔اگست کو پاکستان کی تاریخ کا ایک بدترین دن گزرا جس میں ہمارے 28 چرچوں کو ایک دن میں جلا دیا گیا۔ آج میں آپ سے اور اس ہاؤس سے یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ خدارا اس طرح کے معاملات کو روکا جائے۔ مسیحی قوم اپنی خدمات اور وفاؤں کا مطالبہ چاہتی ہے اور اپنے مسلمان پاکستانی بھائیوں سے محبت،پیار،شفقت اور اس حق کا مطالبہ کرتی ہے جو حق بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناحؒ نے دیا۔ ہم سے یا ہمارے بڑوں سے کون سی ایسی غلطی یا گناہ ہو گیا تھا؟ ہم اس ملک میں leading position میں تھے پہلے قائداعظم کے ساتھ جو ہماری محبتیں ہیں وہ بھی کمال ہیں اور میں یہاں ضرور بتانا چاہوں گا کہ قائد کا پہلا پرائیویٹ سیکرٹری بھی مسیح تھا،قائد کے گھر کی دیکھ بھال کرنے والا بھی مسیح تھا،قائد کا جو باورچی تھا وہ بھی مسیح تھا،قائد کا جو درزی تھا وہ مسیح تھا،قائد نے جو اپنا پہلا سرکاری سیکرٹری رکھا وہ بھی مسیح تھا،قائد نے جو اپنا پہلا مشیر رکھا وہ مسیح تھا اور اس ملک کے پہلے اور دوسرے چیف آف آرمی سٹاف بھی مسیح تھے۔ صوبہ پنجاب اور صوبہ KPK کے گورنرز بھی مسیح تھے ہم نے اس ملک کی خدمت کی بناء پر leading position میں تھے ایک ایسی سوچ،پتا نہیں ہمارا کیا گناہ ہے جو ہمارے خلاف کام کر رہی ہے کہ آئے روز ہمیں پل بھر میں اپنے ہی ملک میں بیگانہ کر دیا جاتا ہے؟ ہم جو leading position میں تھے آج ہمارے مذہبی اور سیاسی راہنما ہم سے کہتے ہیں کہ آپ بات کیوں نہیں کرتے؟ ہمیں اقلیتوں میں تیسرے نمبر پر treat کیا جا رہا ہے خدا کے لئے،ہمارے بزرگوں نے اس ملک کو بنایا اور سنوارا ہے اس کی

سرحدوں پر مسیح قوم کے فرزندوں نے اپنی قربانیاں دی ہیں جب partition ہوئی تو ہمارے مذہبی راہنما جو انڈیا سے قافلے آتے تھے ان کے آگے اپنے GAON اور صلیبیں پہن کر فادرز صاحبان ان قافلوں کی قیادت کرتے تھے تاکہ لوگوں کو پتا چلے یہ قافلے ان کی قیادت میں جارہے ہیں اور وہ انہیں مہاجر کیمپ محفوظ مقامات پر پہنچاتے تھے۔ ہماری محکمہ صحت میں کمال خدمت ہے، ہماری محکمہ تعلیم میں کمال خدمت ہے اور آج کا جو دن ہے اس میں ہم تمام اقلیتوں کی قدر کرتے ہیں لیکن اس بات کو، کیونکہ قائد کا یہ وعدہ تھا کہ مسلمان اس احسان کو کبھی نہیں بھولیں گے اور نسل در نسل یاد رکھیں گے۔ خدا کے لئے، خدا کے لئے، بڑی خوشی ہوتی کہ کوئی بھی معزز ممبر بات کرتے ہوئے اقلیتوں میں اول درجہ مسیحی کو دیتا کیونکہ جو مسیحی قوم کی قربانی ہے وہ کسی اور کی نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ پاکستان اور ترقی کرے، پاکستان بڑھے اور دنیا کے نقشے پر ہمارے وطن کی عزت ہو۔ ہمارا ملک اور یہ وطن تاقیامت شاد رہے اور آباد رہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت کی مذہبی تنظیموں نے جس میں Catholic Kalsia, Salvation Army, YWCA یہ جتنے بھی ہمارے مذہبی لوگ تھے انہوں نے بڑھ چڑھ کر ایمانداری کے ساتھ پاکستان کا ساتھ دیا اور اپنے مسلمان بہن بھائیوں کا ساتھ دیا۔ قائد نے یہ فرمایا تھا کہ آپ ہمارے پاس ایک مقدس امانت ہیں۔ ہم آپ سے اور اس ایوان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان تمام وعدوں کو پورا کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے اور ریاست پابند ہے۔ ہم اپنے قائد میاں محمد نواز شریف، میاں محمد شہباز شریف سے اور وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف سے امید کرتے ہیں کہ ہماری محرومیوں کا فوری ازالہ کریں۔ ہمارے ساتھ ہونے والی ناانصافیوں پر انصاف کیا جائے اور خدا کے فضل و کرم سے پاکستان اقلیتوں کے لئے ایک محفوظ دھرتی ہو گی۔ پاکستان زندہ باد۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ویسے normally galleries میں ایسی اجازت نہیں ہوتی لیکن آج رولز کو relax کر کے بیٹھا ہوں اور on purposely relax کر کے بیٹھا ہوں۔ بریگیڈیئر مشتاق احمد صاحب! (نعرہ ہائے تحسین)۔

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! thank you for giving me the floor. میں اپنے مسیحی بھائیوں اور minorities کو welcome کرتا ہوں، یہاں پر کھڑا ہو کر جب بات کر رہا ہوں تو مجھے اس وقت شرمندگی محسوس ہو رہی ہے۔ شرمندگی اس لئے محسوس ہو رہی ہے کہ وہ منافقت جو ہمارے کلچر کا حصہ بن چکی ہے وہ ابھی عیاں ہو رہی ہے۔ honestly اگر میری speech 8 یا 10 بجے بھی ہوتی تو میرا ارادہ تھا کہ میں اکیلا ہی بیٹھ کر کروں گا۔ اس وقت کتنے لوگ بیٹھے ہیں جو ان کے ساتھ اظہار ہمدردی کر رہے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: I share the same sentiment, and honestly speaking کہ آپ نے بڑی حکمت کے ساتھ ایک بڑی تلخ بات کہی ہے جو honorable members ابھی یہاں بیٹھے ہیں I really appreciate their conduct اور معزز اراکین بشمول government benches کے. I have no words to say

جناب مشتاق احمد: جناب سپیکر! میں اس سے زیادہ اس پر بات نہیں کروں گا now let me go over to the یہ بھائی نے جو situation بیان کی ہے۔ it is not restricted only to minorities in Pakistan my dear. لیکن جب 10 محرم آتا ہے یا وہ دن آتے ہیں تو ہم state of war condition میں ہوتے ہیں I have been part of the other side of the fence also and I know exactly that how we conducted ہمارے ہاں ہر چوتھے دن ایک پارہ چنار ہوتا ہے have we been able to address that? ہمارے ہاں ہر جگہ پر lynching ہوتی ہے have we been able to address that? ہمارے ہاں روز کاروکاری ہوتی ہے کیا ہم اس کو ایڈریس کر سکے؟ کیوں نہیں کر سکے؟ we lack the credibility and trust آپ اپنے ایمان سے بتائیں کہ ہم ادھر بیٹھے ہوئے لوگ کتنا ایک دوسرے پر trust کر رہے ہیں؟ we are representatives of the people of Pakistan and Punjab ہماری اتنی credibility ہے کہ لوگ ہم پر trust کریں؟ جو لوگ اس وقت سیٹ پر بیٹھے ہوئے ہیں at the highest seat of Pakistan, how many are there جو ان کی باتیں اور ان کے منہ سے الفاظ نکلے ہوں، آج ہم قائداعظم کی بات کو ہر گھنٹے کے

بعد repeat کررہے ہیں because Quaid-e-Azam had the credibility اس کی credibility پاکستان میں تھی، برصغیر میں تھی اور انگلینڈ میں تھی globe میں تھی ہم صرف اس کی بات کرسکتے ہیں۔ ہماری zero credibility ہے مجھے پاکستان میں وہ بندہ اس وقت بتادیں جو head of the department ہو، میں across the board کہہ رہا ہوں جس پر آپ کا trust ہے میں آپ کو یہاں پر سلیوٹ پیش کروں گا۔ آپ کہتے ہیں کہ ہم State کے matters کو run کررہے ہیں we don't trust each other, we have lost the credibility مجھے آپ بتادیں، اور کہیں کہ بریگیڈیئر صاحب ہم آپ کو اس کمیٹی کا چیئرمین بنادیتے ہیں تو میں اپنا ایمان بیچنے کو تیار ہو جاؤں گا، آپ سمجھتے ہیں کہ ہم یہاں پر interfaith بھی کرلیں گے اور inter provincial harmony بھی کردیں گے، regionalism کو بھی ختم کردیں اور lunatic thinking کو بھی ختم کردیں تو I am sorry sir یہ نہیں ہوسکتا۔ آپ نے بھی تقریریں سنی ہیں، بہت تقریریں ہوگئیں اور میں بھی کرجاؤں گا اور پرائم منسٹر بھی کرجائے گا تو اس کا the end result is going to be zero, it is already zero. We have suffered; nobody trusted us and 1971 took place, why did it happen? Where is this nation heading today? ہماری آنکھوں کے سامنے ہوتا ہے اور ہم سب اندھے بن کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ ہم نے آپ کو کیا حقوق دینے ہیں، ہم تو اپنے حقوق کا تحفظ نہیں کرسکتے، کون سا state institution ہے جو ہمیں تحفظ دے رہا ہے، آپ کو کس پر trust ہے؟ خدا کا واسطہ، میں ہاتھ باندھ کے گزارش کرتا ہوں، everybody has its own natural life, everybody is going to fade away including myself. establish کی grace ہوتی ہے، ایک institution کی grace ہوتی ہے، ایک کسی بھی ادارے کی grace ہوتی ہے، وہ اینٹ اور پتھر سے کوئی grace نہیں ہوتی اس کی grace لوگ بناتے ہیں۔ ہمیں وہ لوگ grace والے پیدا کرنے ہوں گے، ان لوگوں کو بنانا پڑے گا، ان کو train کرنا پڑے گا، ان کو اوپر لانا پڑے گا۔ ہم سب میں سے جو criminal mind ہوتا ہے اُس کو اپنا leader مان لیتے ہیں، I don't call it a leader ہم اس کو اپنا political manager بنالیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ یہ ہمیں

پاکستان بنا کے دے دیں گے، یہ نہیں ہو سکتا۔ میں اس کے باوجود، becauseمیری تقریر بہت بڑی تھی، بہت timeہو چکا ہے، میں اس سے زیادہ بات لمبی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میری گزارش simply یہ ہے کہ اس ملک میں اگر including the minority brothers, including all Pakistanisاگر آپ نے اس پاکستان کے اوپر لوگوں کا trust developکرنا ہے، میں تھوڑی سی بات رکھوں گا۔ A day before yesterday I was in a Jhelum Press Club میں تو وہاں پر دو، تین، چار بڑے پڑھے لکھے آئے تو مجھے انہوں نے کہا کہ بڑے لوگ ملک سے باہر shift ہو رہے ہیں تو اس کو کیسے روکا جائے، ان کے حقوق کا تحفظ کیسے کیا جائے، اُن کے بڑے مسائل ہیں، میں بات سنتا رہا۔ میں نے کہا have you ever thought why these people leaving this Pakistan at such a fast rate? آپ addressکریں، the people don't trust this state anymore, the young generation is not trusting صرف وہ رہ رہا ہے unfortunately، میری بات کا بے شک کسی کو غصہ لگتا ہے تو لگتا رہے، صرف وہ رہے جس کے پاس ذرائع کوئی نہیں ہے، جو باہر جا نہیں سکتا ہے۔ آپ کہتے ہیں ہم نے یہاں پہ harmony create کرنی ہے۔ People reaching جب وہ foreign office میں جائیں تو اسلام آباد ذرا۔ میرا کئی دفعہ Islamabad High Courtمیں جانا ہوا وہاں بیٹھنے کی جگہ نہیں ہے، یہ زندگی میں پہلی دفعہ ہو رہا ہے۔ کون سی ترقی کی ہم بات کر رہے ہیں؟ کون سے ملک کی progressکی ہم بات کر رہے ہیں، مجھے تو وہ ملک وہ جگہ دکھا دیں؟ میں مایوسی کی بات نہیں کر رہا ہوں، میں مایوسی کی بات نہیں کرنا چاہتا۔ but this is what the pathetic situation is in this country ہم کون سا کھیل نہیں اس ملک کے ساتھ، اس ملک کی عوام کے ساتھ کھیل رہے ہیں، صرف اس لئے کہ مجھے ایک سال اور مل جائے، مجھے دو سال اور مل جائیں۔ Are these the people called as a leader? I am sorry they are not leaders, they are managers لیکن اس کے باوجود میں اس ملک سے مایوس نہیں ہوں، بالکل مایوس نہیں ہوں۔ مجھے امید ہے لوگوں میں بہت زیادہ شعور آ چکا ہوا ہے، مجھ میں شاید کم ہے۔ نئی generationمیں شاید زیادہ ہو گا۔ ان شاءاللہ جو اس sideپر بیٹھے ہوئے اپنے حقوق مانگ رہے ہیں، ان شاءاللہ ہم آپ کو بھی دیں گے۔ یہ پاکستان میں آپ کو پہلے بھی حقوق دیئے ہیں جو آپ نے

مانگے ان شاءاللہ اس سے بڑھ کر پاکستان کو آپ کو دینا چاہئے۔Because جب ضرورت تھی آپ نے پاکستان کو دیا تھا کہ آپ کا جو ہم نے لیا تھا وہ قرض ہے۔ ہمیں آپ کا قرض اُتارنا ہے ان شاءاللہ ہم اتاریں گے۔ یہ قوم اُتارے گی، ہماری generation اُتارے گی لیکن میری last گزارش یہ ہے اگر ہو سکے تو اس قوم کی تھوڑی سی تربیت کر دیں۔ میں نے تربیت اگر کرنی ہے تو اپنے کردار سے کرنی ہے۔ I am not an angel, I am just an ordinary person مجھے جب موقع ملا ہے میں نے اپنے کردار کو کچھ نہ کچھ دکھایا ہے۔ ان شاءاللہ آئندہ بھی موقع آئے گا تو دکھاؤں گا۔ ایک چھوٹا سا اور event ہماری nose کے سامنے پرسوں یا ترسوں ہوا ہے۔ UET کی video آپ نے viral دیکھی ہو گی۔ UET کے اندر ہو رہا ہے۔ وہ جو video viral ہوئی ہے، وہ کس کے against ہوئی ہے اور کیوں ہوئی ہے؟ وہ اَن پڑھ لوگ تو نہیں تھے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر حکومت نے کچھ کرنا ہے تو اس کے اوپر stern action لے تاکہ لوگوں کا اعتماد بحال ہو، minorities کا اعتماد بحال ہو اور تیسری بات، میں پھر request کروں گا کہ میں مایوس نہیں ہوں۔ ان شاءاللہ بہتری آئے گی۔ جو بھی قوانین اس وقت مروجہ ہیں جہاں پہ انہوں نے بہتری کی ہے وہ اس کو legislative کی شکل میں آنے چاہئے۔ اور یہ کم از کم، اگر Pakistan نہیں تو Punjab کی حد تک ان کو ضرور implement ہونا چاہئے اور جو ان کے rights ہیں، پہلے ہماری minorities کے میرا تو ان کو minorities کہنے کے لئے دل اس لئے بھی نہیں کرتا کہ جونہی لفظ minorities آتا ہے تو تفریق بہت زیادہ پیدا ہو جاتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو segment of society ہے جو بھی ان کے لئے مروجہ قوانین ان کے لئے already موجود ہیں وہ ان پر implement ہونا چاہئے fanaticism, lunatic behavior, extremism ہم نے اس کو curb کرنا ہے ہم نے اس کو ختم کرنا ہے کیسے ختم کرنا ہے میں کوئی تعلیم کے شعبہ سے نہیں ہوں نہ میں کوئی فلاسفر ہوں۔ but we have to finish it up.

Thank you very much

جناب سپیکر: جی، Thank you very much دیکھیں میں I am just putting the details in order ابھی جناب احسن رضا خان بات کریں گے then I will be requesting because Ms Sonia Ashir has to go out into the lobbies for a meeting and then Mr Falbous Christopher will be on the chair for brief

while تو Mr Ahsan Raza Khan and before آپ بات کریں میں صرف دو باتیں آپ کی تقریر سے پہلے کہنا چاہ رہا ہوں۔ دیکھیں، یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے اور اس دن کی نسبت سے آج کا اجلاس بلانا، یہ ایک غیر معمولی واقعہ ہے، وہ کس لئے کہ یہ احساس ہر سطح پر موجود ہے۔ چاہے وہ حکومت ہے، چاہے وہ opposition ہے، چاہے وہ fixes متعلقہ لوگ ہیں، مختلف مذاہب سے متعلقہ لوگ ہیں، civil society ہے، academia ہے۔ آپ زندگی کے کسی شعبے پر بھی آپ نظر ڈالیں، وہاں پر یہ تشویش پائی جاتی ہے۔ یہ mob lynching's باعث تشویش ہیں، یہ church کا جلنا باعث تشویش ہے، اکثریت کے بوجھ کے تلے اقلیت دب رہی ہو بہت بڑی تشویش کا باعث ہے۔ یہ ساری باتیں موجود ہیں، اور میری آپ members کے لئے جنہوں نے آج یہ وقت اس طرح سے دیا these all honorable members those who are present in the House and those who participated earlier میں آپ سب کا شکر گزار بھی ہوں کہ آپ نے بڑی دلجمی کے ساتھ بیٹھ کے And I hope that before conclusion of today's sitting this thin numbers will excel لوگ ہاؤس میں واپس آئیں گے۔ because its been five hours of continuous sitting now تو میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ میں in order دو چیزیں کر کے Mr Falbous Christopher صاحب سے درخواست کروں گا کہ آپ chair پر آئیں، پہلے جناب احسن رضا خان بات کریں گے اور اس کے بعد پھر جو میرے پاس list میں ہیں، وہ جناب اطہر مقبول ہیں، جناب ارشد ملک ہیں، جناب عمر فاروق ڈار ہیں اور Ms Sonia Ashir بھی ہیں۔ تو یہ اس order سے اور پھر اس کے بعد جناب قبلہ محمد الیاس چنیوٹی بھی تشریف فرما ہیں، تو آپ تمام احباب وقت کو مختصر رکھتے ہوئے آگے چلتے جائیں گے۔ جی، جناب احسن رضا خان!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بالکل آپ بھی ہیں۔ I will be back in fifteen twenty minutes half an hour آپ تمام ممبران کی بات کروا کے اُٹھیں گے۔

(اس مرحلے پر جناب چیئرمین فیلبس کرسٹوفر کرسئی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئرمین: جناب احسن رضا خان جی، فرمائیں!

جناب احسن رضا خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج کا دن، میں کہتا ہوں کہ ہمارے لئے بڑا اہم دن ہے۔ دو ریاستیں جو دنیا میں نظریاتی طور پر وجود میں آئیں، ان میں ایک ہمارا Pakistan ہے جو اسلامی نظریہ کے تحت معرض وجود میں آیا، اور دوسری ریاست جو نظریاتی طور پر وجود میں آئی، وہ state Israel ہے۔ آج ہم اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ 76 سالوں میں ہم اقلیتوں کو برابری کی سطح پر اپنے ساتھ لے کر چلے ہیں لیکن آج دکھ ہوتا ہے کہ وہ یہودیت کی بنیاد پر حاصل کی گئی ریاست نے آج دنیا کی تاریخ میں مسلمانوں پر ظلم و تشدد کی تاریخ رقم کر دی ہے اور حال ہی میں ہمارے ایک مسلم لیڈر اسماعیل ہنیہ کے ساتھ جو ہوا وہ بھی سب نے دیکھا ہے، اسرائیل ابھی بھی ظلم و ستم سے باز نہیں آ رہا لیکن میں کہتا ہوں کہ ہمارا حوصلہ ہے کیونکہ ہمارا مذہب اسلام ہمیں صبر اور برداشت کا درس دیتا ہے اور جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو پاکستان کے پرچم میں ہم نے اقلیتوں کو محفوظ کر دیا اور آج پاکستان کے پرچم میں جو سفید رنگ ہے وہ اقلیتوں کی عکاسی کرتا ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہماری سوسائٹی میں ابھی اتنی awareness نہیں ہے، تعلیم کے لحاظ سے ہم دنیا سے بہت پیچھے ہیں لیکن اس کے باوجود ہمارے پاکستانی لوگ پُرامن ہیں تو آج میں خاص طور پر اپنے وزیر اقلیتی امور جناب رمیش سنگھ اروڑا اور کرسچن کمیونٹی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ پنجاب میں غالباً 16 سے 17 ہزار افراد پر مشتمل ہندو کمیونٹی ہے تو میں جناب سپیکر اور وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کو آج کے دن اجلاس بلانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں اور میں اس کے ساتھ ساتھ اپنے اپوزیشن کے بھائیوں کو بھی appreciate کرنا چاہتا ہوں کیونکہ کم از کم آج ہم اس ہاؤس میں اقلیتی برادری کے لئے ایک ہی ایجنڈے پر اکٹھے ہیں تو یہ بڑی خوش آئند بات ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں اسی طرح متحد رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ یہاں پر کافی گفتگو ہو چکی ہے پاکستان ابھی process میں ہے لیکن چائنہ ترقی کر کے ہم سے بہت آگے نکل گیا ہے اور آپ دیکھیں کہ انڈیا آج کہاں پر پہنچ گیا ہے؟ یہاں پر ابھی بریگیڈیئر صاحب نے بات کی تو یہ حقیقت ہے کہ یہاں پر ابھی انصاف کی ضرورت ہے، یہاں پر ابھی برداشت کی ضرورت ہے، یہ victimization صرف آپ ہی کے ساتھ نہیں ہو رہی بلکہ یہ victimization آج سے

پہلے بھی سب نے بُھگتی ہے، سب نے جیلیں کاٹی ہیں لیکن اب اس کام کو روکنا پڑے گا، ہمیں اب دوبارہ سے ایک پاکستانیت کا مقصد لے کر اس پاکستان کو لے کر آگے چلنا پڑے گا تو اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے اس نظریے کو سلامت رکھے۔ ہمارا مذہب اسلام سب سے پہلے مساوات کا درس دیتا ہے، میرے نبی مکرم ﷺ نے جب مکہ فتح کیا تو اس وقت ابو سفیان اور ہندہ جیسے اشخاص جنہوں نے آپ ﷺ کے چچا کو قتل کیا اور وہ وہاں پر موجود تھے لیکن جب ہمارے سرکار دو عالم ﷺ نے فتح مکہ کے بعد جب وہاں پر اپنے قدم مبارک رکھے تو وہاں پر ایک تنکا تک بھی نہیں ٹوٹا اور پھر ان کو یہ message دیا گیا کہ آپ پر کوئی زبردستی نہیں ہے، اگر آپ اسلام قبول کرنا چاہتے ہیں تو اسلام قبول کر لیں ورنہ بصورت دیگر آپ کو یہ اسلامی اسٹیٹ تحفظ دے گی اور آپ ﷺ کا یہ حسن سلوک دیکھ کر اس وقت کے انتہائی اور پر تشدد لوگوں نے بعد میں اسلام قبول کر لیا اور وہ مسلمان ہو گئے۔ اگر آج ہم اپنی زندگیوں میں اسلام کا جو vision ہے اس کو لے آئیں تو یہ تمام مسائل حل ہو جائیں گے بلکہ میں کہتا ہوں کہ پورے پاکستان میں جتنے مسائل ہیں وہ تمام کے تمام حل ہو جائیں گے ۔میں یہاں اس ہاؤس میں بیٹھے ہوئے minorities کے جو دوست ہیں ان کو appreciate کروں گا اور میں حکومت پنجاب سے یہ مطالبہ کروں گا کہ ہمارے پنجاب میں جو سینٹری ورکرز کام کر رہے ہیں ان کو permanent کیا جائے اور ہمارے پورے پنجاب میں daily wages پر ہزاروں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں ایم سیز اور ضلع کونسلز میں جو کام کر رہے ہیں ان کو permanent کیا جائے اور اُن کو اُن کے حقوق دلائے جائیں اور میں وزیر اعلیٰ پنجاب سے مطالبہ کروں گا کہ جس طرح وہ ہر شعبے میں اصلاحات لے کر آ رہی ہیں اسی طرح جیسا کہ وہ پہلے ہی اقلیتوں کو ان کے حقوق دلانے پر focus کر رہی ہیں تو اس کو مزید focus کریں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، ایمانوئیل اطہر صاحب!

جناب ایمانوئیل اطہر: جناب چیئرمین!

وہ اور ہوں گے جو بنیں گے تیری صبح کا چراغ
اے وطن ہم تیری راتوں کا اُجالا ہوں گے

جناب چیئر مین! میں 11۔اگست یوم اقلیت کے مبارک موقع پر اپنے جذبات اور احساسات آپ کی وساطت سے اس مقدس ایوان میں پیش کر رہا ہوں، یہ بڑی خوشی، شادمانی اور مسرت کی بات ہے تو اس کے لئے میں آپ کا نہایت ممنون اور مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کے لئے وقت دیا۔ آج قائد ایوان، قائد جدوجہد محترمہ مریم نواز شریف نے 11۔اگست یوم اقلیت کے موقع پر پنجاب اسمبلی کا خصوصی اجلاس بُلایا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ عمل مذہبی رواداری اور بین المذاہب ہم آہنگی کی بہترین مثال ہے اور اس عمل کو پاکستان کی تمام مذہبی اقلیتیں بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں تو آج میں شہید شہباز بھٹی صاحب کو بھی پنجاب کی مسیحی برادری کی طرف سے خراج تحسین پیش کرنا چاہتا ہوں جن کی وساطت سے اور جن کی درخواست پر۔11۔اگست کو یوم اقلیت قرار دیا گیا۔11۔اگست وطن عزیز پاکستان کی تاریخ میں بڑی اہمیت کا حامل ہے کیونکہ 11۔اگست 1947 کو قائداعظم محمد علی جناح نے دستور ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج آپ آزادی سے اپنے مندروں میں جاسکتے ہیں، آپ آزادی سے اپنی مساجد میں جاسکتے ہیں، آپ آزادی سے اپنے چرچز میں عبادت کرسکتے ہیں، ریاست کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ قائد اعظم محمد علی جناحؒ پاکستان کو ایک لبرل سٹیٹ بنانا چاہتے تھے لیکن کچھ مذہبی لوگوں کی وجہ سے یہ رکاوٹ بنی اور ایسا نہ ہوسکا۔ جس طرح قائداعظم محمد علی جناحؒ نے اپنی حکومت میں مذہبی اقلیتوں کے لوگوں کو بڑے بڑے عہدوں پر فائز کیا انہیں چیف جسٹس بنایا، وزیر قانون بنایا اور ہر شعبے میں انہیں بڑا اہم role دیا۔ ان کے بعد میاں محمد نواز شریف صاحب نے مذہبی اقلیتوں کو بہت عزت دی، انہوں نے بڑی بڑی وزارتیں دے کر اقلیت اور اکثریت کا جو فرق تھا وہ بالکل ختم کر دیا اور ان کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ قائد جدوجہد محترمہ مریم نواز نے اقلیتوں کو بہت عزت دی۔ انہوں نے پنجاب اسمبلی میں اپنی پہلی تقریر میں کہا کہ مذہبی اقلیتیں میرے سر کا تاج ہیں انہوں نے اپنا پہلا دورہ ہماری قومی زیارت گاہ مقدسہ مریم، مریم آباد سے شروع کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسٹر کے موقع پر محترمہ مریم نواز شریف وزیر اعلیٰ پنجاب کا مریم آباد میں جانا بین المذاہب ہم آہنگی کی بہت عمدہ اور باوقار مثال ہے جسے ملکی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

جناب چیئر مین! جہاں تک مذہبی اقلیتوں کا پاکستان میں کردار ہے قیام پاکستان کے وقت بھی ہمارے مسیحیوں نے اس ملک کے لئے، اپنے وطن عزیز کے لئے بے شمار قربانیاں دیں۔ انہوں

نے قائد اعظم کے ساتھ مل کر، اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر آزادی کو اپنے لہو کے بھاؤ خریدا۔ اس وقت کے ہمارے جو مسیح لیڈران تھے انہوں نے قائد اعظم کا ساتھ دیا، مسلمان بھائیوں کا ساتھ دیا چونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ بھی اہل کتاب ہیں اور ہم بھی اہل کتاب ہیں۔ یہ ایک خدا کو مانتے ہیں ہم بھی ایک خدا کو مانتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنا سب کچھ چھوڑا اور پاکستان کے حق میں ووٹ دیا اور پنجاب کو پاکستان میں شامل کروایا۔ آج بھی ہمارے جو مسیح ہیں وہ اپنے وطن عزیز سے بے حد اور لازوال محبت رکھتے ہیں ان کا کوئی تہوار ہو، ایسٹر ہو، کرسمس ہو تو وہ اپنے پریوار کے لئے، اپنے ماں باپ کے لئے، اپنے بچوں کے لئے بعد میں دعا کرتے ہیں پہلے پاکستان کی سلامتی، بڑھوتری اور استحکام کے لئے دعا کرتے ہیں۔ ہم نے اس ملک میں رہتے ہوئے بہت ساری persecution برداشت کی، ہم پر بہت سارے ظلم ڈھائے گئے لیکن اس کے باوجود بھی مسیحیوں نے آئین کی تابعداری کی اور آئین کے مطابق چلے اور بتانا چاہتا ہوں کہ آج تک مسیحی قوم سے نہ تو کوئی اس ملک کا غدار پیدا ہوا ہے، نہ کوئی دہشت گرد پیدا ہوا ہے۔ سب مسیح ہمیشہ اپنے ملک کے لئے دعا کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود آج ریاست سے سوال ہے کہ ہم نے ہمیشہ اس ریاست سے پیار کیا اپنے وطن عزیز سے پیار کیا لیکن سب جانتے ہیں کہ قائد اعظم کے جانے کے بعد کبھی ہمارے چرچز کو جلایا جاتا ہے، کبھی بستیوں کو جلایا جاتا ہے، کبھی ہمارے زندہ مسیحیوں کو جلا دیا جاتا ہے۔ گوجرہ میں ایک گھر کے 9 افراد کو جلایا دیا گیا لیکن میں افسوس سے کہنا چاہتا ہوں کہ گوجرہ میں سانحہ ہوا، جوزف کالونی میں سانحہ ہوا، سانگلہ ہل میں سانحہ ہوا اور حال ہی میں جڑانوالہ اور سرگودھا میں سانحہ ہوا لیکن ملزمان کے خلاف بڑے ٹھوس ثبوتوں کے باوجود ہماری جوڈیشری نے انہیں بری کیا ہے۔ یہ ہمارے ساتھ ظلم اور ناانصافی ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے سینٹری ورکرز دن رات اپنے وطن کی خدمت کرتے ہیں لیکن انہیں تین تین چار چار ماہ کی تنخواہیں نہیں دی گئیں یہ ان کے ساتھ زیادتی ہے۔ پنجاب میں کافی مسیحی سینٹری ورکز ہیں ان کو نوکری سے برخواست کر دیا گیا ہے۔ میں یوم اقلیت پر آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ جو سینٹری ورکرز نوکریوں سے نکالے گئے ہیں انہیں فوری طور پر بحال کر کے انہیں تنخواہیں دی جائیں۔ میری آخر میں پھر گزارش ہے کہ ہم persecution سہہ کر بھی اپنے وطن عزیز

کے ساتھ ہیں اور خدانہ کرے ہمارے ملک کی طرف کوئی میلی آنکھ سے دیکھے تو سب سے پہلے مسیحی کہیں گے کہ:

اے وطن تو نے جب بھی پکارا تو لہو کھول اٹھا
تیرے بیٹے تیرے جانباز چلے آتے ہیں

جناب چیئرمین! فیصل آباد میں ہمارا ایک نیو کانونٹ سکول ہے وہاں تقریباً 1500 غریب بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں لیکن واسا نے وہاں گندے کنویں بنا دیئے ہیں اور ان کنوؤں کی بدبو کی وجہ سے ہمارے بچے آئے دن بیمار ہوتے ہیں ہم پریشان ہیں۔ ان سارے حالات کا فیصل آباد کی پوری ایڈمنسٹریشن کو پتا ہے لیکن اس کے باوجود ہم نہیں جانتے کہ یہ گندے کنویں بند کیوں نہیں ہو رہے۔ لہٰذا میری استدعا ہے کہ ہاؤس کی ایک خصوصی کمیٹی بنا دی جائے جو وہاں موقع پر جا کر دیکھے کہ یہ مسیح بچوں کے ساتھ زیادتی ہے غریب بچوں کے ساتھ زیادتی ہے، یہ زیادتی بند ہونی چاہئے اور گندے کنویں بند ہونے چاہئیں تاکہ ہمارے بچے اچھے ماحول میں پڑھ سکیں۔ میں آخر میں ایک بات کر کے اپنی بات کو ختم کروں گا کہ ہم اپنے مسلمان بھائیوں کا جس طرح پہلے ساتھ دیتے رہے ہیں اسی طرح ہم ساتھ دیں گے ہم اپنے قائد میاں محمد نواز شریف کا ساتھ دیں گے، اپنی قائد محترمہ مریم نواز شریف کا ساتھ دیں گے۔ اس امید کامل کے ساتھ ہم ہر طرح سے اپنے ملک کے لئے لڑنے کے لئے تیار ہیں اور کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اپنے قائدین کے ساتھ مل کر اس امید کامل کے ساتھ کہ:

پانی آنکھ میں بھر کر لایا جا سکتا ہے
جلتا ہوا شہر اب بھی بچایا جا سکتا ہے
جسم یہ چھبن سے ہی اگر ہو یک جان
دشمن جیسا ہو ڈھایا جا سکتا ہے

God bless Pakistan

جناب چیئرمین: جی، محترم ذوالفقار علی شاہ!

چودھری محمد اعجاز شفیع: جناب چیئرمین! میرے خیال میں ہمارے محترم ممبر نے جتنی اچھی باتیں کی ہیں لیکن وزیر اعلیٰ صاحبہ ایوان میں موجود نہیں ہیں کاش وہ آج یہاں ایوان میں موجود ہوتیں اور ان کے مطالبات پر عملدر آمد بھی ہوتا۔

جناب چیئرمین: پلیز تشریف رکھیں۔جی، ذوالفقار علی شاہ صاحب!

جناب ذوالفقار علی شاہ: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔جناب چیئرمین! آج سے کچھ ہفتے پہلے مجھے اتفاق ہوا ہمارے پاس چنیوٹ میں پولیس کی طرف سے ایک سروس سنٹر قائم کیا گیا ہے وہاں پر مختلف قسم کی سروسز جن میں پولیس related FIRs، لائسنسز وغیرہ کی سہولیات ہیں۔میں نے وہ سنٹر visit کیا اور وہاں مختلف شعبے دیکھے، خواتین کے لئے الگ انتظام تھا اور سب سے بڑا surprise یہ تھا کہ ادھر ہی ایک بوتھ کے اندر transvestite برادری کا ایک شخص رضاکار کی یونیفارم میں بیٹھا ہوا تھا۔مقصد تو سمجھ آیا کہ وہ ایک کوشش کی گئی تھی کہ جو ہمارے isolated groups ہیں ان کے لئے تھوڑا سا ایک الگ انتظام کیا گیا تھا کہ وہ ذرا welcome feel کریں، تھوڑی سی اپنائیت محسوس کریں اور اگر ان کے کوئی مسائل ہیں تو وہ وہاں پر حل کئے جا سکیں۔بات یہ ہے کہ ہمارے سسٹم کو اصولی طور پر سب کو برابر deliver کرنا چاہئے۔آج چونکہ National Minorities Day ہے اور ہم سب اسی سلسلے میں بات کر رہے ہیں۔میرا اس معاملے میں ہمیشہ سے یہی نقطہ نظر ہے کہ minorities کے لئے special rights نہیں ہونی چاہئیں بلکہ ان کو ہم سب کے ساتھ equal rights دیئے جائیں۔وہ بھی اس ملک کے شہری ہیں، وہ taxpayers ہیں اور ملک کے لئے contribute کرتے ہیں۔مجھے آج بڑی خوشی ہوئی ہے کہ حزب اختلاف کی طرف سے ایک ایسا نام لیا گیا ہے کہ جو میری زندگی کی بڑی زبردست memory ہے۔یہاں پر Cecil Chaudhry کا ذکر کیا گیا ہے۔محترم سیسل چودھری ہمارے war hero ہیں۔میں تو کہتا ہوں کہ ان کی تصویر اسمبلی کے باہر لگائی جانی چاہئے تھی۔یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہوں نے اس ملک کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں داؤ پر لگائی ہیں۔وہ war hero ہیں۔وہ 1965 کی جنگ کے genuine Ace ہیں۔ایم ایم عالم کے ساتھ سیسل چودھری بھی تھے لیکن وہ اتنی شہرت نہیں پا سکے۔He was an amazing man. مجھے یہ شرف حاصل ہے کہ میں نے

ان سے ملاقات کی ہوئی ہے کیونکہ وہ میرے والد صاحب کے دوست تھے۔وہ Saint Anthony College کے پرنسپل بھی رہے ہیں۔وہ ایک gentleman اور اس ملک کے محبت وطن تھے۔ہمارے ملک کی minorities ہمارا سرمایہ ہیں۔اس وقت دنیا میں جو حالات چل رہے ہیں اور ہم سوشل میڈیا پر جو images دیکھ رہے ہیں وہ بہت خوفناک ہیں۔لوگوں کو isolate کیا جا رہا ہے۔ Ethnic Cleansing کی بات ہو رہی ہے۔بہت ہی خوفناک images ہیں،بچوں کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں،بچے اپنے جسموں پر tattoos بنا رہے ہیں تاکہ اگر وہ بم لگنے کی وجہ سے ہلاک ہو جائیں تو ان کے جسم سے پتا لگ سکے کہ وہ کون ہیں۔میں سمجھتا ہوں کہ اتنے خوفناک حالات کے اندر ضروری ہے کہ ہم اپنی minorities اور isolated groups کو jealousy guard کریں۔میں تسلیم کرتا ہوں کہ اس ملک میں سب شہریوں کے equal rights ہیں لیکن اس وقت دنیا کے حالات دیکھ کر مجبوراً ہمیں اپنی minorities کو jealousy guard کرنا پڑے گا۔ہم نہیں چاہتے کہ جو images ہم سوشل میڈیا اور ٹیلیویژن پر دیکھ رہے ہیں وہ ہمارے ملک میں کسی بھی حالت میں پیدا ہوں۔ہمارے ہاں بھی جنونی لوگ موجود ہیں لیکن ہماری ریاست minorities کو پوری protection دیتی ہے۔قانون میں کوئی کمی نہیں ہے۔ہمارے آئین میں اقلیتوں کے حقوق کا پوری طرح سے خیال رکھا گیا ہے۔یہ ٹھیک ہے کہ over the time کچھ changes کرنی پڑتی ہیں۔اس وقت پوری دنیا کے اندر بہت گرم ماحول ہے اس وجہ سے ہمیں اپنی اقلیتوں کے لئے زیادہ sensitive ہونے کی ضرورت ہے تاکہ کوئی سانحہ پیش نہ آسکے۔ہماری اقلیتی برادری کے جو گھر جلائے گئے تھے یا دوسرے اس قسم کے جو واقعات ہوئے ہیں ان کے بارے میں investigation کے بعد یہ معلوم ہوا ہے کہ اس میں کسی کے vested interests تھے یا کوئی ذاتی رنجش تھی۔ان واقعات میں State کبھی بھی involve نہیں رہی اگر کوئی یہ کہے کہ ان واقعات میں State involved ہے تو میں نہیں مانتا۔مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت دنیا کے اندر بہت زیادہ نفرت ہے،لوگوں کو isolate کیا جا رہا ہے اور witch hunting ہو رہی ہے۔مسلمانوں کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جو مذہب اسلام پر یقین رکھتا ہے وہ دہشت گرد ہے یعنی اس وقت دنیا میں عجیب و غریب قسم کی چیزیں موجود ہیں۔اس کے ساتھ ساتھ نفرت اپنے عروج پر ہے۔ہمارے ملک میں اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ ہم اپنی اقلیتوں کو protect کریں۔ہم کوشش کریں کہ extremist سوچ کو پھلنے پھولنے نہ دیں اور اس کو سختی سے دبایا جائے۔اقلیتوں

کے لوگ ہمارے بھائی ہیں، ہم نے ساری زندگیاں ان کے ساتھ گزاری ہیں، کہیں پر ان سے services لی ہیں، ہماری ان کے ساتھ دوستیاں ہیں اور کئی لوگوں کے ساتھ ہم نے اکٹھے تعلیم حاصل کی ہے یعنی یہ تمام اقلیتوں کے لوگ ہماری زندگیوں کا حصہ ہیں۔ نہ ہم isolation میں ہیں اور نہ یہ لوگ isolation میں ہیں۔ ہم آج National Minorities Day celebrate کر رہے ہیں اور یہ بہت اچھی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کا نقطہ نظر اور حکومت کی efforts بہت positive ہیں۔ میں اس عمل کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ ہم یہاں دو بجے سے بیٹھے ہوئے ہیں، ڈیوٹی دے رہے ہیں اور یہ بہت ضروری ہے۔ تمام minorities میرے دل کے قریب ہیں کیونکہ وہ ہمارا حصہ ہیں، ہمارے دوست اور ہمارے بھائی ہیں۔ میرے خیال میں ان کے لئے یہاں پر بیٹھنا اور ان کے لئے بات کرنا کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب چیئرمین: اب محترم ارشد ملک صاحب بات کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آج مجھے اقلیتوں کے بارے میں بات کرنے کا موقع ملا ہے۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کا شکر گزار ہوں اور اس کے ساتھ سپیکر صوبائی اسمبلی پنجاب کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ جنہوں نے یہ precedent set کیا ہے اور آج پنجاب اسمبلی میں یہ روایت ڈالی کہ اقلیتوں کے عالمی دن پر یعنی 11۔اگست کو اجلاس بُلایا گیا ہے۔ ہمارے قائد بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح کا فرمان ہے کہ پاکستان میں minorities کے لوگ برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔ آج 11۔اگست 2024 کو ہم National Minorities Day کو Sunday کے روز اجلاس منعقد کر کے منا رہے ہیں۔ میں ذوالفقار علی شاہ کی بات کو endorse کرتا ہوں کہ ہم الحمدللہ دو بجے سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ میری ذمہ داری ہے۔ میں اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے دو سو کلومیٹر کا سفر طے کر کے ساہیوال سے یہاں پر آیا ہوں اور دو بجے سے یہاں پر بیٹھا ہوں۔ مجھے تھکاوٹ کی کوئی پروا نہیں کیونکہ minorities ہمارا حصہ ہیں۔ اس بات میں بھی کوئی دو رائے نہیں کہ الحمدللہ میرے حلقے میں minorities کا بڑا main کردار ہے۔ پنجاب اسمبلی کے اس مقدس ایوان تک ہمیں پہنچانے میں Christian Community کا اہم کردار ہے۔ میں اس فورم سے آج 11۔اگست کے

حوالے سے اپنے حلقے کی Christian Community کا خصوصی طور پر شکر گزار ہوں کہ جنہوں نے بڑی محبت سے ووٹ دے کر اور ووٹ کی طاقت سے مجھے یہاں اس ایوان میں پہنچایا ہے۔

جناب چیئر مین! قائداعظم محمد علی جناح نے 11۔اگست 1947 کے فرمان میں اقلیتوں کے لئے یہ کہا تھا کہ آج سے پاکستان آزاد ہے اور یہاں پر ہندو، مسیحی، سکھ اور دوسرے مذاہب کے پیروکار سب برابر ہیں تو میں اسی فرمان کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہتا ہوں کہ صرف لفظی باتیں نہ کی جائیں بلکہ اقلیتوں کو ان کے تمام حقوق عملی طور پر ملنے چاہئیں۔ اگر ہم کسی دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو وہاں پر ہم اقلیت میں ہوتے ہیں۔ ہم وہاں پر اپنے لئے حقوق مانگتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں اس ملک کے شہریوں کے برابر حقوق دیئے جائیں۔ میں سب سے پہلے پاکستان میں تمام اقلیتوں کے لئے آواز اُٹھانا چاہتا ہوں کہ ان کو ہمارے برابر تمام حقوق دیئے جائیں۔ ہم جتنے حقوق enjoy کر رہے ہیں تمام اقلیتوں کے لوگوں کو بھی وہی حقوق enjoy کرنے دیئے جائیں۔

جناب چیئر مین! اس وقت دنیا میں کم و بیش 200 ممالک ہیں اور ان ملکوں میں تقریباً 8۔ارب لوگ بستے ہیں۔ ان میں سے 73 فیصد آبادی majority میں ہے اور minorities سے تعلق رکھنے والے لوگ 2۔ارب 16 کروڑ کے قریب ہیں جو 27 فیصد بنتے ہیں۔ دنیا میں 50 مسلم ممالک اور 150 غیر مسلم ممالک ہیں۔ انڈیا، یورپ اور امریکہ غیر مسلم ممالک میں شامل ہیں۔ میرے اور آپ کے آقا حضرت محمد ﷺ نے ہمیں جو تعلیمات دیں اور اللہ تعالیٰ نے جو قرآن پاک نازل کیا اس کی تعلیمات کے مطابق میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دورائے نہیں کہ جو غیر مسلم تھے انہوں نے قرآن پاک کی تعلیمات پر عمل کر کے اپنے لئے ترقی کے دروازے کھول لئے اور ہمارے دین اسلام نے ہمیں جو تعلیمات دی ہیں ہم اُس سے غافل ہیں تو ہم اقلیتوں کے دن کے حوالے سے آج یہ اعادہ کریں کہ جہاں پر ہم نے اپنی اقلیتوں کو بھرپور تحفظ دینا ہے وہاں پر ہم نے اپنی شناخت اپنے پیارے ملک کی ترقی کے لئے بھی محنت کرنی ہے۔ یہاں پر انتشار اور الزامات کی سیاست سے ہم نے باہر نکلنا ہے۔

جناب چیئرمین! مجھے پتا ہے کہ bells ہو رہی ہیں اور آپ پر بھی بڑا pressure ہے لیکن میرا یہ تیسرا tenure ہے جس میں اقلیتوں کے حوالے سے یہ دن پہلی دفعہ آیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس پر وقت کی اتنی پابندی نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارے وقت کا بھی خیال کرنا چاہئے کہ ہم یہاں پر دو بجے سے بیٹھے ہیں اس لئے bell دینے والے کو سمجھائیں کہ بریک پر تھوڑا سا پاؤں رکھے۔

جناب چیئرمین! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ Christian Community کی وجہ سے ہمارے گھر، ہمارے شہر اور ہمارا صوبہ آباد ہے۔ میونسپل کارپوریشن دیکھ لیں، میونسپل کمیٹی دیکھ لیں، ضلع کونسل دیکھ لیں، اپنے صاف سُتھرے بازار اور گلیاں دیکھ لیں یہ سب صرف اور صرف Christian Community کی وجہ سے ہے۔ میں آپ کے توسط سے اس دن کے حوالے سے میں میونسپل کارپوریشن ساہیوال کے ملازمین، ضلع کونسل ساہیوال اور میونسپل کمیٹی کمیر کے daily wages ملازمین کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ اُنہیں اس دن کے توسط سے مستقل کیا جائے اور اُنہیں دوسرے مسلم ملازمین کی طرح مستقل ملازمت کے حقوق دیئے جائیں۔ میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جن Christians نے ہمارے گاؤں کے گاؤں آباد کئے، غیر آباد اور بنجر زمینیں آباد کیں اُن کی یہاں پر کسی نے بات نہیں کی۔ ہمارے علاقے میں 86/9-L گاؤں سے لے کر 89/9-L, 90/9-L, 92/9-L, 92/6-R, 94/6-R, 93/6-R, 187/9-L, 190/9-L, 148/9-L اماتو کالونی یہ سب Christians کے گاؤں اور کالونیاں ہیں یہ آج اس لئے آباد ہیں کہ وہاں پر Christians نے زمینوں میں ہل چلا کر غیر آباد زمینوں کو آباد کیا تو ساہیوال کی Christian Community کے حوالے سے خصوصی طور پر اور پنجاب کی Christian Community کے حوالے سے عمومی طور پر میری یہ گزارش ہے کہ جن Christians نے یہ زمینیں آباد کی ہیں اُنہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں تاکہ اُنہیں اُن کے اپنے آباؤ اجداد اور اُن کی اپنی محنت کا پھل مل سکے کیونکہ وہ پچھلے 80/80 سال اور 100/100 سال سے ان زمینوں کو آباد کیا ہوا ہے لیکن اُنہیں مالکانہ حقوق نہیں دیئے جا رہے۔ محنت اُن بیچارے غریب لوگوں نے کی ہے لیکن اب پھل کوئی اور کھا رہا ہے تو میں اس ہاؤس میں آپ کے توسط سے اُن کی دہائیوں کی محنت کو endorse کرتا ہوں کہ اُنہیں مالکانہ حقوق دیئے جائیں۔

جناب چیئرمین! اس میں کوئی شک نہیں کہ minorities کے لئے سرکاری ملازمتوں کا کوٹا موجود ہے اسی طرح اسمبلیوں میں بھی کوٹا موجود ہے۔ یہ حکومت اقلیتوں کی عبادت گاہوں کی تزئین و آرائش اپنی اولین ذمہ داری سمجھتی ہے۔ میں appreciate کرتا ہوں کہ ہماری حکومت اقلیتوں کے حوالے سے بہت اچھی قانون سازی کرتی ہے۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب چیئرمین: جناب محمد ارشد ملک! آپ مہربانی فرما کر اپنی بات کو wind up کریں پلیز!

جناب محمد ارشد ملک: جناب چیئرمین! آپ نے اتنی معصومیت سے wind up کرنے کا کہا ہے تو میرا دل کر رہا ہے کہ میں بیٹھ جاؤں۔ بس مجھے مزید دو تین باتیں کر لینے دیں۔

جناب چیئرمین! اس دن پر اگر سید یوسف رضا گیلانی صاحب کا ذکر نہ کیا جائے جنہوں نے 11-اگست 2011 کو اس دن کو قومی دن کے طور پر منانے کا اعلان کیا تھا تو میں اُنہیں appreciate کرتا ہوں۔ مسلمانوں کے عالمی ہیرو اسماعیل ہنیہ کی شہادت کے حوالے سے بڑی تکلیف سے میں یہ بات کر رہا ہوں کہ اللہ اسرائیل کو غارت کرے۔ فلسطین کے مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے میں آج کے Minorities Day کے موقع پر دعا کرتا ہوں کہ ظالموں پر اللہ تعالیٰ کا غیض و غضب نازل ہو اور فلسطین کے مسلمانوں کو آزادی حاصل ہو۔

جناب چیئرمین! میری آخری بات یہ ہے کہ ہمارے قومی ہیرو ارشد ندیم 40 سال بعد پاکستان میں گولڈ میڈل لے کر آئے اور پاکستان کا نام روشن کیا تو میں اس ایوان میں ارشد ندیم کو بھی appreciate کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین! اس دن کے حوالے سے میں آپ کو، آپ کی تمام Christian Community اور تمام minorities کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ آج کے دن میں اپنے تمام مسیحی بھائیوں اور بہنوں کو good evening

اور سلام کہوں گی، میری تمام ہندو کمیونٹی سے تعلق رکھنے والی بہنوں اور بھائیوں کو نمستے اور میری سکھ کمیونٹی سے تعلق رکھنے والے بھائی اور بہنیں جو ہیں ان کو سسریا کال۔

جناب چیئر مین! مجھے بڑی خوشی ہو رہی ہے 11 اگست کا دن ہے۔ اس ایوان میں پہلی دفعہ اس دن کو منایا جارہاہے۔ اس سے زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ آج minority سے تعلق رکھنے والے جو نمائندے ہیں آج وہ اس ہاؤس کو Chair بھی کر رہے ہیں۔ ہمارے لئے یہ بڑے فخر کی بات ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! 11۔اگست بڑا تاریخی دن ہے۔ اس کو تاریخی دن قائداعظم محمد علی جناحؒ نے بنایا جو اس ملک کے بانی ہیں ایک طویل جدوجہد کے بعد جب یہ ملک معرض وجود میں آیا تو قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 11۔اگست کو ایک تقریر کی جس کا سب نے یہاں پر بار بار ذکر کیا۔ میں نہیں چاہوں گی کہ repetition کروں۔ اس تقریر کے اندر انہوں نے ان کے جو حقوق تھے ان کو واضح کر دیا تو وہ line clear ہوگئی کہ پاکستان کیسے چلے گا اور اس میں minority کے حقوق کیا ہوں گے۔ قائداعظم محمد علی جناح جانتے تھے کہ minority کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا ہے اسی کے نتیجے میں مسلمانوں کو پاکستان کی ضرورت پیش آئی تو ہم نے وہ ظلم زیادتی برداشت کی ہوئی تھی لیکن آج میں سلام پیش کرتی ہوں اپنے ان تمام Christian بہن اور بھائیوں کو جنہوں نے قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھ آگے بڑھ کر ان کے قدم کے ساتھ قدم ملایا اور پاکستان بنانے کے لئے ووٹ بھی دیا، صرف ووٹ نہیں اپنی قربانیاں بھی پیش کیں، اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین! اس پاکستان کو بنانے کے لئے اور آج بھی Christians کا ووٹ خاص طور پر پنجاب کے اندر کسی بھی حکومت کو بنانے کے لئے کسی بھی جماعت کو اقتدار میں لانے کے لئے بہت اہمیت کا حامل ہوتا ہے۔ قائداعظم کے جو جذبات اور احساسات تھے وہ 1947 کے بعد کہیں آہستہ آہستہ مدہم ہوتے چلے گئے۔ ہم اس لائن سے ہٹتے چلے گئے جو ہمارے بانی قائداعظم محمد علی جناحؒ نے minorities کے بارے میں کہے۔ ہمیں ظلم اور تشدد کے رویے کو بدلنا پڑے گا۔ ہم اپنے معاشرتی مسائل کے اندر گھر کر رہ گئے ہیں اور پاکستان کی ترقی کا راستہ روکنے کی رکاوٹ ہم بناتے رہتے ہیں۔ ایسے انتشار پسند ذہنوں کو ایسے conservative minds کو ہمیں روکنا

پڑے گا۔ قانون کو حرکت میں آنا پڑے گا۔ ریاست تو ماں ہے ماں کا کام ہے اپنے تمام بچوں کو ساتھ لے کر چلنا تو یہ ریاستی ذمہ داری ہے کہ یہاں پر بسنے والے تمام پاکستانی جو اس کے بچوں کی صورت میں ہیں ان کو protect کرے۔ ان کے تحفظ کو یقینی بنائے۔ کیا وجہ ہے کہ آج میرے سارے اقلیتی بہن بھائیوں کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ یہاں پر غیر محفوظ ہیں۔ یہ یقینی طور پر وہی mindset ہے جو پاکستان کو ترقی کرتا نہیں دیکھ سکتا۔ یہ وہی mindset ہے جو اس کو آگے بڑھنے سے روک رہا ہے۔ یہاں quota system کی بات کی جاتی ہے، یہ کوٹا کیوں ہے جب آئین ہم سب کو مساوی قرار دے رہا ہے ہمارے حقوق کو برابر کہہ رہا ہے تو پھر ہم بات کریں گے equality کی ہم بات کریں گے اور برابری کی نوکریوں کی بات کریں گے، برابری کی تعلیم کی بات کریں گے، مذہبی آزادی کے اوپر برابری کی بات کریں گے۔ میں یہاں پر کوٹا سسٹم کو نہیں مانتی۔ ہم سب کو اگر آگے بڑھنا ہے تو برابری کی صورت میں آگے جانا ہوگا۔ اسی صورت میں پاکستان ترقی کر سکتا ہے اگر ہم اس mindset کو اپنے قانون کے ذریعے روک دیں جو بات کرتے ہیں کہ minorities کو دبا کر رکھا جائے۔ میں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف دیکھوں تو انہوں نے ہم پر یہ حکم صادر کیا ہے کہ جو minority ہے یا جو دوسرے مذہب سے تعلق رکھتے ہیں ان کو اپنی پناہ میں رکھیں۔ میں آئین پاکستان کی طرف دیکھوں تو وہاں بھی یہ بات کی جاتی ہے کہ آپ کو مساوی حقوق ہیں آپ کو آئین کے ذریعے تحفظ حاصل ہے تو پھر کیا ایسی وجوہات ہیں کہ میرے بھائی اپنے آپ کو غیر محفوظ تصور کریں۔ یہ چند ایک انتشار پسند لوگوں کی کارروائی ضرور ہو سکتی ہے۔

جناب چیئرمین! میں آپ کی بہن ہوں۔ آج سے ڈیرھ سال پہلے مریم نواز شریف صاحبہ نے مجھے ایک حکم صادر کیا کہ آپ پنجاب کی organizer ہیں اور minorities کو organize کریں گی تو مجھے اپنے پنجاب کی minorities کے لوگوں کے قریب آکر کام کرنے کا بھرپور موقع ملا۔ مجھے جو محبت جو ایمانداری اور خلوص اپنے Christian بہن بھائیوں سے اپنے ہندو بہن بھائیوں سے اور اپنی سکھ کمیونٹی سے ملا یقین کریں شاید مجھے عام سوسائٹی سے اتنی محبت کبھی نہیں ملی ہوگی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! انہوں نے آج مسلم لیگ(ن) پر اتنا بڑا اعتماد کیا یہاں کوئی مجھ سے اختلاف کرے یا اس کو search کر کے دیکھ لیں کہ مسیحی برادری، ہندو برادری اور سکھ برادری نے اتنی بڑی تعداد میں میاں محمد نواز شریف کے اوپر اعتماد کا اظہار کیا اور مسلم لیگ(ن) ایک واحد جماعت بن کر ابھری جو پورے ایشیا میں ایک ایسی جماعت ہے جس کے پاس اقلیتوں کے 40ہزار ڈائریکٹ عہدیدار موجود ہیں تو ہماری اقلیتوں کا سیاسی جماعتوں پر اعتماد ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ سیاست میں آ کر اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔وہ چاہتے ہیں کہ سیاست میں آئیں سیاسی جماعتوں کے بازو بنیں اور پاکستان کو ترقی کی طرف لے کے جائیں۔

جناب چیئرمین! ہم ہندوستان میں اقلیت میں تھے ظلم روا کیا گیا۔ ہمیں اس درد کا اندازہ ہے لیکن آج ہم 95 یا 97 فیصد مسلمان پاکستان کے اندر ہیں تو ہم سب پر لازم ہے کہ ہم یہاں پر اقلیت میں رہنے والے لوگوں کے تحفظ کو یقینی بنائیں۔بابا بلھے شاہ نے کہا ہے کہ:

مسجد ڈھادے، مندر ڈھادے ڈھادے جو کجھ ڈھیندا

پر کسے دا دل نہ ڈھانویں رب دلاں وچ رہندا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! ہم اس اہم issue کو اپنی نفرتوں کا شکار کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آپ یقین مانیں کہ یہ ہماری social problems ضرور ہیں۔میرا مذہب مجھے اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ میں کسی اور مذہب کے رہنے والے کو جھوٹا کہوں یا اس سے نفرت کروں۔میرے نبی ﷺ کا تو پیغام ہی بھائی چارہ ہے، اخلاق ہے، محبت ہے اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا سلوک کو روا رکھنے کا ہے۔میں جس ریاست کی بات کروں تو وہ بھی مجھے اجازت نہیں دیتی کچھ ہماری demands ضرور ہیں کیونکہ میں Minority Organizer کے طور پر represent بھی کر رہی ہوں اور میں ممبر پارلیمنٹ بھی ہوں اس لئے مجھ پر بھاری ذمہ داری آتی ہے کہ میں اپنے ان بھائیوں کی بات یہاں پر floor پر ضرور کروں۔ ہم خود حکومت میں ہیں اور ان شاءاللہ تعالیٰ آپ کو یہ کر کے بھی دکھائیں گے جو میں آج یہاں کہوں گی۔ہم ان شاءاللہ تعالیٰ قائد اعظم کی 11۔اگست 1947 کی تقریر کو قومی اور صوبائی نصاب میں شامل کریں گے۔ہم یہ ضرور کریں گے کیونکہ ہماری آنے والی نسلوں کو بھی پتا ہونا چاہئے کہ اقلیتوں کے حقوق کیا ہیں اور بانی پاکستان نے اقلیتوں کے بارے میں کیا کہا تھا۔ہم اسے

قومی نصاب کا حصہ ضرور بنائیں گے۔ کم عمری کی شادی بہت بڑی problem ہے جس کی روک تھام اس سے بھی بڑی problem ہے لیکن ان شاء اللہ تعالیٰ اس پر ہم واضح قانون بنائیں گے کہ ہماری اقلیتوں کی کم عمری کی شادی کو روکا جائے۔ جبری تبدیلی مذہب کو بھی ہم قانون کے ذریعے روکیں گے اور ہم چاہتے ہیں کہ وفاقی اور صوبائی کمیشنز بنائے جائیں جو با اختیار ہوں اور مذہب کی آڑ میں پر تشدد بیانات اور کارروائیوں کی روک تھام کے لئے عملی اقدامات بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ہم کریں گے۔

جناب چیئرمین! آئین پاکستان کے آرٹیکل 22 الف کے مطابق مذہبی تعلیم کے مضمون کے علاوہ دیگر مضامین میں مذہب کی تعلیم اور دیگر مذاہب کے بچوں کی حق تلفی ہو رہی ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ہم اس کے اندر بھی تبدیلی لے کر آئیں گے کہ جس minority سے جو بچہ تعلق رکھتا ہے اس کو یہ آزادی ہونی چاہئے کہ وہ اپنی تعلیم خود حاصل کرے اور اس پر کوئی زور زبردستی نہیں ہونی چاہئے کہ وہ ہر صورت میں اسلام کی کتابیں ہی پڑھے۔

جناب چیئرمین! میری یہ چند گزارشات تھیں اور ان پر ہم کام ضرور کریں گے کیونکہ قائداعظم نے فرمایا تھا کہ یہ ریاست ہے جس میں رہنے والا ہر شہری پاکستانی ہے اور اس کا مذہب اس کا ذاتی معاملہ ہے۔ یہاں پر سب کو برابری کا حق ہے تو ہم برابری کے ساتھ ان شاء اللہ تعالیٰ اپنے قدم کو آگے بڑھائیں گے۔ میں آخر میں ایک پیغام ضرور دینا چاہوں گی۔ میں نے اپنی minorities کو کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ مسلم لیگ (ن) کی minority ہے بلکہ میں نے ہمیشہ یہ کہا کہ یہ میری minority ہے۔ یہ میرے بہن بھائی ہیں، ان کی محبتیں اور محنتیں کبھی رائیگاں نہیں جاسکتیں اور ان کی struggle بھی کبھی رائیگاں نہیں جاسکتی۔ انہوں نے اس پاکستان کو بنانے میں جو کردار ادا کیا ہے اس کی ترقی میں بھی اتنا کردار ادا کر رہے ہیں تو یہ سب کے لئے ہے۔ تین خوبیاں انسان کو بڑا باکمال بنا دیتی ہیں جن میں ایک تو ٹھنڈا دماغ، میٹھی زبان اور نرم دل تو اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان خوبیوں سے نوازے اور ہم سب کو ہمت دے کہ ہم ایک دوسرے کو برداشت کریں، ایک دوسرے کے حقوق کا تحفظ کریں اور پاکستان کی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ پاکستان ہم سب کا ہے اور پاکستان کو بنانے میں اگر ہم سب نے کردار ادا کیا ہے تو اس کی ترقی میں بھی ہم اپنا کردار ادا کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پاکستان تا قیامت قائم و دائم رہے گا جس کے جھنڈے کا سفید

رنگ اسی طرح چمکتا رہے گا، اس کا سبز رنگ اسی طرح دمکتا رہے گا اور ہم اس پرچم کے سائے تلے ایک ہو کر رہیں گے۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین: میری تمام معزز ارکان سے درخواست ہے کہ مہربانی کرکے وقت کا خیال کرتے ہوئے پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کریں۔ عمر فاروق ڈار صاحب!

جناب عمر فاروق ڈار: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں اس مقدس ایوان میں 11۔اگست کے حوالے سے سب سے پہلے بہادر باپ کی بہادر بیٹی کو اس تاریخی قدم اٹھانے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ Minority day کے حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ پوری دنیا میں، میں دنیا کے کچھ ممالک گھوم کے آیا ہوں deep state کے بھی معاملات سوشل میڈیا سے وہ چھپے ہوئے نہیں ہیں لیکن میں حلفیہ طور پر کہتا ہوں کہ جو پاکستان کی عوام ہے وہ اتنی پرجوش اور اتنے جذبے والی ہے کہ آپ یقین مانیں جو اقلیتوں کو حقوق ملنے چاہئیں ہم as a قوم مسلمان، سکھ، ہندو اور Christian بھائی کام کر رہے ہیں اور کرتے رہیں گے جو پاکستان کا حُسن ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ سب سے پہلے آج کے دن ہمیں اس مقدس ایوان سے اپنے اپنے حلقے میں جو سبق دینا چاہئے کہ لوگوں کو آپس میں مزید جوڑا جائے۔ ایک ہی بات ہے جو ہمیں جوڑ سکتی ہے وہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے بعد minority بھائیوں کے لئے پاکستان ہے۔ پاکستان ایک ایسا لفظ ہے جو چاروں صوبوں میں کسی بھی رنگ اور نسل سے ہے لیکن کوئی بندہ اپنے ملک سے پیار کرنے والا ہو تو وہ اپنی جان بھی نچھاور کر دے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! میری یہ بڑی humble request ہے کہ جب next 11th August منایا جائے تو minority کی ہماری معزز اراکین بہنوں کو سب سے پہلے موقع دیا جائے کیونکہ اس وقت اکثر اراکین اس ہاؤس سے جا چکے ہیں اور آج کے دن کا مقصد ہی یہ ہے کہ ہمارے اقلیتی بھائی اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔ مجھے امید ہے کہ اگلے 11۔اگست کو ان شاء اللہ یہ بھی ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! جو پاکستان کا فخر ہے، میری بات مکمل ہے اور صرف دو sentence ہیں یعنی دو لائنوں کی بات ہے کہ ہمارے بھائی ارشد ندیم جو گولڈ میڈل جیت کر آئے ہیں اور پاکستان کے ہیرو ہیں۔ ہم اس مقدس ایوان میں تمام پارلیمنٹیرینز کی طرف سے اور خصوصی طور

پر پی پی۔64 گوجرانوالہ کی طرف سے انہیں مبارکباد دیتا ہوں لیکن یہ مبارکباد ادھوری رہے گی جب تک میری minorities کی بہنیں "ٹوئنل سہیل" پاور لفٹنگ میں 15 گولڈ میڈلز ایک مہینہ پہلے لے کر آئی ہیں تو میں اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ انہیں بھی kindly consider کیا جائے کیونکہ وہ بھی ہمارے ملک پاکستان کا فخر ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اسی طرح فلسطین اور اسرائیل کی بات ہو رہی تھی تو جتنا ظلم اس وقت اسرائیل جو انسانیت کا دشمن ہے، فلسطینیوں پر کر رہا ہے تو اس سے دس گنا زیادہ ہمت اور طاقت ہمارے فلسطینی بھائیوں میں ہے جو بے سروسامانی کے عالم میں ان کی گولیوں اور بموں کے آگے اپنے اور اپنے بچوں کے جسم پیش کر رہے ہیں، وہ سلام کے قابل ہیں اور وہ قوم ایک انچ بھی اپنی آزادی پر compromise کرنے کو تیار نہیں ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اسماعیل ہنیہ شہید فلسطینی کے لئے میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ وہ اس شہادت کے صدقے فلسطینی عوام پر اپنا رحم و کرم عطا فرمائے اور انہیں آزادی عطا فرمائے۔(آمین)

میری آخری بات میرے والد محترم صلاح الدین ڈار (مرحوم) کے لئے ہے کہ الیکشن کی رات کو میرے والد محترم میری جیت کی خبر سننے کے بعد اللہ تعالیٰ کو پیارے ہو گئے۔ میں ان کی دعاؤں کی بدولت اس مقدس ایوان میں آکر بات کر رہا ہوں اور ہمیں اپنے ہر پہلو میں، ہر معاملے میں loyalty دکھانی چاہئے اور اگر ہم loyal نہیں ہوں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے پھر کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ محترمہ شکیلہ جاوید!

محترمہ شکیلہ جاوید: جناب چیئرمین! بہت شکریہ۔ میں آپ کو مبارکباد دیتی ہوں کہ خداوند نے آپ کو یہ عزت دی کہ آپ اس Chair پر بیٹھے ہیں۔ میں سونیا آشر صاحبہ کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میرے بھائی ڈار صاحب نے میرے لئے بڑی آسانی پیدا کر دی کہ minority day پر ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ سب سے پہلے ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے گا اور ہمیں خوشی ہوگی کہ سارے معزز اراکین ہمیں سنیں تو اسی routine میں جیسے ہمیشہ ہوتا ہے کہ سب سے آخر میں

ہمیں موقع ملا۔ Minority day پر بھی سب سے آخر میں ہمیں موقع ملا لیکن ہمارا بھی دل کرتا ہے کہ جب ہم اپنی بات کریں تو پوری قیادت بھی سنے اور ہمارے اپوزیشن لیڈر اور ساری اپوزیشن بھی ہمیں سنے مگر خداوند کی شکر گزار ہوں کہ شاید وقت کے مطابق ہو سکتا ہے کہ آنے والے وقتوں میں کچھ بہتری ہو جیسے میرے بھائی نے کہا۔

جناب چیئرمین! ابھی ہمارے بھائی ارشد ندیم جو گولڈ میڈل جیت کر آئے ہیں ہم اپنی minority کی طرف سے ان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ وہ قومی ہیرو ہیں اور یقیناً وہ ہیں۔ میرے بھائی ڈار صاحب نے ایک بات کہی کہ ہماری جو Christian بچیاں ابھی "سہیل سسٹرز" پانچ پانچ گولڈ میڈل جیت کر آئی ہیں تو ہماری قوم کی اس چیز سے تھوڑی دلآزاری ہو رہی ہے اور وہ پریشان بھی ہیں کہ ان کے لئے کسی نے کوئی انعام کا اعلان نہیں کیا تو وہ بھی تین بچیاں 15 گولڈ میڈلز لائی ہیں اور ایک نہیں بلکہ پانچ پانچ equal to fifteen گولڈ میڈلز لے کر آئی ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! وہاں پر بھی قومی پرچم لہرایا گیا اور وہاں پر قومی ترانہ بھی پڑھا گیا جس پر ہم خداوند کا شکر ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ملک کے نام کو روشن کیا ہے تو ہم ان کے اور حکومت کے درمیان میں ایک پل کی طرح ہیں۔ اگر ہم اپنی قوم کی صحیح بات حکومت کو نہ بتائیں یا حکومت کی جو محبت ہے وہ اپنی قوم تک نہ پہنچائیں تو یہ بھی زیادتی ہے۔ ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسیحی قوم یہ چاہتی ہے کہ آپ ان بچیوں کے ساتھ بھی محبت کا اظہار ویسے ہی کریں جیسے ہمارے ارشد ندیم بھائی کے ساتھ کیا۔ میں اس کے لئے جناب چیئرمین سے یہ گزارش کروں گی کہ وہ اس بات پر ایکشن ضرور لیں اور ہم وزیر اعلیٰ پنجاب سے بھی گزارش کرتے ہیں اور پرائم منسٹر سے بھی گزارش کرتے ہیں کہ ہماری قوم کو خوشی سے نوازا جائے جیسے ہمارے ارشد بھائی کو نوازا گیا ہے۔ میں یہ ضرور کہوں گی کہ بھائی فیلبس نے بڑی اچھی طرح سے ہماری ہسٹری کو explain کیا۔ ہمارے مسلم بھائیوں، کرسچن بھائیوں اور minority کے دوسرے لوگوں نے بھی explain کیا کہ ہماری خدمت ایسی نہیں ہے جو چھپی ہو۔ یہ جو ہمارے ساتھ وعدے ہوئے جیسے بتایا کہ ہماری نسلیں بھی آپ کی شکر گزار رہیں گی، یہ ساری باتیں کتابوں میں ہیں reality میں ایسا نہیں ہے۔ اگر ہم دیکھیں تو ہماری قوم میں یہاں بڑے دُکھی لوگ بیٹھے ہیں وہ یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں ہم

secure نہیں ہیں۔ میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ جب ہم ملک پاکستان میں شامل ہوئے تو ایک گواہ ہے جو ابھی تک زندہ ہے اور ہم دعا کریں گے کہ وہ گواہ ہمیشہ قیامت تک زندہ رہے وہ گواہ ہمارا پرچم ہے۔ اگر ہم اپنے پرچم کو دیکھیں اور اس کو explain کریں تو اُس وقت جو ہماری right condition پرچم میں لکھ دی گئی۔ ہماری minority کی حقیقت میں جو جگہ ہے وہ پرچم میں draw کر دی گئی۔ اس پرچم میں جو سٹار ہے وہ minority ہے۔ پرچم جس کو سٹار کہتا ہے وہ minority ہے۔ اگر آپ پرچم کو دیکھیں تو جو پرچم کو کھڑا رکھنے والا اور hold کرنے والا حصہ تھا وہ بھی minority کو تھمایا گیا تھا۔ پرچم میں جو کلر ہمیں دیا گیا وہ سفید ہے۔ آپ کسی بھی مذاہب میں چلے جائیں جب آسمانوں سے call آتی ہے اور وہ خدا کی طرف رخصت ہوتا ہے تو لوگ سفید کپڑے میں لپیٹ کر خدا کے سپرد کرتے ہیں۔ جو ہمیں رنگ دیا گیا ہے وہ ویسے بھی پاکیزگی کا ہے۔ ہم پاکستان میں بُلائے نہیں گئے بلکہ ہم پاکستان میں تھے اور ہم پاکستان کو بنانے والے ہیں۔ ہم یہاں پر import نہیں کئے گئے یا ہجرت کر کے نہیں آئے بلکہ ہم نے پاکستان کو بنایا ہے۔ میں یہاں کسی فلم کا ڈائیلاگ نہیں بول رہی جب تارا سنگھ نے کہا کہ "جو مانگے گا پاکستان اُس کو ملے گا قبرستان" تو میں کسی فلم کا ڈائیلاگ یا ڈرامے کا ڈائیلاگ یہاں نہیں بولنا چاہتی بلکہ اپنے آباؤ اجداد اپنے بڑوں کی بات کہنا چاہتی ہوں کہ جب ایس پی سنگھا نے کہا تھا کہ "سینے پر گولی کھائیں گے پاکستان بنائیں گے" (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! یہ ہماری زبان تھی اور آج بھی ہم اسی ایس پی سنگھا کی طرح سینے پر گولیاں کھا رہے ہیں اور تارا سنگھ جو آج بھی ہمیں مار رہے ہیں وہ پاکستان میں موجود ہیں۔ اگر وہ اُس وقت انڈیا سے تعلق رکھتے تھے تو آج وہ کس سے تعلق رکھتے ہیں؟ آج وہ جو ہمیں گھسیٹ کر مار رہے ہیں آج کے جو تارا سنگھ ہیں وہ کون ہیں؟ ہم آج بھی ایس پی سنگھا کی طرح اپنے سینے پر گولی کھا رہے ہیں اور یقین جانیں یہاں پر جتنے بھی لوگ بیٹھے ہیں ہم اپنے وطن کی محبت کے لئے کبھی بھی باہر جا کر شکایت نہیں کرتے۔ ہم کریں گے بھی نہیں، ہم کیوں کریں؟ ہمیں خدا نے یہ ملک دیا ہے اور ہمارا یہ ملک ہے اور ہم اپنی بات یہیں کریں گے۔ ہم کسی بھی حالت میں ہوں ویسے بھی ہمارا مذہب ہمیں سکھاتا ہے، جو ہمیں تعلیم دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اگر اس ملک کے اسیر بھی ہوں تو اس ملک کی سلامتی چاہو کیونکہ اِس ملک کی سلامتی میں تمہاری سلامتی ہے۔ ہم اس ملک کی سلامتی

چاہتے ہیں کیونکہ یہ خدا کی طرف سے ہمیں حکم ہے۔ میں یہ ضرور گزارش کروں گی کہ پرچم سے پوچھیں کہ اس میں ہمارا کردار کیا ہے؟ جس وقت پرچم بنایا جارہا تھا اُس وقت ہمارا کردار بھی زندہ تھا اور ہمارا کردار جو آج مارا گیا ہے وہ پرچم پر آج بھی زندہ ہے۔ خدا کرے کہ جب تک یہ دنیا قائم ہے یہ پرچم بھی قائم و دائم رہے۔ یہ پرچم آپ کو ہماری یاد دلاتا ہے جس پر ہمارا رنگ ہے actually ہم وہ ہیں۔ میں نے اپنی پہلی speech میں کہا کہ ہمیں ضائع نہ کریں، پرچم پر جو رنگ ہے ہمیں actually اُس معنی میں استعمال کیا جائے۔ ہم بڑے sincere اور پیار کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم اپنا آپ وقف کر دینے والے لوگ ہیں۔ جب ہم تعلیم دے رہے تھے، جب ہم میڈیکل دے رہے تھے تو تب سروس تھی۔ غور کیجئے ذرا کہ آج وہ سروس ہے یا کمرشل ہے؟ آج وہ بزنس ہے اور جس قوم کی یہ والی چیزیں کمرشل ہو جاتی ہیں، بزنس ہو جاتی ہیں تو پھر اس کا کیا حال ہوتا ہے۔ آپ پاکستان کی demo دیکھ لیں، پاکستان کی قوم کا جو حال ہے وہ یہی ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں جب ہم سروس دے رہے تھے، اپنا تن، من، دھن لگا رہے تھے۔ آج دیکھیں لوگ اِس سے اپنا تن، من بنا رہے ہیں اور لوگوں کو گھسیٹ رہے ہیں۔ یہ دیکھیں کہ کیا یہ سروس ہے؟ میں خدا کی شکر گزاری کروں گی یہاں پر باشعور لوگ بیٹھے ہیں، یہ علم رکھتے ہیں آپ غور کریں کہ آج کی سروس اور اُس وقت کی سروس میں کیا فرق ہے۔ اگر آج سروس اس قدر خراب ہو چکی ہے تو مان لیں کہ خدا نے ہمیں یہ ٹیلنٹ دیا ہے کہ ہم یہ سروس دے سکتے ہیں۔ آپ ہسٹری میں دیکھ لیں کہ کبھی کسی مسیحی نے کبھی ملک پاکستان کو نقصان نہیں پہنچایا، کسی بھی پلیٹ فارم پر اور نہ ہم نقصان پہنچائیں گے۔ ہم کل بھی خداوند کی شکر گزاری کر رہے تھے اور آج بھی کرتے ہیں۔ ہمارا کل بھی یہی نعرہ تھا اور آج بھی یہی نعرہ ہے ہم اُسی نعرے کو آگے بڑھاتے ہیں کہ "سینے پر گولی کھائیں گے، پاکستان بنائیں گے" لیکن آج ہم یہ کہتے ہیں کہ "کسی حال میں بھی جی جائیں گے، پاکستان بچائیں گے"۔ پاکستان زندہ باد۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ نرگس فیض ملک!

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے آپ کو مبارکباد دیتی ہوں کہ آج کے historical day پر آپ کو ہاؤس چیئر کرنے کا موقع ملا اور میں اپنی بہن سونیا کو بھی مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، آپ کا بہت شکریہ۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے اس پلیٹ فارم پنجاب اسمبلی کی جانب سے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی جانب سے قومی ہیرو، ہمارے بھائی، پنجاب کی آن، بان، شان ارشد ندیم کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ اُس ایک شخص نے کل پوری قوم کو ایک کر دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ کریڈٹ اُس سے زیادہ ہے۔ کل ایک ایسا موقع تھا کہ جسے پوری قوم کو یکجا ہو کر اُن کی جیت کو منانا پڑا۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ہم 14۔اگست بھی اسی طرح منائیں، ہم 11۔اگست بھی اسی طرح منائیں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا؟ اگر کل ہو سکتا ہے تو آج کیوں نہیں ہو سکتا؟ آج بھی ایسا ہی ہونا چاہئے تھا۔ مجھے بہت خوشی محسوس ہوتی ہے کہ میری پارٹی نے جناب آصف علی زرداری کی قیادت میں 2009 میں پہلی دفعہ 11۔اگست منایا۔ یہ جناب ذوالفقار علی بھٹو شہید کا دور ہو یا محترمہ بے نظیر بھٹو شہید کا دور ہو یا 2008 کی ہماری حکومت ہو پہلی دفعہ میں سمجھتی ہوں کہ minorities کو جتنے حقوق ملے آج تک کسی دور میں نہیں ملے۔ پہلا منسٹر ہمارا بھائی اسلام آباد سے جے سالک پاکستان پیپلز پارٹی کے دور میں بنا۔ پہلا فیڈرل منسٹر شہباز بھٹی شہید پاکستان پیپلز پارٹی کے دور میں بنا اور jobs میں minorities کا کوٹا رکھنے اور اسمبلیوں میں بھی کوٹا پاکستان پیپلز پارٹی کی ہی وجہ سے ہوا۔ مجھے اس بات کی خوشی ہے کہ الحمدللہ میری پارٹی نے کبھی کہیں بھی کسی بھی فرقے کے ساتھ یا کسی مذہب کے ساتھ کوئی زیادتی یا ناانصافی نہیں کی۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی چاروں صوبوں کی جماعت ہے بلکہ پانچوں صوبوں کی جماعت ہے۔ آج کے دن کا کریڈٹ میں وزیراعلیٰ پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کو دیتی ہوں کہ ان کی وجہ سے ہم آج کا یہ دن منا رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! آج اسمبلی میں داخل ہوتے ہی پتا چل گیا تھا کہ آج ہم 11۔اگست منا رہے ہیں۔ ہم یہ چیزیں کھلے دل سے accept کیوں نہیں کرتے؟ اگر ہمیں کوئی موقع یکجا ہونے کا ملتا ہے تو جمہوریت اسی کا نام ہے۔ ہم کسی کی اچھائی کو اچھائی کہنے میں کیوں عار محسوس کرتے ہیں، کیوں ہم اتنی نفرتیں اور بغض اپنے اندر رکھتے ہیں؟ ہم کسی بھی کام کو ایمانداری سے کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ ہم کیوں اس حد تک نفرتیں اپنے دلوں میں رکھ رہے ہیں کہ ہم کسی کی اچھائی کو ماننے کو تیار نہیں ہیں؟ کیا ہی اچھا ہوتا کہ آج دو لفظ وزیر اعلیٰ صاحبہ کے لئے بھی کہے جاتے کہ ہاں انہوں نے یہ اقدام اٹھایا جو پہلی دفعہ اٹھایا گیا۔ ہمیں اس بات کو سراہنا چاہئے؛ یہ کریڈٹ کی بات ہے۔ وہ بھی ہماری شان ہے، ہمارے صوبے کی وزیر اعلیٰ ہے اور پہلی خاتون ہے جو وزیر اعلیٰ پنجاب بنی ہے۔ کیا ہم اُن کو خاتون ہونے کی وجہ سے کریڈٹ نہیں دیتے؟ میرا خیال ہے کہ پھر تو ہم خواتین کو بھی ہمارے حقوق نہیں مل رہے۔ اگر minorities کے rights کی بات کی جا سکتی ہے تو یہاں پر reserve seats کو اس طرح سے right نہیں دیا جاتا اور آج تک نہ دیا گیا ہے؛ کیوں؟ ہمارے right کی کون بات کرے گا؟ ہم تو سب کی بات کرتے ہیں، ہم بھی خواتین ہیں۔ میں ان تمام پارٹیوں کی خواتین کی بہنوں کی بات کرتی ہوں کہ سب کو equal right دیا جائے جب ہمارا ووٹ سب کے برابر ہے تو ہمیں اس کے برابر rights کیوں نہیں ملتے؟ ہمیں rights بھی اسی طرح ملنے چاہئیں اور ابھی ہمارے لئے یہ بات خوش آئند ہے اور میں سمجھتی ہوں کہ یہ credit کی بات ہے کہ یہاں ہماری CM صاحبہ ایک خاتون ہیں اور یہ credit انہی کے ہاتھ میں جانا چاہئے اور انہی کو ملنا چاہئے تاکہ وہ خواتین کے right کی بھی بات کریں اور ان کی موجودگی میں خواتین کو محرومی کا شکار ہونا یہ ہم سب کے لئے باعث شرم بات ہوگی۔ جہاں تک باقیوں کی بات ہوئی تو میں سمجھتی ہوں کہ سینٹری ورکر جو ہے وہ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ہم لوگوں کے لئے کام کرتا ہے تو میں اس سینٹری ورکر کو سلیوٹ پیش کرتی ہوں کہ جس نے ہمیں آسائش دی اور ہمیں facilitate کیا لیکن ہم نے کبھی اس کو facilitate نہیں کیا۔ آج پنجاب گورنمنٹ کو چاہئے کہ سینٹری ورکر کی نا صرف تنخواہ میں اضافہ کیا جائے بلکہ اس کی لائف انشورنس کی جائے تاکہ کوئی فیصل آباد جیسا واقعہ پیش نہ آئے۔ ایسا واقعہ دوبارہ کسی کے لئے جان لیوا ثابت نہ ہو۔ ہم باتیں تو کر دیتے ہیں ہم تقریریں کر کے چلے جاتے ہیں لیکن implementation کب ہوگی؟ ان باتوں پر کون عمل کرے گا؟ ہمیں چاہئے

کہ ہم ایک دوسرے کے rights کا خیال رکھیں۔ایک دوسرے کی بات کرنے کے لئے ہم یہاں پر پہنچے ہیں۔ اگر ہم میں بھی اور باہر والے میں بھی کوئی فرق نہیں رہنا،جو باہر آواز اٹھا رہا ہے یا ایوان کے اندر آواز اٹھا رہا ہے تو پھر یہاں پر بیٹھنے کا کوئی مقصد نہیں ہے۔یہاں بیٹھنے کا ہمارا مقصد ہے کہ ہم کسی بھی حالت میں اپنے پسے ہوئے طبقے کی نمائندگی کریں کہ جس کی باہر سڑک پر آواز کوئی نہیں سنتا، جس کی کوئی آواز نہیں بنتا اور جس کی ہاں میں ہاں کوئی نہیں ملاتا۔چاہے اس کو کم تر سمجھ کر، چاہے اس کو مذہب کی بنیاد پر، چاہے اس کو کسی اور بنیاد پر، یہ ہمارے معاشرے کا المیہ ہے۔ہم اس حقیقت کو نہیں اپناتے، ہم صرف بات کر دیتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ یہ ڈیم بنا لیں گے تو یہ ہو جائے گا،وہ کر لیں گے تو وہ ہو جائے گا، نہیں ایسے نہیں ہو گا۔ ہمیں ایک ہونا چاہئے۔ ہمیں متحد ہونا پڑے گا اتفاق رائے سے جو معاملات حل ہوتے ہیں وہ زبانی جمع خرچ سے نہیں ہوتے،وہ لفظوں سے نہیں ہوتے،وہ تقریروں سے نہیں ہوتے، جس طرح کل پوری قوم ایک قوم تھی اور پاکستانی قوم نے کل ثابت کیا ہے کہ اگر وہ چاہیں تو سب کچھ کر سکتی ہے اس لئے پاکستان کی خاطر، پاکستان ہے تو ہماری سیاست ہے، پاکستان کی وجہ سے ہم ہیں پاکستان ہماری وجہ سے نہیں ہے۔ اس 25 کروڑ عوام کو کوئی بھی ایسا ملک نہیں ہے جو سنبھالا دے گا۔ ہمیں قائداعظم محمد علی جناحؒ کے لئے دعاگو رہنا چاہئے اور ان کا شکر گزار ہونا چاہئے جنہوں نے ہمیں یہ ملک دیا۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئرمین! اور جس بنیاد پر یہ ملک بنا ہم تو وہ سب کچھ بھول چکے ہیں۔ ہم نے کب وہ یاد کرنا ہے اور کب ہم اپنے ملک کے لئے کچھ کریں گے؟ خدا کے لئے نفرتیں چھوڑ دیں اور نفرتیں ختم کر دیں۔ آج کے دن سے محبت کے پیغام سے شروع کر لیں۔ یہ 11۔اگست محبت کا پیغام دیتا ہے قائداعظم محمد علی جناح نے محبت کا پیغام دینے کے لئے اس دن کی اہمیت کو بتایا تھا انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ ایک دن منالیں اور اس کے بعد بھول جائیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ wind up کر لیں۔

محترمہ نرگس فیض ملک: میرا minority سے تعلق نہیں ہے لیکن وہ میرے بہن بھائی ہیں ہم ان کو اپنا بہن بھائی سمجھتے ہیں۔ میں نے یوحنا آباد، گوجرہ اور اسلام آباد میں minority کے لئے اپنے فنڈز دیئے اور میں نے جتنے کام کروائے ہیں شاید کسی ممبر نے کروائے ہوں گے چاہے وہ reserve seat پر ہوں۔ مجھے یہ فخر ہے اس لئے کہ ہمیں پتا ہے ہم جس غریب کے نام پر ووٹ مانگتے ہیں جب اس غریب کی بات نہیں کریں گے تو آپ کا یہاں پر بیٹھنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ہم ایسی باتوں کو وقتی طور پر نہ لیں for Goods' sake ہمیں serious لینا چاہئے۔ اگر ہم اپنے ملک کی سچے دل سے خدمت کرنا چاہتے ہیں تو ہم اپنا خود احتسابی کا عمل شروع کریں۔ یہ نہیں کہ ہمیں کوئی کہے اور کوئی ہماری طرف انگلی اٹھائے۔۔۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ۔

محترمہ نرگس فیض ملک: جناب چیئرمین! میں صبح سے بات کرنے کے لئے بیٹھی ہوئی ہوں۔ please آپ مجھے صرف دومنٹ ٹائم دے دیں۔ اگر میں کوئی غلط بات کر رہی ہوں تو بیشک آپ کہہ سکتے ہیں اور میں اپنی بات ختم کرلوں گی لیکن میں سچ بات کر رہی ہوں اور سچ کڑوا ہوتا ہے۔ سچ سننا چاہئے اور برداشت کرنا چاہئے اس لئے کہ ہم پاکستانی ہیں اگر ہم اپنے گھر میں بات نہیں کریں گے تو ہم کہاں بات کریں گے۔ یہ ہمارا right ہے اس لئے یہاں پر بات کر رہی ہوں، as a Pakistani, as a Punjabi کہ میرے صوبے میں میرے لوگوں کی، میرے بہن بھائیوں کی حق تلفی ہوتی ہے تو اگر اس پر میں بات نہیں کروں گی اور آپ بات نہیں کریں گے تو کون بات کرے گا؟ ہر صوبہ اپنے لوگوں کا خیال رکھتا ہے ہمیں بھی اپنے لوگوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ہمیں بھی اپنے لوگوں کی بات کرنی چاہئے۔ ہمیں بھی اس طبقے کی بات کرنی چاہئے جس کا ہم الیکشن میں پرچار کرکے آتے ہیں جس کو ہم الیکشن میں منشور کا حصہ بناتے ہیں۔ ہم کیوں نہیں اس کے بعد اس کو یاد رکھتے؟ ہم کیوں اس ایک دن کا انتظار کرتے ہیں کہ کوئی ایک دن آئے گا تو اس ایک دن کو celebrate کرکے اس کے نام پر وہ دن ڈال دیں گے۔ یہ دنوں کی بات نہیں ہے۔ daily basis پر بات کو issue to issue بات کرنی چاہئے تاکہ دوبارہ یہ دن منانے سے پہلے ان کی تمام محرومیاں ختم ہوں، ان کے گلے شکوے نہ ہوں اور کوئی ایسا نہ ہو کہ وہ کہے کہ میری حق تلفی ہوئی ہے۔ کسی فورم پر کسی بھی جماعت سے کسی کو کسی سے

گلہ نہیں ہونا چاہئے۔ اگر پاکستان کو بچانا ہے اگر پاکستان کو آگے بڑھانا ہے اور اگر ہمیں پاکستان کی سلامتی چاہئے تو ہم سب کو ایک ہو کر چلنا چاہئے۔ ہماری اس وقت جتنی ضرورت پاکستان کو ہے اتنی ضرورت سیاست دانوں کو نہیں ہے۔ آج پاکستان کہہ رہا ہے کہ میرا ساتھ دو، ہم سب کو ایک ہو کر پاکستان کا ساتھ دینا چاہئے اور قائداعظم کی تصویر کے نیچے کھڑے ہو کر بتانا چاہئے اور میں سمجھتی ہوں کہ آج کے دن سے عہد وفا کرنا چاہئے۔ ہم سب ایک ہیں کوئی minority نہیں ہے یہ پاکستان سب کے لئے بنا ہے اگر آج 75 سال کے بعد بھی ان کو کہیں کہ یہ minority میں ہیں تو ہمیں شرم آنی چاہئے۔ یہ minority میں نہیں ہیں۔ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کی طرح یہ سب ہاتھ کا حصہ ہیں، یہ ہمارے وجود کا حصہ ہیں پاکستان کا جھنڈا تب تک مکمل نہیں ہوتا جب تک اس میں سفید رنگ نہ ہو تو ہم کیوں بھول جائیں اور کیوں ہم 11۔اگست کا انتظار کریں، ہم کیوں 25۔دسمبر کا انتظار کریں، کیوں نہ ہم کہیں کہ ہم لوگ جیسے باقی لوگوں کو rights دیتے ہیں اس طرح ہم اپنے ان بہن بھائیوں کو بھی rights دیں اور ان کے ساتھ کھڑے ہوں، یہ ہمارے ساتھ کھڑے ہوں اور ہم سب پاکستان کے ساتھ کھڑے ہوں۔ یہ پاکستان کی شان ہیں ہمیں پاکستان کو بلند سے بلند تر کرنا ہے اور پاکستان کا نام جس طرح ارشد ندیم نے انٹرنیشنل دنیا میں بلند کیا ہے اس طرح ہم سب یہاں پر بیٹھے جتنے بھی سیاست دان ہیں، تمام سیاسی پارٹیاں ہیں، ان سب سے میری request ہے کہ یہ اپنے اپنے اختلافات کو بھول کر خدارا پاکستان کو ٹوٹنے سے بچائیں۔ پاکستان کی خدمت کریں، پاکستان ہے تو آپ کی سیاست ہے۔ میرے لیڈر نے ہمیشہ مفاہمت کی بات کی ہے۔ جناب آصف علی زرداری اس وقت پاکستان کی امید ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ وہ پاکستان کے لئے جو سوچ سکتے ہیں تو شاید ہی کوئی محب وطن ہو لیکن ہم سب محب وطن ہیں میں ساری پارٹیوں کو کہتی ہوں کہ مل کر آج کے دن ہم اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ یہ عہد کریں کہ ہم پاکستان کے لئے ہر قسم کی قربانی دیں گے اور پاکستان کو بچائیں گے۔ پاکستان زندہ باد۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ محترمہ سونیا آشر!

محترمہ سونیا آشر: Good evening everyone in the name of Lord Jesus Christ جناب چیئرمین! میں سب سے پہلے CM پنجاب محترمہ مریم نواز شریف کی شکر گزار ہوں

جنہوں نے آج پھر سے تاریخ کو رقم کر دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ 11۔اگست کا دن شاید پہلے ڈھکا چھپا منایا جاتا تھا لیکن آج ان کی کاوش کی بدولت تاریخ میں پہلی بار یہ دن minorities کے لئے پنجاب اسمبلی لاہور میں منعقد کیا گیا۔ میں Minority Minister کو مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی جن کی کاوش کی وجہ سے آج ہم نے بہت سے ambassadors کو دیکھا ہے اور ہم ان سے مل سکے ہیں۔ آپ کا بہت شکریہ۔ آج کا دن ہم جانتے ہیں بہت خاص دن ہے minorities کے لئے، خاص کر مسیحیوں کے لئے، سکھوں کے لئے، ہندوؤں کے لئے کیونکہ آج کے دن ہمارے ساتھ بہت سے ایسے وعدے کئے گئے تھے جن کی بدولت ہمیں ایسا لگتا تھا کہ ہمارے ساتھ بڑا اچھا سلوک ہو گا۔ ہم قائداعظم کی تقریر کو یاد کرتے ہیں تو قائداعظم محمد علی جناح کا بحیثیت گورنر جنرل 11۔اگست 1947 کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کو پاکستان کی جمہوری احساس مساوی شہری حقوق رواداری اور مذہبی منشور کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا اس تقریر میں یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ مذہبی اقلیتوں کے ساتھ کوئی امتیازی برتاؤ نہیں کیا جائے گا جس کے پیش نظر شہباز بھٹی کی تقریر پر 2009 میں اُس وقت کے وزیراعظم نے 11۔اگست کو National Minority Day منانے کا اعلان کیا تھا۔

جناب چیئرمین! میں یہ بات واضح کرنا چاہوں گی کہ یہ دن ہم سب جانتے ہیں کہ اقلیتوں کے حوالے سے ہر سال عوامی اور سرکاری سطح پر منایا جاتا ہے۔ President of Pakistan اور Prime Minister of Pakistan، وزراء اعلیٰ اس پر اپنے پیغامات جاری کرتے ہیں لیکن میں آپ کی توجہ اس بات پر دلانا چاہتی ہوں سوال یہ ہے کہ کیا قائداعظم کے خطاب کے بیان کردہ اصول و اقدار کے لئے اس دن کا منانا کافی ہے، کیا مملکت قائداعظم کے پاکستان کی امنگوں کی ترجمان بن گئی، کیا پاکستان میں قائداعظم کے نصب العین پر عمل کیا جا رہا ہے ؟ موجودہ حالات میں ملک کو انتہا پسندی اور بدعنوانی جیسے سنگین مسائل کا سامنا ہے، جن کی قائد اعظم نے 11۔اگست کو تقریر میں warning دی تھی کہ آپ ہر طرح سے آزاد ہیں، آپ کو برابر کے حقوق ہیں، آپ سے ہر طرح برابری کا سلوک کیا جائے گا، آپ کو jobs ملیں گی، آپ کو ہر طرح سے facilitate کیا جائے گا لیکن میں یہ سمجھتی ہوں کہ آج پاکستان کے مسیح نوجوان بے روزگاری کا شکار ہیں، آج پاکستان کے مسیح نوجوان تعلیم کی کمی کا شکار ہیں اور lack of justice کا شکار ہیں۔ ایک بیٹی جب اپنے ماں باپ کے گھر میں روتی ہوئی آتی ہے کسی وجہ سے آتی ہے جب تھانے

میں جایا جاتا ہے تو مکمل طور پر اُس کو انصاف نہیں دیا جاتا، میں التماس کروں گی کہ مسیحیوں کے لئے کوئی ایسی app بنائی جائے یا کوئی idea تجویز کیا جائے تاکہ ہمارے لئے بھی justice کی فراہمی ممکن ہو۔ ہم بھی کسی ایسی جگہ پر کوئی ایسا دروازہ کھٹکھٹائیں جس پر ہمیں بھی انصاف ملے، کسی بچی کے ساتھ بدکاری ہو جاتی ہے، ماں باپ تھانے اور ہسپتالوں کے چکر لگا لگا کر تھک جاتے ہیں کہ medical checkup ہو لیکن انصاف نہیں ملتا کیونکہ وہاں پر اُن کی سنی نہیں جاتی ہے minority سمجھ کر ignore کر دیا جاتا ہے۔ ہم اگر تعلیمی کوٹا پر بات کرتے ہیں تو minority students کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے مواقع فراہم کرنے کے لئے سال 2018 میں Government of Punjab کے Empowerment Punjab Minorities نے Higher Education Department کے تحت اقلیتی طلباء کے لئے پنجاب بھر کے public sectors اعلیٰ تعلیمی اداروں میں package 2 فیصد کوٹا تعلیم کے لئے مختص کیا تھا۔ مگر 2023 اور 2024 کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ 50 سرکاری یونیورسٹیز میں سے صرف 12 یونیورسٹیز نے معلومات فراہم کی جس کے مطابق 484 ٹوٹل نشستوں میں سے 79 نشستیں fill ہو سکی ہیں جبکہ 395 مذکورہ سال میں خالی رہ گئی تھیں۔ سوال یہ ہے یونیورسٹیز میں 2 فیصد کوٹا کو مؤثر تشہیر یا متعلقہ ضلعوں میں 2 فیصد اقلیتی تعلیمی کوٹا پر آگاہی sessions کیوں منعقد نہیں کئے، کیوں یہ بات نہیں کی گئی ہے کہ اس تعلیمی کوٹا کو implementation میں لے کر آئیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنی وزیر اعلیٰ محترمہ مریم نواز شریف کی شکر گزار ہوں کہ جو ایک اچھی management کے ساتھ، اتنی خوبصورتی کے ساتھ چیزوں کو ترتیب میں لے کر آ رہی ہیں ،بڑی خوبصورتی کے ساتھ وہ minorities کے ساتھ management کو لے کر آ رہی ہیں لیکن میں التماس کروں گی کہ ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ تعلیمی داخلے مکمل ہونے پر کوٹا پر عملدرآمد رپورٹ مرتب کر کے ویب سائٹ پر جاری کرے، مزید میڈیکل کالجز اور BSN Nursing Program میں بھی کوٹا لاگو کیا جائے تاکہ اقلیتی کوٹا ایجوکیشن پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔ پاکستان کے بہتر مستقبل اور استحکام کے لئے قائد کی جمہوریت، وفاق اور اقلیتوں کے مجھ سے متعلق خیالات کو عملی جامعہ پہنایا جائے۔ قومی تعلیمی پالیسی، تعلیمی نظام اور مذہبی خاص کر میں یہ منت کروں گی کیونکہ پاکستان کے صوبہ پنجاب میں سب سے بڑی تعداد minorities میں مسیحیوں کی آتی ہے تو میں یہ التماس کروں گی جناب چیئرمین آپ سے کہ اس بات کو پلیز مختص کر دیجئے، اور لکھ لیجئے کہ

ہمارے لئے Bible کے subject کو لازمی بنایا جائے۔ جس طرح ہم قرآن مقدس کی عقیدت میں اس کو پڑھتے ہیں اور عقیدت کرتے ہیں، لیکن التجا ہے کہ اس subject کو لازم کیا جائے اور ہمیں بھی اس کے extra numbers دیئے جائیں۔ یہ تعصب اور امتیازات کو ختم کیا جائے کیونکہ انہی تعصبات کی بناء پر minorities سخت رویے سہنے پر مجبور ہیں اور بعض جگہوں پر بے بس بھی ہے۔ میں التماس کروں گی کہ آج minorities خود کو محفوظ محسوس نہیں کرتی کیونکہ جو وعدے minorities کے لئے قائد اعظم کی تقریر پر 11۔اگست 1947 کو کئے گئے تھے ان پر عمل نہیں ہو رہا۔ اس لئے میں التماس کروں گی اپنی CM پنجاب سے اور اپنے Minorities Minister سے کہ قائد اعظم کی جو تقریر 11۔اگست 1947 کی اس کو آئین پاکستان اور درسی نصاب میں شامل کیا جائے تاکہ ہم جو آپ کو صرف دیکھتے ہیں کہ ہم مسیحی پاکستانی آپ سے التماس کرتے ہیں کہ ہمیں انصاف دیا جائے۔ ہم برابر کے شہری ہیں اور برابر کے حقوق رکھتے ہیں۔ ہم آپ سے یہ منت کرتے ہیں کہ ہم وہی پاکستانی ہیں جو مسیح یہاں تک پاکستان کو لے کر آئے اور پاکستان مسیحیوں کی وجہ سے وجود میں آیا تو ہماری اس قربانی کو بھولا نہ جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، مولانا الیاس چنیوٹی!

جناب محمد الیاس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمدللہ وحدہ الصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدی۔ جناب چیئرمین! یہ یقینی بات ہے کہ تین چار دن پہلے اعلان ہوا تھا کہ پیر کے دن اسمبلی کا اجلاس بلایا جائے گا لیکن یہ جو آج کے اجلاس کو غیر معمولی حیثیت دی گئی تو میں سمجھتا ہوں کہ محترمہ مریم نواز شریف چیف منسٹر پنجاب کی خصوصی توجہ اور دل لگی کی وجہ سے آج کا خصوصی اجلاس بلایا گیا اس پر میں اُن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ آج کا دن اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے اور ان کے نام سے منایا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں ہمارے ہر ایک خطیب نے قائد اعظم محمد علی جناح کا قول پیش کیا ہے کہ اس مملکت خداداد میں تمام برادریوں کو برابر کے حقوق دیئے جائیں گے اس لئے بڑا مطالبہ یہی ہے کہ وہ جو اُن کا اعلان تھا اس کے مطابق عمل کیا جائے۔ یہاں عام شہروں میں ہمارے صفائی کے معاملات میں ہماری مسیح برادری کام کرتی ہے لیکن خصوصاً ہمارے چنیوٹ میں وہاں کی جو مسلم شیخ برادری وہ مسلمان ہیں وہ بھی یہ ڈیوٹی خدمات سر انجام دیتے ہیں لیکن المیہ یہ ہے کہ 17,17 سال ہو گئے، وہ ابھی تک

daily wages پر ہی چل رہے ہیں تو یہاں پہلے بھی مطالبہ ہوا ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری صحت صفائی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں تو اُن کی ملازمتوں کو، اُن کے حقوق کو تحفظ دیتے ہوئے اُن کو مستقل بنیادوں پر یہ نوکری دی جائے۔

جناب چیئرمین! اسلام نے مسلمان ہوں یا غیر مسلم اقلیتیں ہوں، اُن کے حقوق کا سبق پہلے دن سے دیا ہے۔ میں دو واقعات کا یہاں پر ذکر کرنا چاہتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک پیش گوئی فرمائی کہ عنقریب تم ایک ایسے ملک کو فتح کرو گے جہاں پر کاروبار قیراط سے ہوتا ہے جو ہمارے ہاں جس کو carat کہتے ہیں اور یہ carat یعنی سونے کا کاروبار اس زمانے میں مصر میں ہوتا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب وہاں تم اُس کو فتح کرو گے تو وہاں کے بوڑھے مردوں کو نہیں مارنا بے شک وہ غیر مسلم ہیں اُس وقت وہاں وہ عیسائی ہوتے تھے اور اس کے بعد عورتوں کو، معصوم بچوں کو جو چرچز کے اندر عبادت گزار ہوں ان کو تکلیف نہیں دینی حتیٰ کہ جو وہاں کے سایہ دار درخت ہیں ان کو بھی نقصان نہیں پہنچانا تو یہ سوچنے کی بات ہے اور آج ہمارے لئے سبق بھی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس ملک کے ساتھ میرے دو رشتے ہیں اُن دو رشتوں کی وجہ سے حضور پاک ﷺ نے پورے ملک مصر کا احترام کرنے کا حکم دیا۔ پہلا رشتہ آپ نے بتایا کہ وہ میرا ددھیالی علاقہ ہے یعنی میری ماں، دادی وہاں کی رہنے والی ہیں اور وہ کون تھیں وہ حضرت حاجرہ سلام اللہ علیہا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اہلیہ محترمہ تھیں۔ دوسرا آپ نے فرمایا کہ میرا ایک سسرالی رشتہ بھی مصر کے ساتھ ہے اس لئے کہ آپ کی ایک اہلیہ محترمہ حضرت صفیہ بنت حیی رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ حضرت ہارون علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خاندان سے تھیں اور وہ مصر سے تعلق رکھتے تھے تو ان دو رشتوں کی وجہ سے نبی اسلام نے حکم دیا کہ آپ نے پورے ملک مصر کا احترام کرنا ہے تو اسلام ہمیں یہ درس دیتا ہے۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جب فلسطین بیت المقدس کو فتح کیا گیا تو وہاں صحابہ اکرام نے جو اپنا کردار ادا کیا تو اس وقت وہاں کی جو مسیحی برادری تھی انہوں نے برملا اعلان کیا کہ ہماری قوم کی جو مذہبی جماعتی حکومت تھی اس نے ہمارے حقوق کا اتنا تحفظ نہیں کیا جتنا مسلمانوں کی حکومت نے ہمارا تحفظ کیا ہے تو مسیحی برادری نے اس زمانے میں صحابہ اکرام کے کردار کو خراج تحسین پیش کیا تھا تو ہماری بھی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے اسلاف

کے رویوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہر ایک پاکستانی کی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اپنے سلف صالحین کے طریقے پر چلتے ہوئے ان ساری چیزوں کا لحاظ رکھے لیکن یہاں پر سب نے بات کی ہے کہ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے تو سب لوگ اس کی حمایت کرتے ہیں اور وہ گواہ بھی ہیں کہ پاکستان میں جتنی اقلیتیں ہیں ان کے ساتھ کبھی کوئی چھیڑ چھاڑ نہیں کرتا اِکا دُکا جو واقعہ ہوتا ہے وہ کوئی ذاتی انا یا چپقلش ہوتی ہے جس کی وجہ سے پوری قوم کو سزا بھگتنا پڑتی ہے اور ساری قوم من حیث القوم اس کی مذمت بھی کرتی ہے لیکن یہ ایک عجیب المیہ ہے کہ ایک ایسی اقلیت جس کو آئین غیر مسلم اقلیت کہتا ہے وہ اپنے آپ کو مسلمان اور 98 فیصد پاکستان کی آبادی کو غیر مسلم کہتے ہیں تو پھر ان کو غیر مسلم کہہ کر ان سے پھر اپنے لئے مسلمانوں اور غیر مسلموں والے حقوق طلب کرتے ہیں اور وہ قادیانی ہیں، پاکستان کے آئین نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن وہ اپنے آپ کو پکا سچا مسلمان اور مرزا غلام قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کو غیر مسلم اور دائرہ اسلام سے خارج کنجریوں کی اولاد، خنزیر اور جنگلوں کے سور اور جہنمی قسم کے القابات بھی دیتے ہیں اور پھر اپنے لئے حقوق بھی مانگتے ہیں۔ افسوس در افسوس بات یہ ہے کہ سپریم کورٹ کا پچھلے دنوں غالباً24۔ جولائی کا فیصلہ آیا جس کے تحت قادیانی اپنے گھروں میں رہ کر اپنے عبادت گاہوں میں اپنے مذہب کی تبلیغ کر سکتے ہیں، کتابوں کی نشر واشاعت کر سکتے ہیں، ان کی کتابیں کیا ہیں؟ ان کتابوں میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بھرپور انداز میں توہین کی گئی ہے آپ کی دادیاں اور نانیاں تجویز کر کے ان کو (نعوذ باللہ) ایسی ایسی ننگی گالیاں دیتے ہیں کہ ہم اس کا تصور نہیں کر سکتے اور انہوں نے سیدنا ابو بکر صدیق، سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان غنی، سیدنا علی المرتضیٰ، حضرت فاطمۃ الزہرہ اور حسنین کریمین سب کی توہین کی ہے لیکن ہمارے چیف جسٹس کہتے ہیں کہ جناب ان کو اپنے گھروں میں رہ کر اپنے مذہب کی تبلیغ کی اجازت ہے اس کا معنی یہ ہے کہ ہم ان کو اجازت دے رہے ہیں کہ وہ اپنے گھروں میں رہ کر ہمارے انبیاء کرام اور خلفائے راشدین کو وہ گالی دیں تو یہ کبھی نہیں ہو سکتا، جیسے چار دیواری کے اندر رہ کر زناکاری کرنا درست نہیں، جیسے چار دیواری کے اندر رہ کر ملک کے خلاف بغاوت کرنے کی منصوبہ بندی نہیں بنائی جا سکتی، جیسے چار دیواری کے اندر رہ کر ناجائز اسلحہ کی فیکٹری نہیں بنائی جا سکتی تو اگر یہ کام چار دیواری کے اندر رہ کر کرنا جرم ہے تو اس سے بڑا جرم یہ ہے کہ نبی رحمت ﷺ کے خلاف سازش کی جائے تو اس لئے ہم یہ کہیں گے

کہ سپریم کورٹ کو یہ فیصلہ واپس لینا چاہئے اور اس پر بھی ایک کمیٹی بنانی چاہئے کہ آخر ان کو کس نے مجبور کیا کوئی ایک طے شدہ معاملہ جس کے لئے 1974,1953 اور 1984 کی تحریکیں چل چکی تھیں، فیصلہ کر دیا گیا تھا تو ان کو پھر چھیڑ چھاڑ کرنے کی کوشش کی گئی اس لئے میں سپریم کورٹ کے اس فیصلے کی اس موقع پر پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ اسرائیل جن کے یہود قادیانی بھی دوست ہیں، انہوں نے ایک سازش کی اور اسماعیل عبدالسلام ہنیہ جو حماس کے لیڈر تھے اور 80 لاکھ مسلمانوں کی ترجمانی کر رہے تھے، جنہوں نے اپنی موجودگی میں اپنے گھر کے 17 افراد کو اپنے سامنے ذبح ہوتے ہوئے دیکھا، ان کو مہمان بنا کر ان کو بھی بے دردی سے شہید کیا گیا ہم اس واقعہ کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور اہل فلسطین کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ پاکستان کے مسلمان کا دل آپ کے دل کے ساتھ دھڑکتا ہے اور ہم ہمہ تن آپ کے لئے دعا گو ہیں، اللہ تعالیٰ اسماعیل ہنیہ اور دیگر ان کے ساتھ جو شہید ہوئے ہیں، ان کو کروٹ کروٹ راحت نصیب فرمائے یقیناً وہ شہادت کا درجہ پا گئے، میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے قومی ہیرو ارشد ندیم جنہوں نے پوری دنیا میں پاکستان کا نام روشن کیا، میں اپنی طرف سے، اپنے حلقہ چنیوٹ پی پی-95 بلکہ پورے صوبہ پنجاب کی طرف سے ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور مبارکباد پیش کرتا۔ اگر ہم تمام لوگ ارشد ندیم بن جائیں اور ایک قوم بن جائیں تو کوئی بات نہیں ہے کہ پاکستان کسی سے پیچھے رہ جائے۔ پاکستان جس مقصد کے لئے حاصل کیا گیا تھا اللہ رب العزت ہمیں اس مقصد میں کامیاب فرمائے۔ اسلام زندہ باد۔ پاکستان پائندہ باد۔ تاجدار ختم نبوت زندہ باد۔

جناب چیئرمین: جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں آج minority کے دوستوں کے ساتھ solidarity کے لئے دوپہر 2 بجے سے یہاں پر بیٹھا ہوا ہوں۔ میں نے کوئی بات نہیں کرنی لیکن صرف ایک عرض کرنی ہے کہ میں پچھلے کوئی چار، پانچ اجلاسوں سے دیکھ رہا ہوں کہ سارا دن بیٹھنے کے بعد میری باری آخر میں ہی آتی ہے تو مجھے officially آخری مقرر declare کر دیا جائے۔ تاریخی تناظر میں بہت ساری باتیں کی جاتی تھیں آج آدھے خالی گلاس کی بات کی گئی لیکن جو بھرا ہوا گلاس تھا اس کی کسی نے بات نہیں کی تو میں نے اس بھرے ہوئے گلاس پر بات کرنی تھی لیکن

احتجاجاً میں آج کوئی بات نہیں کروں گا اور میں بائیکاٹ اس لئے نہیں کروں گا کہ اپنے minority کے بھائیوں سے میں نے solidarity کرنی تھی۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: جی، منسٹر صاحب!

وزیر اقلیتی امور (جناب رمیش سنگھ اروڑا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں تمام معزز اراکین کا انتہائی ممنون اور مشکور ہوں جو اس august House کے ممبر ہیں۔ میں آپ کا، جناب سپیکر، اسمبلی سیکرٹریٹ اور خاص طور پر ہمارے معزز ممبران کا جنہوں نے آج اپنی جتنی بھی suggestions دیں سب کا مشکور ہوں۔ جیسا کہ آج ایک historic step ہے آج پنجاب اسمبلی میں national minority day کے حوالے سے ایک special session call کیا یہ session call کرنے کا مقصد یہی تھا کیونکہ ہم اکثر minorities کی بات تو کرتے ہیں لیکن ایک ایسا atmosphere اور ایک ایسی opportunity تمام معزز ممبران کو دی جائے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کی کہ محترمہ مریم نواز شریف کا vision اور ان کی speech ایک guiding principle for the current government ہے، موجودہ گورنمنٹ، منسٹرز، میرا پورا ڈیپارٹمنٹ اور ہماری پوری کیبنٹ اسی guiding principle کو لے کر چل رہی ہے کہ اقلیت ہمارے سر کا تاج ہے، ہم نے اقلیت کے لئے کام کرنا ہے، جیسے میں نے پہلے اپنی تقریر میں عرض کیا تھا کہ اقلیت کے جو concerns ہیں جو issues ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ ہماری حکومت بہت سارے initiatives لے رہی ہے لیکن still بہت کام کرنے کی گنجائش ہے، بہت سارے issues بہت سارے challenges ایسے ہیں جن پر ہمیں کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک چیز جو بار بار سامنے آئی ہے میں اس پر آج اس august House کے اس فورم سے برملا جناب چیف جسٹس آف سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کے چیف جسٹس صاحبان سے التماس کروں گا کہ بہت سارے ایسے کیسز سامنے آرہے ہیں جب وہ عدالتوں میں جاتے ہیں تو عدالتیں انہیں bail دے دیتی ہیں جس سے ہمیں پھر challenge ہوتا ہے۔ لہٰذا اس وقت judicial system کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے، جہاں پر lacunas ہیں جہاں پر لوگوں کو ضمانتیں دے دی جاتی ہیں، جو لوگ بہت بڑے بڑے کیسز میں شامل ہوتے ہیں جب وہ باہر آتے ہیں تو پھر ہمارے لئے اور مشکلات بڑھ جاتی ہیں۔ لہٰذا میری گزارش ہو گی

کہ اس معاملے کو دیکھیں لیکن یہاں پر جتنی بھی suggestions آئی ہیں میرے ڈیپارٹمنٹ کا جو overall ایک framework بن رہا ہے ہم already strategic business plan بنا رہے ہیں ہماری different stakeholders کے ساتھ ملاقاتیں ہوئی ہیں ان میں different prominent personalities ہیں، academia کے ساتھ، سول سوسائٹی، مذہبی سکالرز کے ساتھ، مینارٹیز گروپ کے ساتھ جو بہاولپور، رحیم یار خان، راجن پور، ڈی جی خان سے اٹک تک ہندو مسلم سکھ مسیح سب religious books کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں، ہم اکیڈمیوں کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں، ہم علمائے کرام کے ساتھ بیٹھ رہے ہیں۔ہمارے majority لیڈرز کے ساتھ مل بیٹھ کر دیکھ رہے ہیں کہ کون کون سے ایسے challenges ہیں جن پر کام کرنا ہے۔ آج معزز ممبران کی جو suggestions آئی ہیں ہم انہیں دیکھ رہے ہیں، ہم ان کو recommendations دیکھ رہے ہیں اور ہم ان recommendations کو certainly اس plan کا حصہ بنائیں گے اور پھر یہ پورا plan وزیر اعلیٰ پنجاب کو present کیا جائے گا ان کی منظوری کے ساتھ ہم اس کا way forward نکالیں گے اور ہمارا ultimate objective to serve the minority living in Punjab ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایک ایسا پنجاب ہو جہاں پر vibrate پنجاب ہو، جہاں پر diversity ہو جہاں پر minority and majority کے لئے لوکل جتنی بھی opportunities ہیں وہ سب کو available ہوں لیکن اس کے لئے بہت ضروری ہو گا کہ آج کی جو recommendations ہیں ہم انہیں لے کر چلیں۔ میں ایک دفعہ پھر اسمبلی سیکرٹریٹ کا اور سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور جتنے معزز ممبران نے آج اپنی input دی یہ بڑی fruitful and meaningfull discussion تھی اور ان شاء اللہ ہم اس پر کام کریں گے۔ جناب Chair آپ کا، جناب سپیکر کا اور یہاں پر جتنے احباب موجود ہیں سب کا بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ لہٰذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(46)/2024/103. Dated: August 15, 2024. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

> In exercise of the powers conferred under Article 109(b) of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Saleem Haider Khan**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **11th August, 2024 (Sunday)** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: August 13, 2024 **SARDAR SALEEM HAIDER KHAN**
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL HANIF, RAJA
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1023
AFTAB AHMAD KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 934
-Minority rights 1246
AHMAD IQBAL CHAUDHARY, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1252
AHMAD KHAN, MR (*Leader of Opposition)*
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 942
-Minority rights 1240
RESOLUTION regarding-
-Condemnation of the assassination of Hammas leader Ismail Hanieh and the Israeli attack on unarmed Palestinian civilians 1222
AHMAD MUJTABA CHAUDHARY, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1272
AHMED SAEED, QAZI
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 977
-Minority rights 1269
AHSAN RAZA, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 955
AHSAN RAZA KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1283
POINT OF ORDER regarding-
-Demand for increasing quota of canal water in district Kasur 891
RESOLUTION regarding-
-Demand for federal government to protest against U.S Congress for passing anti pakistan resolution 1153
AMINA HASSAN, MS
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 972

PAGE NO.

AMJAD ALI JAVED, MR.
DISCUSSION on-
-Minority rights 1313
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1013
QUESTION regarding-
-Details about installing machinary to weigh X.L Load *(Question No. 478*)* 1192
ARIF MEHMOOD GILL, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1037
ASAD ABBAS, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1000

B

BILL-
-The Punjab Enforcement and Regulation Bill 2024 1224
BILAL AKBAR KHAN, MR *(Minister for Transport & Mass Transit)*
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-
-Details about installing machinary to weigh X.L Load *(Question No. 478*)* 1192
-Details about public transport in Gujranwala *(Question No. 483*)* 1201
-Details about route permits and fitness cirtificates of public transport *(Question No. 519*)* 1197

C

CABINET-
-Of the Punjab 1187, 1213
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Torture on anchor person Aysha Jahanzeb by her husband 1201

D

DEMANDS FOR GRANTS
DISCUSSION AND VOTING ON DEMAND FOR GRANTS OF THE SUPPLIMENTARY BUDGET 2023-24
-Administration of Justice 1122
-Agriculture 1122
-Charges on Account of Motor Vehicles Act 1120
-Civil Defense 1117
-Civil Works 1116
-Communications 1124
-Cooperations 1123
-Developments 1117
-Education 1122

PAGE NO.

-Fisheries 1123
-Forests 1120
-General Administration 1121
-Government Buildings 1127
-Health Services 1115
-Housing and Physical Planning 1125
-Industries 1116
-Irrigation and Land Reclamation 1114
-Irrigation Works 1118
-Jails and Convicts Settlement 1107
-Land Revenue 1119
-Loans to Government Servants 1118
-Loans to Municipalities/Autonomous Bodies etc. 1128
-Miscellaneous 1126
-Miscellaneous Departments 1124
-Opium 1118
-Other Taxes and Duties 1121
-Police 1113
-Provincial Excise 1114
-Public Health 1116
-Registration 1120
-Relief 1125
-Roads and Bridges 1127
-Stamps 1119
-State Trading in Food Grains and Sugar 1126
-Stationary and Printing 1125
-Subsidie 1126
-Veterinary 1123

DISCUSSION on-
-Minority rights 1231
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 929

E

EMMANUEL ATHER, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1284

EXTENSION IN LAYING OF REPORTS-
-Special Committees 1040

F

FAISAL JAMIL, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 986

PAGE NO.

FALBOUS CHRISTOFER, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1274
FATEHA ***(Pray for Forgiveness)-***
-Mumtaz Mustafa Ex MNA and police officers martyred in Rahim Yar Khan 1218
FATIMA BEGUM, MS
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1032
FUNCTIONARIES-
-OF THE HOUSE 1187, 1213

H

HASSAN ALI, MR
QUESTION regarding-
-Details about public transport in Gujranwala *(Question No. 483*)* 1200
HINA PARVEZ BUTT, MS
QUESTION regarding-
-Details about route permits and fitness cirtificates of public transport *(Question No. 519*)* 1196

I

IFTIKHAR AHMED, MALIK
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1035
IMRAN AKRAM, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 939
IMRAN ILYAS CHAUDHRY, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1036

J

JAM AMANULLAH, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 970
JUNAID AFZAL SAHI, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 960

K

KALEEM ULLAH KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 991

PAGE NO.

KASHIF NAVEED, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1033
KAUSAR JAVED, MS
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1008
KHURRAM IJAZ, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 981

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Ahmad Khan, Mr
LIST OF BUSINESS FOR THE SITTINGS HELD ON-
-June 27, 2024 887
-June 28, 2024 1049
-June 29, 2024 1095
-July 22, 2024 1185
-August 11, 2024 1211

M

MANSOOR AFSAR, MALIK
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1031
MINISTER FOR FINANCE & PARLIAMENTARY AFFAIR
-See under Mujtaba Shuja Ur Rehman, Mr
MINISTER FOR MINORITIES
-See under Ramesh Singh Arora, Mr
MINISTER FOR TRANSPORT & MASS TRANSIT
-See under Bilal Akbar Khan, Mr
MOHAMMAD ARSHAD MALIK, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1290
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1039
QUORUM-
-Pointing out of quorum of the house during sitting held on July 22, 2024 1203
MOTIONS regarding-
-Establishment of Parliamentarian Minority Caucus 1221
-Referring business to the concerned Committees 1129
-Suspension of Rules 1152
MUHAMMAD AHMAD KHAN LEGHARI, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1029

PAGE NO.

MUHAMMAD AJMAL KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 993
MUHAMMAD AWAIS, MR
POINT OF ORDER regarding-
-Increasing incidents of dacoaties in Sheikhupura 898
MUHAMMAD EJAZ SHAFI, CHAUDHRY
DISCUSSION on-
-Minority rights 1257
MUHAMMAD HASSAAN RIAZ, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1027
MUHAMMAD ILYAS, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1310
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 930
MUHAMMAD IQBAL, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 996
MUHAMMAD MUNIR, MIAN
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1017
MUHAMMAD NAZIK KAREEM, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1020
MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1022
MUHAMMAD SOHAIL KHAN ZAHID, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1006
MUJTABA SHUJA UR REHMAN, MR *(Minister for Finance & Parliamentary Affair)*
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Enforcement and Regulation Bill 2024 1224
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1041
EXTENSION IN LAYING OF REPORTS-
-Special Committees 1040
MUSHTAQ AHMED, MR.
DISCUSSION on-
-Minority rights 1278
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 974

PAGE NO.

N

NARGIS FAIZ MALIK, MS
DISCUSSION on-
-Minority rights 1303
NOTIFICATIONS of-
-Prorogation of 11th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on June 7, 2024 1180
-Prorogation of 12th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on July 22, 2024 1206
-Prorogation of 13th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on August 11, 2024 1316
-Summoning of 12th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on July 22, 2024 1183
-Summoning of 13th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on August 11, 2024 1209

O

OFFICERS-
-Of the House 1188, 1214

P

PANEL OF CHAIRPERSONS-
-Of the House 1191, 1217
POINTS OF ORDER regarding-
-Demand for increasing quota of canal water in district Kasur 891
-Increasing incidents of dacoaties in Sheikhupura 898
PROROGATION-
-Notification of prorogation of 11th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on June 7, 2024 1180
-Notification of prorogation of 12th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on July 22, 2024 1206
-Notification of prorogation of 13th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on August 11, 2024 1316

Q

QUESTIONS regarding-
TRANSPORT DEPARTMENT-
-Details about installing machinary to weigh X.L Load *(Question No. 478*)* 1192
-Details about public transport in Gujranwala *(Question No. 483*)* 1200
-Details about route permits and fitness cirtificates of public transport *(Question No. 519*)* 1196

PAGE NO.

QUORUM-
POINTING OUT OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-
-July 22, 2024 1203

R

RAHILA KHADIM HUSSAIN, MS
CALL ATTENTION NOTICE regarding-
-Torture on anchor person Aysha Jahanzeb by her husband 1201
DISCUSSION on-
-Minority rights 1293
RAMESH SINGH ARORA, MR *(Minister for Minorities)*
DISCUSSION on-
-Minority rights 1232
RESOLUTION regarding-
-Declaration of National Minorities day in reference to Qaid e Azam Muhammad Ali Jinnah's 11 August 1947 speech on minorities rights 1225
RESOLUTIONS regarding-
-Condemnation of the assassination of Hammas leader Ismail Hanieh and the Israeli attack on unarmed Palestinian civilians 1222
-Declaration of National Minorities day in reference to Qaid e Azam Muhammad Ali Jinnah's 11 August 1947 speech on minorities rights 1225
-Demand for federal government to protest against U.S Congress for passing anti pakistan resolution 1153
-Tribute to Arshad Nadeem for winning the Gold Medal in Olympics 1228
RIFFAT ABBASI, MS
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1025
RULING OF MR SPEAKER regarding-
-Point of order raised by Mr Aftab Ahmed Khan 900

S

SAMI ULLAH KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1262
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 960
RESOLUTION regarding-
-Tribute to Arshad Nadeem for winning the Gold Medal in Olympics 1228
SHAKEELA JAVED, MS
DISCUSSION on-
-Minority rights 1299
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 998

PAGE NO.

SHEHRYAR MALIK, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 968
SONIA ASHIR, MS
DISCUSSION on-
-Minority rights 1307
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 985
SPEECH
-Chief Minister (Maryam Nawaz Sharif, Ms) 1063
SULTAN HAIDER ALI KHAN, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1002
SUMMONING-
-Notification of summoning of 12th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on July 22, 2024 1183
-Notification of summoning of 13th session of 18th Provincial Assembly of the Punjab commenced on August 11, 2024 1209
SUPPLEMENTARY SCHEDULE of-
-The Authorized Expenditure for the year 2023-24 *(Laid in the House)* 1128
suspension orders of-
-Members of the House for using abusive and non parliamentary language 1105

T

TAHIRA MUSHTAQ, MS
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 953
TARIQ SUBHANI, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 988
TRANSPORT DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Details about installing machinary to weigh X.L Load *(Question No. 478*)* 1192
-Details about public transport in Gujranwala *(Question No. 483*)* 1200
-Details about route permits and fitness cirtificates of public transport *(Question No. 519*)* 1196

U

UMAR FAROOQ DAR, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1298
USAMA ASGHAR ALI GUJJAR, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1011
USAMA FAZAL, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1015

PAGE NO.

W

WAQAS MAHMOOD MAAN, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1266
RESOLUTION
-Demanding to federal government for conducting an audit of agreements with IPPs regarding the supply of expensive electricity to the public 1267

Y

YASIR MEHMOOD QURESHI, MR
DISCUSSION on-
-Supplementary Budget for the financial year 2023-24 1004

Z

ZAKIA KHAN, MS
DISCUSSION on-
-Minority rights 1243
ZULFIQAR ALI SHAH, MR
DISCUSSION on-
-Minority rights 1288